

علاقہ سینئر

# ہاک آئی

منظہ کالج سیم انٹری اے

حکایت سیجنز

# ہاک آئی

حصہ اول

اردو فلمسنگ کام  
مظہر گلجم احمد اے

خان برادر ز گارڈن ٹاؤن ملتان

می کیونکہ آپ نے خط کے ساتھ جوابی لفاظ بھی ارسال کیا ہے۔  
امید ہے آپ آنکہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔  
اب اجازت دیجئے۔  
والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E-Mail Address

mazhurkaleem.ma@gmail.com

سلیمانی رنگ کی چدید ہائل کی کار خاصی تیز رفتاری سے ایک  
فرانخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑی چلی جا رہی تھی۔ یہ سڑک  
پاکستانی کے دارالحکومت سے احمد آباد کی طرف جاتی تھی۔ احمد آباد  
دارالحکومت سے تقریباً چھوٹے کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ احمد آباد پاکستانی  
اور بہادرستان کی سرحد پر واقع تھا۔ احمد آباد کے بعد بہادرستان کا  
علاقہ شروع ہو جاتا تھا اور سرحد پر باقاعدہ خاردار تاریکی پاؤں کاٹی گئی  
تھی جو سرحد کے ساتھ ساتھ پہلی جاتی تھی اور ہر دو کلومیٹر کے فاصلے  
پر باقاعدہ چیک پوسٹس نی ہوئی تھیں۔ یہ چیک پوسٹس دونوں ملکوں  
کی طرف سے بنائی گئی تھیں اور پاکستانی کی چیک پوسٹ پر پاکستانی  
کوش پولیس افسران اور بہادرستان کی چیک پوسٹ پر بہادرستان کی  
ملیٹی سے تعقیل رکھتے والے افراد جنمیں محاافظ کہا جاتا تھا، پونکس کھنکے  
ہو جو درست ہے تھے۔

چونکہ اسے ایک آدمی سے ملنے کے لئے ضروری احمد آباد جانا چاہی تھی اور اس کا سیکھ تھا اس لئے اس نے ایک دوست کی کار عمارتی تھی اور اس کا خیال تھا کہ وہ شام ہونے سے پہلے پہلے احمد آباد سے واپس آ جائے گا۔ جس آدمی سے ملنے وہ احمد آباد جا رہا تھا اس کا نام جابر تھا۔ جابر احمد آباد کے ایک کلب میں استمنٹ سمجھ تھا۔ اس نے صبح جب نائیگر اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا فون کر کے نائیگر کو ایک انتہائی ضروری کام کی غرض سے ملنے کی فرمائش کی تھی اور حوالے کے طور پر اس نے چونکہ کرانس کی ایک نئی نام لیا تھا اس نے نائیگر نے احمد آباد جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ویسے اسے معلوم تھا کہ احمد آباد میلیات اور اسلحے کی اسکنگ کے گڑھ کی میثمت سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ اسکنگ بہادرستان اور پاکیشیا کے درمیان مسلسل جاری رہتی تھی۔ گو دونوں حکومتوں نے اسے روکنے کے لئے خاردار ہاری کا پاؤ بھی لکھتی تھی اور باقاعدہ چیک پورٹس میں بھی عالیٰ تینی تھیں جنکن اس کے باوجود اسکنگ اپنا کام کرتے رہے تھے لیکن اسے معلوم تھا کہ کرانس کی طور پر بھی پاکیشیا میں نہ اسلو اور نہ اسی میثمات کی اسکنگ میں لوث ہے اس کے باوجود اگر کرانس کی کوئی نیم احمد آباد پہنچی ہوئی تھی تو یقیناً کوئی ایسا مسئلہ ہو گا جس پر کام کر کے وہ عمران کو کوئی اہم اطلاع پہنچا سکتا تھا اس لئے وہ دوست کی کار لئے کر احمد آباد کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔ کار میں موجود ذیک سے تکلیٰ بھلی موسيقی ابھر رہی تھی اور اس کی

8  
یہ تمام انقلامات میثات اور افراد کے غیر قانونی داخلے پر پابندی کی وجہ سے کے گے تھے۔ احمد آباد زیادہ بڑا شہر نہ تھا لیکن یہاں قدیم دور کی محل نما عمارت موجود تھی جس کی ساخت اور طرز تعمیرے حد قدم تھی۔ اس عمارت کو عرف عام میں شیش محل کہا جاتا تھا۔ یہ شیش محل کی صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی اس قدر خوبصورت اور دل آور تھا کہ پوری دنیا سے سیاح اس کو دیکھنے جوں در جو حق آتے رہتے تھے۔ اس کی مختلف پہلوؤں سے کچھی تھی انتہائی خوبصورت اسکا بیٹھن لائق تھی جس میں تھیاں طور پر شانع کی جاتی تھیں۔ بھی وجہ تھی کہ وار اوست اسے احمد آباد جانے والی سڑک پر ہر وقت کاروں کی آمد و رفت جا رہی رہتی تھی اور اس سروس بھی دونوں شہروں کے درمیان تھی اور عام لوگ بھی اسے ذریعے اسی احمد آباد آتے جانے رہتے تھے لیکن سیاح زیادہ تر ٹھیکیوں یا اپنی کاروں کے ذریعے سفر کرتے تھے۔ سلیمان رنگ کی کار میں نائیگر اپنا تھا اور وہ خود اسی کار کو ڈرایج کر رہا تھا۔ یہ کار اس کے ایک دوست کی تھی کیونکہ اس کی اپنی کار در کشاپ میں جنسز اور بالنگ کے لئے بھی ہوئی تھی۔ نائیگر کی عادت تھی۔ وہ ہر مجھیتے میں ایک روز کے لئے اپنی کار در کشاپ پہنچا دیتا تھا جبکہ اس کی جنسز چیز کرنے کے ساتھ ساتھ ضروری اور بالنگ بھی کر دی جاتی تھی۔ اس طرح نائیگر کو باقی مجھے کار پلاسٹ ہوئے اطمینان رہتا تھا کہ کار ہر لحاظ سے فٹ ہے۔

دھمک بھی کارکی عجیب سکرین کے لیے نجی غصب مخصوص پیشگز میں سے  
شانی دے رہی تھی جس کی وجہ سے کارکا اندر وہی فی الحال بے حد  
رومانیک سامنوسی ہو رہا تھا۔ نائیگر اس دھمک دار موبائل پر سر ہلاتا  
ہوا تجزی سے کارچلاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک موڑ  
مرتے ہی اس کی نظری سڑک کے کنارے کھڑی ایک لوگوں لڑکی  
پر پڑ گئی جو باقاعدہ لفت لیتے کا اشارہ کر رہی تھی۔ لڑکی نے جائز  
کی پینٹ اور اس پر سایہ رنگ کی شرت پہنچی ہوئی تھی۔ اس کے سر  
کے بال سرخ تھے اور اس کے کانڈھوں کلک ٹھیک رہے تھے۔ لڑکی  
کے پیچے پر صوصیت دوڑ سے لڑکی نظر آ رہی تھی۔ اس کے  
کانڈھے پر لیدیز یونیٹ بھی لٹک چکے اکیلا تھا اس  
لئے اس نے لڑکی کے قریب لے کا فیصلہ کر لیا اور کارکی رفتار آئتی  
کہ اس نے کار لڑکی کے قریب لے جا کر روک دی اور ہاتھ  
بڑھا کر سائینیٹ سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

”مکریہ سڑک“..... لڑکی نے جلدی سے فرشت سیٹ پر بیٹھتے  
ہوئے سرست بھرے لبھے میں کہا۔

”میرا نام رضوان ہے“..... نائیگر نے لڑکی کے بیٹھتے اور دروازہ  
بند کرتے ہی کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام ماریا ہے اور میرا تعلق گریٹر لینڈ سے ہے اور میں  
ٹورسٹ ہوں“..... لڑکی نے جلدی سے اپنا تعارف کرتے ہوئے  
کہا۔

”تم احمد آباد سیاحت کے لئے جا رہی ہو“..... نائیگر نے بے  
تکلفاتہ بچے میں کہا کیونکہ وہ غیر ملکیوں کی معاشرت کے بارے میں  
خاصی حد تک واقع تھا۔

”مجھے بتایا گیا ہے کہ وہاں قدم دور کی ایک عمارت ہے لیکن  
میں نے اس کی تصویریں دیکھی ہیں۔ مجھے اس میں کوئی کش محسوس  
نہیں ہوئی۔ میں تو احمد آباد میں اپنی ایک فریزڈ جوٹن سے مٹھے جا  
رہی ہوں۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ احمد آباد میں گزشتہ ایک بیٹھے  
سے موجود ہے“..... ماریا نے تجزیہ انداز میں بولتے ہوئے کہا۔  
”لیکن تم بیدل احمد آباد جا رہی تھی“..... نائیگر نے سکراتے  
ہوئے کہا تو ماریا بے اختیار بیٹھ پڑی۔

”بیدل نہیں ایک بس میں سوار ہو کر جا رہی تھی لیکن بس اس  
قدر آپسہر چل رہی تھی کہ اگر یہ اسی رفتار سے چلتی رہتی تو مجھے احمد  
آباد پہنچنے میں ایک بندگ سکتا تھا اس لئے میں نے کار میں لفت  
لے کر احمد آباد پہنچ کا سوچا اور بس کو کہ میں مجھے اتر گئی۔ بس  
والوں سے میں نے یہ کہا کہ میرا ارادہ بدل گیا ہے۔ مجھے وہیں  
دار الحکومت چانا ہو گا لیکن مجھے یہاں کھڑے تھریا ایک گھنٹہ ہو گیا  
ہے کوئی رکتا نہیں اور میں تو اب سوچ رہی تھی کہ مجھ سے غلطی ہو  
گئی لیکن پھر تم آ گئے اور میں تمہاری ملکوں ہوں“..... ماریا واپسی  
خاصی پا توپی واقع ہوئی تھی اس لئے سلسل پولے چل جا رہی تھی۔  
”تمہاری فریزڈ جوٹن ایک بیٹھے سے احمد آباد میں کیا کر رہی

ہے..... ماریا نے کہا۔

”پھر پسرز کا لفظ یہاں پاکیشیا میں وہی یا جسمانی طور پر  
محدود افراد کے لئے بولا جاتا ہے.....“ نائگر نے سکراتے ہوئے  
کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ سوری“..... ماریا نے فوراً انی مفترضت کرتے ہوئے  
کہا۔

”آپ کی ملاقات آپ کی فریبند جولین سے دارالحکومت میں  
ہوئی تھی یا احمد آباد میں“..... نائگر نے پوچھا۔

”احمد آباد میں بھلی بار بار رہی ہوں۔ جولین سے سیری ملاقات  
دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے ہاں میں ہوئی تھی۔“ اس کے ساتھی  
کی سرکاری آفس گھے ہوئے تھے اور وہ ایکی یقینی کافی پی رہی  
تھی۔ میں اس کے ساتھ جا ٹھیک اور پھر ہماری دوستی ہو گئی۔ چنانچہ  
آج میں سیاحت سے فارغ ہوئی تو میں نے سوچا کہ کافرستان  
جانے سے پہلے جولین سے مل دوں۔“..... ماریا نے اپنی عادت کے  
مطابق تفصیل سے بات کر رہے ہوئے کہا۔

”کیا آپ کی فریبند کسی ہوٹل میں رہتی ہے؟“..... نائگر نے  
پوچھا۔ وہ دراصل وقت گزار رہا تھا۔ اسے ماریا سے کوئی دوچی نہیں  
تھی۔

”وہ ہوٹل میں نہیں بلکہ ایک کوئی میں رو رہے ہیں۔“ سہرا باب  
کالوں کی کوئی نمبر بھجوں“..... ماریا نے جواب دیا تو نائگر نے

ہے۔ وہاں تو صرف ایک عمارت ہے شیش محل۔ اس کے لئے تو  
ایک بخت نہیں رہا جاسکتا۔“..... نائگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

”جو لین نے تیالی تھا کہ وہ بہادرستان کے علاقوں کی سیاحت  
بھی کرنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت سے ان کی بات چیز  
چل رہی ہے اس لئے وہ یہاں رکی ہوئی ہے۔“..... ماریا نے جواب  
دیا۔

”وہ احمد آباد سے بہادرستان جانے کی بجائے دوسرے عام  
راستوں سے بھی تو چاہتی ہے۔“..... نائگر نے کہا۔

”ہاں۔ جا تو سکتی ہے۔ میں اسے ضرور یا مشورہ دوں گی۔“  
ماریا نے جواب دیا۔

”اور مجھے تلقین ہے کہ آپ کی فریبند آپ کی خواصورت غصیت  
سے مجاڑ ہو کر آپ کی بات مان لے گی۔“..... نائگر نے سکراتے  
ہوئے کہا۔

”غیرگیر۔ دیے غصیت تو آپ کی بھی کم نہیں ہے۔ اگر آپ  
مقامی نہ ہوتے تو میں بھی سمجھتی کریں ہاں وڈ کے کسی فائلر ہیرو کے  
ساتھ سفر کر رہی ہوں۔“..... ماریا نے کہا تو نائگر بے اختیار فس  
پڑا۔

”فائلر ہیرو کیا ہوتا ہے؟“..... نائگر نے کہا تو ماریا فس پڑی۔  
”میرا مطلب تھا کہ اسکی قلوں کا ہیرو جس میں ہے دریخ مار  
دعاڑ ہوتی ہے۔ اسکی قلوں میں کچل پسرز کو نہیں ہیرو بنایا جاتا۔

"کیوں۔ ماریا نے چونک کر اور جھرت ہرے بجھ میں کہا۔  
"اس لئے کہ آپ بے حد خوبصورت ہیں اور اس دنیا کا کوئی  
آدمی کسی خوبصورت پھول کو جھوٹ سکا ہے، سو گلے سکا ہے تھیں میں  
نہیں سکتا"..... ناگیر نے کہا تو ماریا بے اختیار بھی پڑی۔

"آپ تو شاعر ہیں۔ ویسے میں نے دیکھا ہے کہ آپ مشرقی  
لوگ واقعی شاعرانہ مزاج کے ماں ک ہوئے ہیں"..... ماریا نے ہستے  
ہوئے کہا۔

"خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر طبیعت خود بخود شاعری کی طرف مائل  
ہونے لگ جاتی ہے"..... ناگیر نے کہا تو ماریا کے چہرے پر  
رومانک تاثرات امگرنے لگے۔ اس کی ۲۰ تھیں بیم واہو گیں اور  
بھرے کی سرخی مزید پڑھ گئی۔

"بجے حد شکریہ۔ لیکن آپ مجھے ذہین دیں گے"..... ماریا نے  
آفریقا پری مخصوص معاشرت کی بناء پر خود ہی کھل کر کہا۔

"ہاں۔ ضرور دوس گائیکن دار الحکومت داہیں پکنی کر"..... ناگیر  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیثیک یو۔ میں دار الحکومت میں ہوں گا رین یو کے کمرہ نمبر ایک  
اوخاراء میں مقیم ہوں اور میں کل واپس دار الحکومت فکی چاؤں  
کی"..... ماریا نے چل دی جلدی اپنے بارے میں پوری تفصیل بتاتے  
ہوئے کہا۔

"مکمل تکردار۔ کل کا دن ہم دونوں کی زندگی کا شاندار دن

ابات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کیا کرتے ہیں۔ کیا احمد آباد میں کوئی بولنے کرتے  
ہیں"..... ماریا نے ناگیر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں اسلئے کی اسٹلک کے ایک بڑے ذہین دک میں شامل  
ہوں"..... ناگیر نے ہرے لے کے کہا اور ماریا کے چہرے پر  
یکخت خوف کے تاثرات امگر آئے۔ وہ واقعی ایک مخصوص اور عامی  
لوکی تھی۔ وہ اب اس طرح ناگیر کو کچھ روئی تھی جیسے اچانک ناگیر  
کے سر پر سینک ٹکل آئے ہوں۔

"اسلحے کی اسٹلک"..... ماریا نے خوفزدہ بجھ میں دک دک کر  
کہا تو ناگیر بے اختیار بھی پڑا۔

"خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اسلئے اسٹلک نافذ  
میں شامل ہوں۔ اسلئے کی اسٹلک کی روک تھام میر افربیض ہے"۔  
ناگیر نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ماریا نے بے اختیار  
ایک طویل ساس لی۔ اس کا خوف سے تردد پڑا ہوا چہرہ بے اختیار  
کمل اٹھا تھا۔

"حیثیک گاڑا۔ میں تو واقعی ڈرگی تھی۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ  
اٹھلر بے حد خالم اور سفاک لوگ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بیاد جد  
ہلاک کر دیتے ہیں"..... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ کو اٹھلر بھی بلاک نہیں کر سکتے"..... ناگیر  
نے کہا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔

لے کار آگے بڑھا دی۔ ماریا نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن  
ٹائیکر کا موڑ ڈبل چکا تھا۔ وہ اب تک ماڑیا سے صرف اس نے اس  
الدار میں پاتیں کرتا چلا آیا تھا کہ راست اچھے انداز میں کٹ جائے  
ورد اسے ماریا جیسی لڑکوں سے کوئی ولپتی نہیں تھی۔ سہرا ب کالونی  
سے نکل کر وہ گولنڈن کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کا  
وہ است جابر استنسٹ میکٹ تھا اور جس سے ملنے کے لئے وہ یہاں آیا  
تھا۔

”ہو گا۔۔۔“ ناگیر نے کہا تو ماریا کے پڑھے پر دھنک رنگ تکھر  
گئے۔ ”اب تم مجھے کہاں چھوڑو گے۔۔۔“ ماریا نے اچاک چنک کر  
”طرح پوچھا جیسے اسے اب خیال آیا ہو۔۔۔“  
”تمہاری فریزد جولین کی کوئی تھیں کے گیٹ پر۔۔۔“ ناگیر نے  
کہا۔

”اوہ۔۔۔ پھر میں جھیں جولین سے ضرور ملواؤں گی۔۔۔ وہ تم سے مل  
کر بے حد خوش ہو گی۔۔۔“ ماریا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر  
اس طرح پاتیں کرتے ہوئے وہ احمد آباد میں واپس ہو گئے۔ ناگیر  
چونکہ یہاں کئی بار آپ کا تھا اس نے اسے سہرا ب کالونی کے پارے  
میں علم فرم۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کالونی میں بیٹھ گئے اور پھر اس کی  
کار کوئی تبر مچھس کے پند پچاک کے سامنے چاکر رک گئی۔  
”یہ تمہاری فریزد کی رہائش گاہ ہے۔۔۔“ ناگیر نے کار روکے  
ہوئے ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اچھا۔۔۔ تم رو۔۔۔ میں جھیں جولین سے ملواؤ ہوں۔۔۔“ ماریا نے  
کہا اور تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ اتر کر کال بیلن کے ٹھنڈے  
کی طرف پڑھ گئی۔

”تم سے ملنے کے بعد اب مجھے اور کسی سے ملنے کی ضرورت  
نہیں رہی۔۔۔ اس لئے گذ بائی۔۔۔ کل ملاقات ہو گی۔۔۔“ ناگیر نے  
اچاک جولین سے ملنے کا ارادہ تبدیل کرتے ہوئے کہا اور دوسرے

اپنی انشورس کپنیاں تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سائنسی و معاوتوں کا پوری دنیا میں سب سے بڑا کاروباری تھا۔ سائنسی و معاوتوں کو ٹرین کرنا، اجنبیں حاصل کرنا اور پھر پر پاورز کے پاس فروخت کرنے کا وہ وحدہ کرتا تھا اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ کمپنی رجسٹر کرا رکھی تھی۔

اس وقت وہ اپنے آفس میں بیجا شریاب چینے کے ساتھ ساتھ یہ سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا اور بھارتستان کی سرحد پر واقع الحد آباد ہی علاقے میں اگر ایک بڑا گرام پلٹم اسے دستیاب ہو گئی تو آہی ٹائم فروخت کر کے ہی اس قدر دولت کا سکتا تھا کہ شاید ناراک معدیات کو فریشن کرنے والے میں الاقوامی سٹالاٹ گو بھاڑھر افغانستان کے تحت تھے لیکن وہاں لا راؤ ماں کو کے آدمی موجود تھے جو فتحی گروپ اس کے حصول پر کام شروع کر دیتے تھے اور آج تک لیکن پاکوںکے پہنچا دیتے تھے اور پھر لارڈ مانکو کے ٹھنوس تربیت یافت ہوتا چلا آ رہا تھا کہ مطلوبہ سائنسی و معاوتوں کے شور میں بھاختت اور آسانی سے پہنچ جاتی تھی اور پھر اس کی کمپنی کے لوگ پر پاورز اور دوسرے یورپی ملکوں کی حکومتوں کو یہ و معاوتوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کے پاس اس قدر دولت ہے کہ وہ پوری دنیا کو دس بار خرید سکتا ہے۔ لارڈ مانکو کے اپنے بیٹک تھے۔

آفس کے انداز میں بجائے ٹھکے کمرے میں میرے پہنچے ریلوالوگ چیزیں پر ایک بھینٹے چیزے مضبوط جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر گنجائی تھا۔ ابتدہ اس کی بڑی بڑی سرخ رنگ کی ٹوپی اس کے پہرے کو خاصاً رعب دار بنا رہی تھیں۔ اس کے پہرے پر زخموں کے مندل نشامات اس قدر تھے کہ شاید ہی پہرے کا کوئی ریشہ ایسا ہو جہاں نشان موجود نہ ہو۔ اس کی آنکھوں میں لکھی اور سنکی کا ناٹر نمایاں تھا۔ لکھی ہوئی تھیں لیکن ان آنکھوں میں لکھی اور سنکی کا ناٹر نمایاں تھا۔ یہ مانکو تھا جو اپنے آپ کو لارڈ مانکو کہلاتا تھا۔ کرانس کے دار الحکومت پارس کے سب سے بدنام لکب کا مالک اور پورے کرانس کا سب سے بڑا اور سب سے بدنام لکھکر۔ لارڈ مانکو کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کے پاس اس قدر دولت ہے کہ وہ پوری دنیا کو دس بار خرید سکتا ہے۔ لارڈ مانکو کے اپنے بیٹک تھے۔

لارڈ مالکوں کے بچے خصوصی تجہ نانے کے اندر اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا لارڈ مالکوں پے اور گرد ہونے والے تمام واقعات سے بخوبی واقع رہتا تھا اور اس کا حکم اس طرح بجا لایا جاتا تھا ہیسے وہ دنیا کے سب سے بڑا حاکم ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی خالم اور شفاف آدمی تھا۔ ہے سزا دینے پر آ جاتا اسے اپنی عمر تاک سزا میں دے کر بلاک کر دیتا تھا۔ اس وقت وہ شراب چینے اور سامنے رکھی ہوئی ایک فائل پر ہٹنے میں مصروف تھا۔ پھر اس نے اتحاد میں پکڑی ہوئی شراب کی بوٹی میز پر رکھی اور فائل بند کرنے کے لئے اس نے باختہ بڑھایا اور اتر کام کا رسیور اٹھایا۔

”لیں چیف۔ دوسری طرف سے انتہائی مودہ بانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

”گارگی سے بات کرواؤ۔“ لارڈ مالکوں نے قدرے زم بچے میں کہا۔ وہ اسی طرح زم بچے میں بات کرنے کا عادی تھا لیکن اس کے اس زم بچے سے بھی فرخص ہر وقت خوفزدہ رہتا تھا کیونکہ اسی زم بچے میں وہ لوگوں کو عمر تاک سزا میں دینے کے احکامات دیا کرتا تھا اور اس نے ایسا اتفاق بنا لیا ہوا تھا کہ اس کے منہ سے نکلنے والے ہر لفظ کی فوری قبولی کی جاتی تھی۔

”لیں چیف۔“ دوسری طرف سے اسی طرح مودہ بانہ بچے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لارڈ مالکوں نے رسیور رکھ دیا اور نیزیر موجود شراب کی بوٹی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ چند لمحوں بعد جب بوٹی

لارڈ مالکوں نے باقاعدہ سائنس داونوں کا ایک بورڈ بنایا ہوا تھا۔ اس بورڈ میں شامل سائنس داونوں کو بخاری تجوہ ایں، الاؤئر اس اور دیگر مراعات اس قدر وی جاتی تھیں کہ وہ شبانہ انداز میں زندگی گزارتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پاس لارڈ مالکوں کے سچیں کارڈز بھی موجود رہتے تھے اور یہ کارڈز پورے کراں میں کھل جا سامنہ کی چیزیں رہتے تھے۔ ان کارڈز کی مدد سے وہ کسی بھی بینک سے اپنی مرضی کی رقم لکھا سکتے تھے۔

پولیس اور فوج کے اہل افران ان کارڈز کو دیکھ کر اس طرح پہنچے ہوتے تھے جیسے انہوں نے کارڈ کی بجائے کوئی تہریڑا پچھو دیکھ لیا ہو کیونکہ کارڈ جو لذت کی کوئی بڑے سے بڑا اور اعلیٰ افسر معمولی ہی بے عزیز یا توین کر دیتا تو دوسرے دن وہ اور اس کے پورے خاندان کی لاشیں سڑک پر پڑی تھی تھیں اور ان پر لارڈ مالکوں کا نام کی چیزیں بھی باقاعدہ تکمیل ہوئی لفڑ آتی تھیں لیکن اس کے باوجود اس کی طرف کوئی اٹھانے کی ہمت نہ کرتا تھا۔

لارڈ مالکوں عام حالات میں کسی سے کچھ تھیں کہتا تھا لیکن وہ اپنی اور اپنے گروپس، کمپنیوں اور اپنے آدمیوں کی معمولی سی توین بھی بروڈا شست سر کر سکتا تھا اور ایسا کرنے والوں کو انتہائی عمر تاک سزا میں وی جاتی تھیں اس لئے اعلیٰ حکام سے لے کر عام بدمعاشر، چور اور گھکھر سب لارڈ مالکوں سے اس قدر خوفزدہ رہتے تھے میں آدمی چھوٹ چھات کی کسی بخاری سے خوفزدہ رہتا ہے۔

باز لگا کر اور ہر دو گلویں کے بعد چیک پوست بجا کرنا کہ بندی کر دی گئی ہے تا کہ کوئی اسکلفر سرحد کو کراس نہ کر سکے اور جو آنے چاہئے کے لئے سرکاری گیئس ہیں وہاں انتہائی تختی سے خلاشی لی جاتی ہے۔ دیسے ہمیں پا کیشیا اور بھادرستان کے درمیان حالت ناول نہیں ہیں بلکہ پلٹم کو جس علاقتے میں نہیں کیا گیا ہے وہ تقریباً سرحد کے اوپر ہے اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ اس سلسلے میں وہاں پہنچ دینے والے لوگوں کو رہوت دے کر وہاں چینگ کی جائے اور پھر جدید میزیری سے پلٹم ہاں کر جنسوس سلنڈر میں بند کر کے یہاں پہنچائی جائے۔ ابھی اس پر کام ہو رہا ہے اس لئے میں نے آپ کو کتنی روپورٹ نہیں دی سر۔۔۔ گارگی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر جو لین کامیاب نہیں ہو رہی تو کسی درسرے گروپ کو بھجواد دو۔ مجھے یہ وعات جلد از جلد چاہئے۔ میں نے لفظ کہے ہیں جلد از جلد۔ کیا تم بھجو گئے ہو یا نہیں؟۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا۔

”لیں سر۔ میں بھجو گیا ہوں سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔۔۔ دوسری طرف سے کیا گیا تو لارڈ مالکو نے بخیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا اور پھر فائل کھول کر اس کے ایک کاغذ پر دستخط کئے اور فائل بند کر کے اس نے باخھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مدد و بانہ آواز سنائی دی۔

کے اندر موجود شراب اس کے ملک سے نیچے اتر گئی تو اس نے بڑی میز کے پاس پڑی ہوئی سی باسکٹ میں ڈال دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اس نے باخھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں۔۔۔ لارڈ مالکو نے زرم لمحے میں کہا۔

”گارگی بول رہا ہوں چیف۔ حکم دیں۔۔۔ دوسری طرف سے مرداہ آواز سنائی دی۔ لچھہ مدد و بانہ تھا۔

”پلٹم کی فائل میرے سامنے پڑی ہے اور جھیں اس پلٹم کے حصول کے لئے تم بھیجے ایک پختہ ہو گیا ہے میں انہیں تک کوئی روپورٹ نہیں ملی تمہاری طرف سے۔ کیوں؟۔۔۔ لارڈ مالکو نے زرم لمحے میں کہا تھا اس کے لمحے میں دھکی کا غصہ نہیں تھا۔

”چیف۔ میں نے آپ کو روپورٹ دی تھی کہ پلٹم کے انتہائی تھیں ہونے کے قابل نظر میں نے پوچش ٹیکم جو لین کی سر برائی میں پا کیشی بھجوائی تھی۔ وہ لوگ ابھی تک پلٹم خلاش نہیں کر سکے کیونکہ انکل وہاں باخھ بڑھا کر کام کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔ گارگی نے جواب دیا۔

”کیوں باخھ بڑھا کر کام کر رہے ہیں۔ کیا ہے وہاں؟۔۔۔ لارڈ مالکو نے چونک کر پوچھا۔

”سر۔ یہ علاقتے پا کیشیا اور بھادرستان کی سرحد پر واقع ہے اور چونکہ وہاں اصل اور مشیات وغیرہ کی اسکلفر میں ان القوائی سلسلہ پر مسلسل چاری رہتی ہے اس لئے وہاں پوری سرحد کو خاردار تاروں کی

قیمت پورہ لاکھ ڈالر فی گرام لگائی تھیں میں نے انہیں بتایا کہ ہم ایک سو روپے ڈالر فی گرام سے کم قیمت پر سوادنیں کریں گے تو پھر رو سیاہ نے اس کی قیمت پچاس لاکھ ڈالر فی گرام لگائی جبکہ ایکری بیبا نے تھوپن لاکھ ڈالر فی گرام لگائی تھیں میں نے اتفاک کر دیا۔ مجھے امید ہے باس کو جلد ہی دو لوگوں حکومتی ہماری مختصر کردہ قیمت کے قریب آ جائیں گی۔۔۔ شیفرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے مارکیٹ سے معلومات حاصل کی ہیں کہ اس وعات کی کیا قیمت، مخفی میں لگتی رہی ہے۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”لیں باس۔ میں نے حکومتی سے رابطہ کرنے سے پہلے اس پر باقاعدہ کام کیا ہے۔ مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق آج سے پانچ سال تک افریقہ کے ملک ساؤگون کے ایک علاقے میں پیغم وعات کا معمولی ساز خبرہ دستیاب ہوا تھا جو تقریباً دو پونٹ تھا۔ شیفرہ نے جواب دیتا۔

”کیا آفریقہ میں مارکیٹ میں پالیسیں لاکھ ڈالر فی گرام لگائی گئی تھیں اور کارمن حکومت نے اسے پچاس لاکھ ڈالر فی گرام میں خرید لیا تھا۔۔۔ شیفرہ نے جواب دیتا۔

”اس بار کارمن حکومت کیوں آگے بیکیں آ رہی۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”باس۔ وہ خریدار ہیں تھیں ان کا کہتا ہے کہ وہ اس وعات کو باقاعدہ نیست کر کے پھر اس کی قیمت لگائیں گے کیونکہ افریقہ سے ملنے والی وعات جو انہوں نے خرید کی تھی اعلیٰ معیار کی تھی۔۔۔

”شیفرہ سے کہو مجھ سے بات کرے۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا اور اٹکام کا سیور رکھ دیا۔ تھوڑی ویر بعد فون کی ٹھنٹی بچ اپنی توہن نے با تحدی پڑھا کر درسیرو اخالیا۔

”شیفرہ بول رہا ہوں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے ایک موہو بات آواز سنائی دی۔

”جمیں پلٹن کے بارے میں بورڈ کی رپورٹ مل چکی ہے یا نہیں۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”لیں چیف۔ اور میں نے اس مسئلے میں بات بھی کر لی ہے۔ پلٹن کی خریداری میں رو سیاہ اور ایکری بیبا دو لوگوں ہی بچکی لے رہے ہیں۔۔۔ شیفرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کتنا مال مانگتے ہیں۔۔۔ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”جتنا بھی ہو۔ وہ خریدار ہیں۔۔۔ شیفرہ نے جواب دیا۔

”کیا آفریقہ میں ان کی۔۔۔ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”باس۔ یہ ساتھی وعات چونکہ انجامی جدید ترین میراں سازی کے لئے بے حد اہم ہے اس لئے دو لوگوں حکومتیں اسے ہر قیمت پر خریدنا چاہتی ہیں۔۔۔ شیفرہ نے کہا۔

”تم نے کیا قیمت لگائی ہے اور انہوں نے کیا کہا ہے۔۔۔ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”باس۔ میں نے انہیں قیمت لگانے کے لئے کہا تو رو سیاہ نے دس لاکھ ڈالر فی گرام اس کی قیمت لگائی بچکہ ایکری بیبا نے اس کی

اینجیں اس لارڈ مالکو اور ان کے آدمیوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو یہ  
پسمندہ ملک کے لوگ کیا کر سکتے ہیں لیکن باس۔ وہ ان سے ہے  
حد فخر وہ ہیں۔۔۔ شیفرہ نے تفصیل تاتے ہوئے کہا۔  
”اگر یہ بات ہے تو تم انہیں بتا دو کہ ہم یہ دعات نکال بھی  
لائیں گے اور پاکیشیاں سکرت سروس کو خود ہی یہ اطلاع بھی دے دیں  
گے۔ اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ یہ سکرت سروس ہمارا کیا بگاڑ  
سکتی ہے۔۔۔ لارڈ مالک نے اس پارٹا حصے خفیہ لجے میں کہا۔  
”لیں باس۔۔۔ شیفرہ نے کہا۔

”بات چیت بند کر دو۔۔۔ اب ہم جب تک اس سروس کا خاتم  
نہیں کر دیجے اور ان ملکوں کو یہ نہیں بتا دیجے کہ ہم کیا حیثیت  
رکھتے ہیں اس وقت تک ہم اس دعات کو دو کروڑ ڈالر فنی گرام کی  
قیمت پر بھی فروخت نہیں کریں گے۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے۔۔۔ لارڈ  
مالکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدور کریڈل پر ٹھیک دیا۔  
اسے شیفرہ کی بات سن کر اتنی غصہ آگیا تھا اور شاید اس نے شیفرہ  
بات کرتے ہوئے ڈر رہا تھا۔

شیفرہ نے جواب دیا۔  
”میک ہے۔ لیکن یورڈ نے خلائی سیارے کی روپورٹ کا جو تجویز  
کیا ہے اس کے مطابق پاکیشیا سے ملتے والی یہ دعات انتہائی  
میعادی ہے اس لئے یہ سن لو کہ اس کا ایک کروڑ ڈالر فنی گرام سے  
کم سودا نہیں کرتا۔ تم اسے سٹاک کر سکتے ہیں لیکن ہم اسے فروخت  
اپنے مرضی کی قیمت پر کریں گے۔ نہیں کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔ لارڈ  
مالک نے کہا۔

”لیں باس۔۔۔ لیکن ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے۔ اگر آپ  
اجانتہ دیں تو میں وہ بات کروں۔۔۔ شیفرہ نے ٹوڑتے ہوئے  
کہا۔

”اُسکی کوئی سی بات ہے کہ تم اس انداز میں بات کر رہے ہو۔۔۔  
لارڈ مالک نے جواب ہو کر پوچھا۔

”سر۔۔۔ ایکریلیا اور روپیاءہ دونوں کو جب علم ہوا کہ دعات پاکیشیا  
سے لائی جانی ہے تو دوноں نے مکل کر یہ بات کی کہ اگر اس دعات  
کو کراں لے جانے کا علم پاکیشیا سکرت سروس کو ہو گیا تو پھر وہ  
کسی صورت اور کسی قیمت پر یہ دعات نہیں فریبیں گے کیونکہ ان  
کے خیال کے مطابق پاکیشیا سکرت سروس ہر قیمت پر دعات پاکیشیا  
و اپس لے جائے گی بلکہ ان کا کہنا تھا کہ اگر دعات کے نکالنے سے  
پہلے پاکیشیا سکرت سروس کو اس کا علم ہو گیا تو پھر وہ اسے نکالنے بھی  
نہیں دیں گے جس پر میں نے انہیں بتایا کہ آج تک ترقی یافت

رہے ہو۔۔۔ وہ مری طرف سے اماں بی کی آواز سنائی دی تو عمران  
بے اختیار اچھل پڑا۔

”اماں بی آپ۔ السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ۔ اماں بی۔ یہ تو  
وہ ذگریاں ہیں جو آپ نے مجھے جوتے مار کر پڑھا کر دلوائی  
ہیں۔۔۔ عمران نے رسالہ میر پر رکھتے ہوئے اپنے خصوصی قلم  
لیجے میں کہا۔

”ولیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھیش کا میاں  
دے۔ تمہیں گرم ہوا بھی نہ لگے۔ تم فوراً کوئی آجائوں میں انتظار کر  
رہی ہوں۔۔۔ اماں بی کا مودہ شاید حمل سلام تنتہ ہی خوشوار ہو گیا  
تمہارا۔

”کوئی خاص بات ہے اماں بی۔۔۔ عمران نے چوکے کر اور  
جیسے ہرگز سمجھے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ جتنا ہاں کے گھر کسی خاص بات کے بغیر  
میں آسکتا۔ کیون۔۔۔ اماں بی کا پارہ چھمنے لگا تھا۔

”یہ بات نہیں ہے اماں بی۔۔۔ میں نے اس نے پوچھا ہے کہ اس  
خاص بات کے مطابق بیاس بیکن کر آؤں۔۔۔ عمران نے بات کو  
ٹالتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اماں بی کا پارہ چھمنا شروع  
ہو جائے تو پھر اس کا گراف انجھائی تحریکی سے بلند ہوتا چلا جاتا  
ہے۔۔۔

”احمد آباد کے نواب اعظم خان کو تو تم جانتے ہو۔۔۔ تمہارے

عمران اپنے قیمت کے شنک روم میں بیٹھا ایک بنی الاقوایی  
رسالے کے مطابق میں مصروف تھا جبکہ سلیمان شنک کے لئے  
مارکیٹ گئی ہوا تھا۔ البتہ اس نے فلاںک میں چائے بنایا کہ عمران  
کے سامنے میر پر رکھ دی تھی کیونکہ اس کی دلہنی دو  
تین گھنٹوں سے پہلے نہ ہو سکے گی۔ عمران اس فلاںک میں سے  
ایک کپ پی پکا تھا اور اب اٹھیاں سے بیٹھا مطابق میں مصروف تھا  
کہ پاس پڑے ہوئے فون کی ٹھنڈی بخشنی اُنہی تو عمران نے رسالے  
سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ ہڑھا کر رسیدور اٹھا لیا۔

”علیٰ عمران ایک انس سی۔ ذی انس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔۔۔  
عمران نے رسیدور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نام کے ساتھ کیا بولتے رہتے ہو۔۔۔ اگر اتنا ہی شوق ہے تو  
اپنے باپ کا نام ساتھ لگا لیا کرو۔۔۔ مجھے کیا اے بی سی دوہراتے

کار لے کر تمہارے فلیٹ پر پہنچ جاؤں گی۔۔۔ اماں بی نے دھمکی  
دیتے ہوئے کہا۔

”اماں بی۔ آپ کی طبیعت خراب ہے تو آپ سفر نہ کریں۔ میرا  
 وعدہ کہ میں آج ہی جا کر نواب صاحب سے مل لیوں گا۔۔۔ عمران  
نے کہا۔

”ای یعنے تو میں ساتھ چارہ ہوں کہ تمہارا اکیلے جانا تجذبہ  
کے خلاف ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ تم اکیلے جاؤ گے۔۔۔ اماں بی  
نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”اماں بی۔ میں اکیلے تھوڑا جاؤں گا۔۔۔ میں آپ کا بیٹا ہوں۔  
بادی گارڈز کے ساتھ جاؤں گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”بادی گارڈز۔ کیا کراچی پر بادی گارڈز بھی ملے ہیں اور پھر تم  
بر دکھاوے کے لئے جا رہے ہو کسی دشمن سے لانے تو نہیں جا رہے  
کہ بادی گارڈز لے کر جاؤ گے۔۔۔ اماں بی نے غصیلے لمحے میں  
کہا۔

”اماں بی۔ ذیئی اس نواب اعظم خان سے کسی حیثیت سے کم  
نہیں ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا بیٹا ویسے ہی منہ  
انھائے وہاں چلا جائے۔ جوزف اور جوانا یہ مرے ساتھی ہیں۔ بڑے  
بار بُر لوگ ہیں۔ میں انہیں بادی گارڈز بنا کر ساتھ لے جاؤں گا  
تاکہ نواب صاحب کو بھی پہنچے کہ ذیئی کی کیا حیثیت ہے۔۔۔  
عمران نے بات ہانتے ہوئے کہا۔

ڈیئی کے خامدانی دوست ہیں۔ انہوں نے تم سے ملنے کی خواہش  
کی ہے۔ تمہارے ذیئی کو تو موئے سرکاری کاموں سے ہی فرصت  
نہیں ملتی اور تمہارا اکیلے وہاں جانا تجذبہ کے خلاف ہے اس لئے  
میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔۔۔ اماں بی نے جواب دیتے ہوئے  
کہا۔

”انہوں نے کیوں بلایا ہے۔ کیا کوئی پریشانی ہے انہیں۔۔۔ عمران  
نے کہا۔

”انہیں کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔ جدی پتختی نواب ہیں۔۔۔ تمہارے  
ڈیئی نے ان کی چھوٹی بیٹی راحیلے کے لئے بات کی ہے لیکن وہ  
بیہقی تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔ اماں بی نے کہا۔

”آپ راحیلے سے ملی ہیں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔  
”ہاں۔ پہنچلے ماہ وہ اپنے باپ کے ساتھ کوئی آئی تھی۔  
خوبصورت ہے۔ پڑی لکھی ہے اور خامدانی بھی ہے۔ مجھے بے حد  
پسند آئی ہے اسی لئے تو میں نے تمہارے ذیئی سے کہا ہے کہ وہ  
نواب اعظم خان سے بات کریں۔۔۔ اماں بی نے تفصیل بتاتے  
ہوئے کہا۔

”میک ہے اماں بی۔ کسی دن فرصت نکال کر میں ان سے جا  
کر مل لیوں گا۔۔۔ عمران نے تالے کے انداز میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کہ کسی دن۔ اپنی عمر دیکھی ہے۔ کیا اس  
وقت شادی کرو گے جب بوڑھے ہو جاؤ گے۔۔۔ آڑ جلدی ورنہ میں

بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔  
”لو کر لو مطالع۔ جنے یہ نواب چھوٹی پیلیاں کیوں پال لیتے  
ہیں۔ بڑی پالا کریں“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑیا کر کجا  
اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نسب پر لیں کرنے شروع کر دیے۔  
”رانا باؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو زف کی آواز سنائی  
دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔  
”لیں باؤس“..... جو زف کا لیجہ پیکھت مودہ بات ہو گیا۔  
”امان بی نے حکم دیا ہے کہ میں برداخاہے کے لئے احمد آباد  
کے نواب اعظم خان کے بھائی جاؤں اور آپنے ساتھ بادی گارڈ لے  
کر جاؤں تاکہ نواب اعظم خان کو ذیہی کی حیثیت کا پہنچاں  
اس لئے جو ناکوئی تیار کرو اور بڑی کارہٹاں کر اسے چیز کرو۔“  
عمران نے کہا۔

”لیکن باؤس۔ احمد آباد تو پہاڑی علاقہ ہے۔ اتنی بڑی گاڑی  
دہاں بخکر کرے گی“..... جو زف نے کہا۔  
”اب کاڑیاں بھی جھینیں بخکر نے لگ گئی ہیں۔ کیوں“..... عمران  
کا لیجہ پیکھت بدھ گیا۔

”نبیس باؤس۔ گاڑی کی جوأت ہے کہ بخکر۔ میں اسے  
کامدھے پر اٹھا کر لے جاؤں گا“..... جو زف نے فوراً لکھ کیا اور  
عمران اس کی بات سن کر بے اختیار سکرا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن آج یہی جانا۔ سمجھ۔ ورنہ۔“..... اماں بی ہی ہی  
کی حیثیت کی بات سن کر ماں گئی لیکن ساتھ ہی انہوں نے ڈھمکی بھی  
وے دی تھی۔

”بالکل اماں بی۔ وعدہ رہا۔ لیکن اماں بی یہ نواب اعظم خان  
وہی ہیں جن کا احمد آباد میں شیش محل ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”شیش محل میں تو ان کے آپا اور اجداد رہتے تھے۔ اب تو وہ پرانی  
تمارست ہے۔ اب تو ان کی محل نہ کوئی ہے۔ پاچھلیاں وہاں کسی  
سے۔ وہ احمد آباد کے نواب ہیں۔ سب جانتے ہوں گے انہیں۔“  
اماں بی نے کہا۔

”ٹھیک ہے اماں بی۔ میں پوچھ لوں گا۔“..... عمران نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ یہ بھی سن لو کہ یہ شادی ہر صورت میں ہو گی۔ اس لئے تم  
نے وہاں جا کر کوئی گری ہوئی حرکت کی یا کوئی غلط بات کی تو  
جو بیان مار کر کھوپڑی توڑ دوں گی۔ اب میں مزید انتظار نہیں کر  
سکتی۔ ساتھم تھے۔“..... اماں بی نے کہا۔

”سن لیا اماں بی۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے آپ کی اور فیروزی  
کی عزت پیراری ہے اس لئے ایسا نہیں ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”اللہ تعالیٰ جسمیں بہشت خوش رکھے اور ہر میدان میں کامیابی  
وے۔“..... وہاں آ کر مجھے تماہا کی بات ہوئی وہاں۔ اللہ حافظ۔  
اماں بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے

نائیگر نے کار گولڈن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر یعنی آخر کراں نے پارکنگ بوانے سے پارکنگ کارڈ لے کر جیب میں ڈالا اور تین تیز قدم اخھاتا ہوا میں گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وہ بے شمار پارکیج ہاں آچکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ استشنت میگر جابر کا آفس کہاں ہے اس لئے میں گیٹ میں داخل ہونے کے بعد وہ کاؤنٹر کی طرف جانے کی بجائے افت کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر واقع دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو میز کے پیچے پیٹھے ہوئے طویل قد اور بھاری جسم کا آدمی بے انتیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ آفس میں موجود استشنت میگر جابر نے سکراتے ہوئے کہا اور پھر بڑے گریجو شاش انداز میں مصافی کر کے نائیگر میز کی دوسری طرف موجود کری پر بیٹھے

"اوکے۔ تیار ہو۔ لیکن تم دونوں نے خاکی وردیاں نہیں پہننی ہیں بلکہ سوت پہننے ہیں۔ سمجھ میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا احمد رسیور رکھ دیا۔ پھر اٹھ کر وہ ذریںک روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ بہاس تبدیل کر سکے۔ ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس بوڑھے اعظم خان کو اس بات پر تیار کرے کہ وہ خود ہی اپنی چھوٹی بیٹی کا رشت دینے سے انکار کر دے۔

گیا۔ جابر نے فون کا رسیدر اٹھایا اور کسی کو جوں لانے کا کہ کراس  
لے رسیدر رکھ دیا۔  
افراد کو ہم نے بہادرستان پہنچانا ہے۔ اس کے لئے مجھے ایک لاکھ  
ڈالکی آفر کی گئی ہے۔ اس میں سے آئھے میں چھینی دینے کے  
لئے تیار ہوں پڑھ لیکہ تم ان چاروں کو احمد آباد سے بہادرستان  
بھجوانے کا کوئی بندوبست کراؤ۔..... جابر نے کہا۔

"مجھے تمہاری بات سن کر حیرت ہو رہی ہے جابر۔ تمہارا کیا  
خیال ہے کہ میں نمایاں اور اعلیٰ کی اسمگلکن سے متعلق ہوں اور  
بیان احمد آباد میں کام کرتا ہوں کہ مجھے ان خفیہ راستوں کا علم ہو گا  
جہاں سے اسکلا کتے جاتے رہجے ہیں۔..... ناگیر نے قدرے  
غصیل بھی میں کہا تو جابر بے اختیار پش پڑا۔

"تم ٹھیک چھے پوری طرح وضاحت اپنی نہیں کرنے دی اور پہلے  
اپنے غصہ کھانے لگے ہو۔ اگر صرف اتنا ہی کام ہوتا تو میں یہ کام  
آسانی سے کر سکتا ہوں لیکن بیان کے تمام اسکلکنوں اور ان کی  
خطیبوں سے میرا پورا رابطہ ہے۔ جب سے خاردار تاریکی گئی ہے  
اور چیک پوسٹ قائم ہوئی ہیں جب سے اسکلک کا طریقہ ہی بدلتا  
گیا ہے۔ اب آدمیوں کو وسری طرف جانے نہیں دیا جاتا بلکہ بال  
کو چیک پوسٹ والے فراں فر کر دیتے ہیں اور اپنا حصہ وصول کر  
لیتے ہیں لیکن ہم نے مل ریاضتوں میں کہا بلکہ جیتے جائے انسان  
فران فر کرنے ہیں۔..... جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کام کے لئے ہماری انتخاب کیس کیا ہے۔  
ناگیر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن جابر نے فون کا رسیدر اٹھایا اور کسی کو جوں لانے کا کہ کراس  
لے رسیدر رکھ دیا۔

"لیکن مسئلہ تھا تم اس قدر بے میلن ہو رہے تھے۔ میں نے  
تمہارا خاک کے سرپری گاڑی اور ہلکے کے سلسلے میں درکشہ میں ہے  
لیکن تمہاری خد کی وجہ سے مجھے ایک دوست کی کار لے کر بیان  
آتا چا۔..... ناگیر نے کہا۔

"درصل کام فوری ہے اور تمہارے طلاوہ اور کوئی اسے سرخیام  
نہیں دے سکتا۔..... جابر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ  
هزیر کوئی بات ہوتی آفس کا دروازہ خلا اور ایک لوگوں جوں کے  
دو بڑے ڈبے مٹا سمیت اٹھائے اندر واپس ہوا اور میز پر رکھ کر  
واپس چلا گیا۔

"لو۔..... جابر نے کہا تو ناگیر نے جوں کا ذہب اٹھایا اور مٹا کے  
ذریعے وہ آہستہ آہستہ جوں سپ کرنے لگا۔  
"اب بتاؤ تو سکیں کام کیا ہے۔..... ناگیر نے کہا۔

"چھین معلوم ہے کہ سرحد پر خاردار تاریکی باڑ لگائی گئی ہے اور  
وو دو گلوپڑ پر چیک پوسٹ ہائی گئی ہیں اور یہ چیک پوسٹ دونوں  
ملکوں کی ہیں۔ اس وجہ سے فوری طور پر ہر ٹرم کی اسمگلکن بند ہو  
چکی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اعلیٰ اور نمایاں کی اسمگلکن کے علاوہ  
انسانی اسمگلکن بھی۔ لوگ بہادرستان سے پاکیشا اور پاکیشا سے  
بہادرستان آتے جاتے رہتے تھے لیکن اب نہیں آ جاسکتے تھے جوہر چار

”تمیں۔ صرف آدمیوں کی چینگی ہوتی ہے۔ غیر ملکی اجتہاد میں ڈھینے ہوتے جتنے ہم سمجھتے ہیں۔ صرف آدمی ہی خود حد کے اور اپر چاکر کا سبق کر سکتا ہے۔ اجتنی یہ معلوم نہیں کہ یہاں کی چینگی پوشوں پر تینیات عمل بھی درمیانی اجتنبیت بن جاتا ہے۔ ادھر سے وہ مال لیتا ہے اور دوسرا طرف موجود آدمی کو پہنچا کر اپنا حصہ موصول کر لیتا ہے۔۔۔ جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مسئلہ کیا ہے۔ کون آدمی ہیں جنہیں تم پہاڑستان بھجوانا چاہتے ہو۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”چند غیر ملکی ہیں۔ کسی یونیورسٹی کے ریزیرو رکارڈ میں۔ وہ اس پورے علاقے کی مدد بیان کو چیک کر رہے ہیں اور اس کے لئے وہ پہاڑستان جانا چاہتے ہیں۔ پہاڑستان حکومت سے انہوں نے اس کے لئے باقاعدہ اجازت بانگی تھیں انہوں نے تصدیق کر لینے کے پابند جانش آگر ریزیرو کرنے کی اس نئے اجازت نہیں دی کہ ان کے پاس ان کی سکونتی کے انتظامات نہیں ہیں حالانکہ انہوں نے یہ کوئی طلب نہیں کی تھی۔ اب انہوں نے یہاں اپنا کام تکمیل کر لیا ہے لیکن ان کا کام اس وقت تکمیل ہو گا جب وہ پہاڑستان کے پاکیش سے ماحصلہ علاقے کی چینگی تکمیل نہ کر لیں۔۔۔ جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تم اس قدر بخوبی تو پھر میں تمیں ایک راست پیاسکتا ہوں لیکن اس پر اخراجات ہوں گے۔۔۔ نائیگر نے کہا تو جابر بے اختیار

”اں نے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد ڈھین آدمی ہو۔ جہاں سب راستے بند ہو جائیں وہاں نائیگر کوئی نہ کوئی راستہ نہیں لیتا ہے۔۔۔ جابر نے کہا تو نائیگر بے اختیار نہیں پڑا۔

”تمہارا غیر ملکی کہ تم میرے بارے میں ایسا خیال رکھتے ہو لیکن میں ایسا نہیں ہوں۔ میں ایک انسان ہوں جبکہ بند راستوں کے پابند جو راستہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ انسان ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ نائیگر نے اس بارہ سکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بھگ کیا تھا کہ جابر نے اس کے بارے میں سنی ہوئی باتوں پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے بارے میں سوچا ہے۔

”یہ کام بہر حال کرنا ہے کیونکہ میں ایک لاکھ ذارواہیں نہیں کر سکتا۔۔۔ مجھے ان دونوں رقم کی بے حد ضرورت ہے۔۔۔ جابر نے کہا۔ ”کسی چیک پوست والے سے سودا کر لو۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔ دولت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”ضرور ہوتی ہے لیکن فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہر چیک پوست پر ایسے سکرے لگائے گئے ہیں جن سے گزرنے والے ہر آدمی کو ہیلہ کوارٹر میں چیک کیا جاتا ہے اور وہاں غیر ملکی فوج کے افراد موجود ہوتے ہیں اس نئے انجین رشوٹ بھی نہیں دی جاسکتی۔۔۔ جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ابھی تم خود کہہ رہے ہو کہ مال آتا چاہا رہتا ہے۔ کیا وہ چیک نہیں ہوتے کیروں کے ذریعے۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

پیں۔۔۔ تائیگر نے کہا۔۔۔

"اوہ۔ اوہ۔ دیری گل۔ یہ کام تو آسمانی سے اور فورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سرگک کا دہانہ کھاں ہے۔۔۔ جابر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

"میرے ساتھ چلو۔ میں جھیں دھما سکتا ہوں۔ اس کے بعد تم چانو اور تمہارا کام۔۔۔ تائیگر نے کہا تو جابر سر ہلا کا ہوا اٹھ کر اسے ہوا۔۔۔

احمق چڑا۔۔۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یقین تھا کہ تم ضروری اپنی ذہانت سے کوئی نہ کوئی راستہ نکال لو گے۔ اخراجات کی تم فکر نہ کرو۔۔۔ جھیں میں نے پہلے ہی پچھا س پڑا رار کی آفر کی ہوئی ہے۔۔۔ جابر نے سرت بھرے لبھے میں کہا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں تم سے کوئی رقم نہیں لوں گا۔۔۔ میں تو اس راستے سے آنے والے اخراجات کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ تائیگر نے کہا۔۔۔

"کیسے اخراجات۔۔۔ کچھ بتاؤ تو سکی۔۔۔ جابر نے کہا۔۔۔

"میں ایک بار بہادرستان سرحد کے قریب تدبیری عمارت شیش محل دیکھنے گیا تھا اور میں نے اس کا تفصیل سے جائزہ گیا تھا۔ اس کے اندر ایک خوبی سرگک بھی بیانی گئی تھی جو بتایا چاہا ہے کہ اقریباً تین کلومیٹر طویل ہے اور بہادرستان کے علاقے میں ایک اور قدیم عمارت میں جا لگتی ہے۔ میں نے اس سرگک کا دہانہ بھی دیکھا ہے لیکن اسے بند کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس پر دارالحکومت میں ایک کتاب پڑھ گئی تھی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ دو ٹوں عمارتیں یہاں احمد آباد کے نواب کی تھیں اور اس نواب نے قدیم دور میں اس پہاڑی علاقے میں موجود ایک قدرتی کریک کو سرگک میں جدیل کر دیا۔ یہ سرگک اب بھی موجود ہو گی اگر اسے کھول دیا جائے تو تمہارے آدمی آسمانی سے اس سرگک کے ذریعے بہادرستان بھٹک سکتے ہیں اور پھر وہاں اپنا سروے کھل کر کے واپس بھی آ سکتے

کرنے کا ارادہ نہ رکھتا تھا اور جولیا کے ساتھ شادی میں اپنی رکاوٹیں موبیو حصیں جو بڑا ہر ختم ہوتی لفڑی آ رہی حصیں کیونکہ ایک تو اس کی امال بی اس شادی کے خلاف تھیں۔ یہ بات نہیں تھی کہ اپنیں اس رشتے کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور انہوں نے انکار کر دیا ہو لیکن عمران کو اپنی امال بی کے خیالات کا بخوبی علم تھا کہ وہ کسی غیر ملکی لوگی نے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ بھی شادی کی اجازت نہیں دیں گی کیونکہ وہ پرانے خیالات کی ماکٹ حصیں اس لئے وہ اپنے اکتوتے بیٹھے کی شادی کسی بڑے خاندان میں کرنے کا سوچتی رہتی تھیں۔

امن کے علاوہ عمران کی دن رات کی مصروفیات اور آخر میں تجویز کی جو بیان میں دیجی ہے، یہ سب اپنی رکاوٹیں حصیں جن کی وجہ سے عمران نے بھی بھیجیں سے اس معاملے پر غور ای حصیں کیا تھا لیکن اب اسے احساس ہوا تھا کہ نواب اعظم خان کے بارے میں کی اس کی امال بی یا فیڈی جلد از جلد اس کی شادی کا کیوں نہ کیں نیصلد کر لیں گے اور یہ بات بھی عمران اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ پوری دنیا کو تو انکار کر سکتا ہے لیکن اپنی امال بی کے سامنے یہ نہیں ہے اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ اس معاملے پر اپ بھیجی گئے خور کرنا چاہئے۔

عمران آنکھیں بند کئے ہیں باقاعدہ سوچ رہا تھا کہ اچاکن اس نے کار کی رفتار کو ایک دھچکے سے کم ہوتے ہوئے ہجوسی کیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف نے حیز اور مسلسل ہارن بھاجا شروع کر دیا تو

ایک بھری جہاز جیسی بڑی کی سیاہ رنگ کی کار تینی سے احمد آباد کی طرف بڑی پلی جا رہی تھی۔ ڈرامنگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائینٹ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا اور عقیقی سیٹ پر عمران سیٹ کی پشت سے سرٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنی امال بی کے علم پر احمد آباد کے نواب اعظم خان کے ہاں جا رہا تھا۔ اس نے روائی سے پہلے ڈون کر کے نواب اعظم خان کے سکریٹری کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ نواب اعظم خان اور اس کی فیلی اس کی منتظر ہو گی۔

عمران پہلے بھی کئی بار نواب اعظم خان سے مل چکا تھا۔ البتہ وہ پہلی بار ان کی رہائش گاہ پر جا رہا تھا۔ آنکھیں بند کئے اور سیٹ کی پشت سے سرٹکائے وہ بیٹھا ہیکی سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس رشتے کو ٹالا جائے۔ ظاہر ہے کہ وہ جولیا سے بٹ کر کسی اور سے شادی

کے کار روک دی۔ اس کی کار کے عقب میں موجود کار بھی اب انہیں گراس کرتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ نائیگر نے بھی اپنی کار ایک ساید پر کر کے روک دی تھی اور ایک بار پھر وہ کار سے اتر کر عمران کی کار کی طرف پڑھنے لگا۔

”بیساں پہنچ جاؤ۔“..... عمران نے کار کا غشی دروازہ کھولنے ہوئے کہا تو نائیگر عمران کے ساتھ ہی تھی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”احمر آباد گئے تھے۔ کیوں۔ کوئی خاص بات تھی اور یہ کار کس کی ہے۔“..... عمران نے پوچھا تو نائیگر نے اسے جابر کی کال سے لے کر اس کے ساتھ ہونے والی تمام بات بتا دی۔

”یہ تو مٹکوں معاملہ ہے۔ ریسرچ اسکالرز اس طرح لاکوں ڈائریکٹ کر کے غیر قانونی انداز میں کسی ملک میں داخل نہیں ہوا کر رہا۔“..... عمران نے کہا۔

”باس۔ میرا حیال ہے کہ غیر ملکی یونیورسٹیاں ایسی ریسرچز پر خاصی بڑی رقمی خرچ کرنی ہیں اور بیساں آنے کے بعد وہ ادھری ریسرچ چھوڑ کر واپس نہ جانا چاہے ہوں گے۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”تم ان سے مطلے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”میں باس۔ میں نے ضروری نہیں سمجھا۔ اب آپ یہیے حکم دیں۔ ویسے میں ان کی رہائش گاہ تھے ہو آیا ہوں۔“..... نائیگر نے کہا تو عمران چوک پڑا۔

عمران نے آنکھیں گھوٹکیں اور وہ یہ دیکھ کر چوک پڑا کہ صحیح موزوں سامنے سے ایک سلیٹی رنگ کی کار بھی رک گئی تھی اور جو زف نے بھی کار روک دی تھی۔ عمران کی کار اس قدر بڑی تھی کہ وہ اس سلیٹی رنگ کی کار کی موجودگی میں موجود کار سے کہ سکتی تھی۔ اب دونوں طرف سے ہاراں تجھیا جا رہا تھا اور پھر سلیٹی رنگ کی کار سے ایک آئی اتر کر عمران کی کار کی طرف آنے کا تو عمران بے اختیار چوک پڑا کیونکہ آنے والا نائنگر تھا لیکن یہ سلیٹی رنگ کی کار بہر حال نائیگر کی نہیں تھی۔

”یہ تو نائیگر ہے۔“..... جو زف اور جوانا کے منہ سے بیک وقت لگتا۔ ”اہ بآس۔ آپ۔“..... نائیگر نے بھی قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم کپلاں سے آ رہے ہو اور یہ کار کس کی ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔ اسی لمحے عمران کی کار کے پیچھے سے ہاراں نئی آوازیں آنے لگیں۔

”میں اپنی کار پیچھے لے جاتا ہوں۔ تم یہ موزوں کاٹ لو پھر باتیں ہوں گی۔“..... نائیگر نے جو زف سے کہا اور پھر مڑ کر وہ دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار بیک ہو کر ان کی نظرؤں سے غالب ہو گئی تو جو زف نے اپنی بھرپور جہاز ترا کار آگے بڑھا دی اور پھر موزوں کاٹ کر اس نے کھلی جگہ پر ایک طرف کر

”میں بس“..... ناگیر نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اڑ گیا۔ پھر اس نے سلام کیا اور ایک طرف کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

”چلو جو زف“..... عمران نے جو زف سے حاطب ہو کر کہا۔

”میں بس“..... جو زف نے جواب دیا اور اس نے گاؤں شاہراٹ کر کے آگے بڑھا دی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ نواب اعظم خان کی خوبی نمر بناش گاہ پر پہنچ گئے۔

”تم دونوں سیرے گارڈ ہو اس لئے تم کار کے پاس ہی رہو گے“..... عمران نے کار سے اترتے ہوئے جو زف اور جوانا سے کہا تو ان دونوں نے اٹھات میں سر ہلا دیئے۔ نواب صاحب کے سیکرٹری نے عمران کو ایک وسیع عربی پشاڑ انہیں روم میں پہنچا دیا۔

”نواب صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع پہنچا دی گئی ہے۔ وہ انہی تحریف لے آئیں گے“..... سیکرٹری نے مواد باندھے میں کہا۔ ”کس قریب رکھ کر پہنچائی ہے“..... عمران نے صوفی پر پہنچتے ہوئے کہا تو سیکرٹری بے اختیار پڑک پڑا۔ اس کے پھرے پر حیرت کے ٹھاٹرات اجھر آئے تھے۔

”میں کیا فرمایا آپ نے“..... سیکرٹری نے حیرت پھرے لے گئی۔

”آپ نے کہا ہے کہ آپ نے میرے آئے کی اطلاع نواب صاحب کو پہنچا دی ہے اس لئے میں پوچھ رہا تھا کہ چاندی کی

”وہ کیسے کیوں“..... عمران نے حیرت پھرے لے گئی میں کہا تو ناگیر نے اسے راستے میں ملے وہی اس توکی ماریا کو لخت دیئے اور اسے سیراب کالونی کی سکھی کے چھانک پر ڈر اپ کرنے تک اور درمیان میں ہونے والی بات جیت کے بارے میں بتا دیا۔

”تو تمہارا خیال ہے کہ یہ جو لین اور اس کا گروپ ہے جو اس انداز میں بہادرستان میں داخل ہونا چاہتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”ماریا نے یہی بتایا تھا کہ جو لین کا تعلق کرانس سے ہے اور وہ معدنیات کی ریسرچ کرنے بیساں آئی ہے اور جابر نے بھی یہی بتایا ہے“..... ناگیر نے جواب دیئے ہوئے کہا۔

”تم نے جابر کو وہ سرگن کب دکھائی تھی۔ آج یا کل“..... عمران نے پوچھا۔

”کل دکھائی تھی۔ پھر میں واپس آئے لگا تھا لیکن جابر نے زبردستی روک لیا۔ مجھے بھی وارا حکومت میں چونکہ کوئی فوری کام تھا اس لئے میں بھی رک گیا۔ اب واپس جابر رہا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو گئی“..... ناگیر نے جواب دیئے ہوئے کہا۔

”بہرحال اگر ان کا کوئی مشن ہو گا بھی سہی تو وہ بہادرستان میں ہو گا۔ پاکیشیا میں نہیں۔ ورنہ وہ اس انداز میں بہادرستان میں داخل نہ ہوتے۔ تھک ہے۔ تم واپسی وارا حکومت چاؤ۔ البتہ اس ماریا سے مل لینا اور چیک کر لینا کہ اصل بہت کیا ہے۔ پھر دیکھ لیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”پڑھی لکھی ہوئی صرف تم محل سے ہی نظر آتی ہو۔۔۔ عمران  
نے بڑے مضموم سے لجے میں کہا تھا اس سے پہلے کہ روکی کچھ  
کہتی، پر وہ ہٹا اور نواب اعظم خان اندر داخل ہوئے۔ وہ لبے کہ  
اور بھاری جسم کے آدمی تھی۔ چھوڑا اور خاصا رعب دار تھا۔  
آنکھوں پر قیمتی فریم کی نظر کی عینک تھی اور انہوں نے بلکہ براؤن  
رگ کا سوٹ پہننا ہوا تھا۔ ان کے باہم میں ایک چھڑی تھی۔

”بیلو۔۔۔ نواب صاحب نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔  
”ولیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔۔۔ عمران نے الحکم کر یا قائد  
بینے پر باہم پاندھ کر اور سر کو جھکا کر کوشاں بجا لانے کے انداز میں  
کہا۔

”ڈیمی۔ اس قدر پسمند۔ کیا یہ واقعی اکل سر عید الرحمن کا پیٹا  
ہے۔۔۔ لاکی نے طریقہ لجھے میں کہا۔

”یہ پسمندہ نہیں ہے روکی تھی۔ یہ شراری ذہن کا مالک ہے۔  
میں اس سے پہلے بھی مل چکا ہوں اور سر عید الرحمن اس کی انگی  
وکتوں کی وجہ سے بے حد تھک ہیں لیکن سرسلطان سے میری بات  
ہوئی تھی۔ انہوں نے اس کی بے حد تعریفیں کی ہیں۔۔۔ نواب اعظم  
خان نے روکی سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کہہ گیا کہ یہ واقعی روکی  
ہے جس سے اس کی اماں بی اس کی شادی کرنے جا رہی ہیں لیکن  
روکی کو دیکھ کر اور اس سے مل کر عمران کو لیکن ہو گیا کہ روکی ابھی  
لک اماں بی سے نہیں تھیں لیکن ورنہ اماں بی اس کا نام بھی نہیں پڑے۔

ملکشتری میں رکھ کر پہنچائی ہے یا سونے کی ملکشتری میں، کیونکہ تو ابوں  
کو کوئی چیز ہاتھوں میں تو نہیں پہنچائی جاتی۔۔۔ عمران نے اپنی  
بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سیکڑوی بے اختیار مسکرا دیا  
لیکن کوئی جواب دینے کی تجھے واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا  
گیا۔ چند لمحوں بعد ان ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے  
جیز کی پیٹ اور بلکہ رنگ کی چست شرت چھپی ہوئی تھی۔ بال  
مردان انداز میں ہٹائے گئے تھے اور آنکھوں میں تیز چکٹ تھی۔

”ہائے۔۔۔ میرا باتم روکی ہے۔۔۔ لاکی نے اندر داخل ہوتے ہوئے  
بڑے بے تکلفانہ لجھے میں کہا۔

”ہائے۔۔۔ میرا نام علی عمران ایم الیس سی۔ ذی الیس سی (اکسن)  
ہے۔۔۔ عمران نے الحکم کر اس کا استقبال کرتے ہوئے بے تکلفانہ  
لجھے میں کہا تو لاکی سے افتخار پڑی۔

”ہائے۔۔۔ میں تو سمجھی تھی کہ کسی بیوی میں محل کے نوجوان سے  
واسطہ پڑے گا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ تم نے آسکنورڈ یونیورسٹی  
سے ڈگریاں لی ہوئی ہیں اور اب تم نے اپنا تعارف بھی کرایا ہے  
لیکن محل سے تو تم اتنے پڑھے لکھے نظر نہیں آتے۔۔۔ لاکی نے  
صافی کے لئے باہم پڑھاتے ہوئے کہا تھا عمران نے اس کا باہم  
نظر انداز کر دیا اور واپس صوفے پر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا  
تو لاکی کے پیڑے پر یکخت غصے کے تاثرات امگر آئے اور اس  
نے ایک چمکتی سے اپنا باہم واپس بیٹھ گیا۔

کام کرتے ہوئے..... نواب صاحب نے عمران سے خاطب ہو کر کہ  
اور ساتھ ہی بوتل اٹھا کر مروں سے من کا لیا۔  
”جی ہاں۔ آپ نے درست سنائے ہے..... عمران نے مشروب  
پس کرتے ہوئے کہا۔

”کیا کام کرتے ہو۔ سیکرت سروں کے لوگ تو بے حد تربیت  
پذیر اور لازماً ہوتے ہیں..... نواب اعظم خان نے کہا۔

”میں انہیں ہشانے کا کام کرتا ہوں۔”..... عمران نے سمجھ دیجے  
میں کہا تو نواب اعظم خان کے ساتھ ساتھ روکی بھی بے اقتدار  
چونک پڑی۔

”ہشانے کا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔”..... نواب اعظم  
خان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جہا۔ جس طرح تمیز کے ڈراموں میں جو کر ہوتا ہے کہ  
جب بھی کوئی سمجھیہ اور روئے والا سینئ ختم ہوتا ہے تو لوگوں کو ہارہل  
کرنے کے لئے ایک جو کریکچ ہو آ جاتے ہے۔ اسی طرح جب سیکرت  
سروں کے اکانہ سمجھیہ ہو جاتے ہیں تو پھر میں انہیں ہشانہ کر ہارہل  
کر دیتا ہوں۔”..... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تو تم سیکرت سروں میں جو کر ہو۔ تو مجھے۔”..... نواب صاحب  
نے بڑے خڑیر لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دو ایک ٹھکنے سے  
اٹھے اور دروازے کی طرف بڑستے پڑتے گئے جبکہ روکی وہیں بیٹھی  
رہی تھی۔ اس کے پہرے پہ بکلی سی مکراہٹ موجود تھی۔

آنا ہرماں بھیتیں۔ دو ایسے ہی خیالات کی ماںک تھیں۔ ان کی نظر میں  
کسی لڑکی کا سر سے دوپنہ بہت جانا اسے دوڑنی ہادیتا ہے تو شرت  
اور شرت پہنچے ہوئے لڑکی تو ظاہر ہے ان کے زندگی میں اسی کا  
لڑکی ہی نہیں ہو سکتی اور اب یہ بات بھی سامنے آ گئی تھی کہ کامل  
میں اس رشتے کے پیچے سرسلطان کا باتھ ہے۔ وہ اگر عمران کی  
تعزیتیں نہ کرتے تو شاید نواب اعظم خان، عمران کو سرے سے اپنے  
گھر بلاتے ہیں نہیں۔

”ذیہی کی اور بات ہے جیکہ اگر تم اماں بی سے مل بیٹھیں تو  
تھیں معلوم ہو جاتا کہ ایڈی و اس ہوتا کے کہتے ہیں۔”..... عمران نے  
مکراتے ہوئے جواب دیا۔  
”اماں بی۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہاری مدد۔ کیا وہ ایڈی و اس  
ہیں۔”..... روکی نے جہاں ہو کر کہا۔

”ہاں۔ بے حد ایڈی و اس۔ اسی لئے وہ مالا کھلوانے کی بجائے  
اماں بی کھلواتی ہیں۔”..... عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ  
روکی یا نواب اعظم خان کوئی بات کرتے ایک آدمی اندر واپس ہوا۔  
اس کے ہاتھ میں رہے تھی جس میں مشروب کی شن بوتلیں لی کر رکھنے  
چکیں۔ لیکن روکی موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل عمران، ایک روکی  
اور ایک بوتل نواب صاحب کے سامنے رکھی اور پھر الائے قدموں  
کر کے سے باہر چلا گیا۔

”تمہارے پارے میں بتایا گیا ہے کہ تم سیکرت سروں کے لے

”کیا ہوا انہیں۔ کیا داش روم جانا پڑ گیا ہے۔..... عمران نے ہے مقصود سے لجھ میں کہا تو روکی بے اختیار کلکھلا کر پس پڑی۔

”تم بالکل ویسے ہی ہو چکے تھے شیانے بتایا تھا۔..... روکی نے پہنچتے ہوئے کہا تو اس پار عمران چونکہ پڑا۔  
”شیانے۔ کون شیانے۔..... عمران نے پوچھا۔

”تمہاری بیوی۔ اور کوئی۔..... روکی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل ساسیں لیا۔ اب اسے یقین آ گیا تھا کہ اس رشتہ کے پیچے اس کی بیوی خوبی کا بھی ہاتھ ہے۔ اس نے بیوی بیوی کی اس انداز میں تعریف کی ہوں گی کہ اماں بیوی نے حادی بھرپری ہو گئی اور چونکہ نواب اعظم خان بھی نواب اہن تواب تھے اس نے اذنا وہ جب روکی کو لے کر عمران کے ذمیتی کے گھر گئے ہوں گے تو روکی نے بیوس کا بھی خیال رکھا ہو گا اور بات پیش اور انداز کا بھی۔

”اچھا۔ کیا بتایا تھا شیانے۔..... عمران نے اس پار مکراتے ہوئے کہا۔

”اس نے کہا تھا کہ تم ہے مصوص انداز میں اس طرح شرافت کرتے ہو کہ دوسرا بجائے اسے شرافت بھٹکتے کے حقیقت لیتا ہے۔..... روکی نے کہا۔

”شیانے کے کام کیمپے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے اس لئے اب

اس نے اسکی باتیں کرنا شروع کر دیا ہیں۔..... عمران نے مصنوعی طور پر غصیلے لمحے میں کہا تو روکی ایک بار پھر پس پڑی اور پھر اس سے پہنچ کر وہ کچھ کہتی ایک ملازم اندر داخل ہوا اور سیدھا اس صوفی کی طرف بروختا چلا گیا جہاں روکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا۔

”اوہ اچھا۔..... روکی نے جھک کر کہا اور ایک چھٹے سے انھی کھڑی ہوئی۔

”عمران۔ کیا تم نے بیش محل دیکھا ہوا ہے۔..... روکی نے چند لمحے پہنچانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر بڑے بے تکلفانہ لمحے میں کہا۔

”اہ۔ ایک بار گیا تو تھا۔ کیوں۔ کیا ہوا۔ کیا بیش محل سے کال آ جنی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”کال۔ وہ قدیم عمرات ہے۔ وہاں سے کیا کال آئی ہے۔ یہ عمرات ہمارے خادمان کی ملکیت ہے۔ وہاں پولیس بھائی پچک ہے اور ذیہی نے مجھے علم بھجوایا ہے کہ میں وہاں جا کر معلوم کروں کہ پولیس وہاں کیا کر رہی ہے۔ تم مہمان ہو اس لئے جسمیں یہاں اکیلے چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتی اور ذیہی آرام کرنے اپنے کمرے میں چھٹے گئے ہیں۔..... روکی نے رُک رُک کر کہا تو عمران اس کی مشکل بکھر گیا۔

”نمیک ہے۔ میں چلتا ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے کہ میں اپنی

لے شاید موضوع بدلتے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ روکی کو عمران اور جوزف، جوانا کے درمیان تعلق کا علم نہیں اور وہ ویسے بھی قواب زادی ہے اس لئے وہ ان دونوں کے پارے میں کوئی بھی غلط ریمارکس پاس کر سکتی تھی اور اپنے ریمارکس سے بچتے کے لئے اس نے موضوع بدلتے کی کوشش کی تھی۔  
”میرا اصل نام راحیل ہے۔ پیار سے مجھے روکی کہا جاتا ہے۔“  
روکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چلو اچھا ہے زیادہ پیار نہیں آیا ورنہ ایک کوشش اور لگت جاتی تو مسئلہ بن جاتا۔ کوئی تمہارے قریب بھی آتے کے لئے تیار نہ ہوتا۔“..... عمران نے جواب دیا تو روکی بے احتیاط چڑک پڑی۔  
”کیا مطلب۔ کوشش سے کیا مطلب۔ کوشش قتل تو میں نے سنا ہوا ہے۔“..... روکی نے حرمت بھرے لجھ میں کہا۔  
”کوشش۔ خط یعنی لائن کو بھی کہتے ہیں۔ حرف ک کے اوپر ایک اور لائن لگا دی جائے تو حرف ک بن جاتا ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اگر ک کی بجا گ بن جاتا تو میرا نام روکی بن جاتا۔ بھی مطلب ہے تمہارا۔“..... روکی نے باقاعدہ بحث کرتے ہوئے کہا۔

”پا۔ اور روکی اسے کہتے ہیں ہے خوفناک حرم کا روگ یعنی پیاری لگ جائے اور سب سے خوفناک روگ عشق کا ہوتا ہے۔“

کار میں جاؤں گا۔ اپنے گارڈ کے ساتھ تاکہ اگر پلیس مجھ پہنچنے لگے تو کم از کم کوئی بچانے والا تو ہو۔“..... عمران نے کہا تو روکی بے احتیاط فس پڑی۔

”ٹھیک ہے۔ میں بھی تمہاری کار میں بیٹھوں گی۔ آؤ۔“..... روکی نے کہا اور عمران بے احتیاط سر پر ہاتھ پھیر کر روکی گیا۔ اس کے خیال میں بھی تھا کہ روکی اپنا سیلہ کرے گی لیکن اب بھروسی تھی۔“..... انکار بھی نہ کر سکتا تھا۔

”اوہ۔ بڑی شاندار کار ہے۔“..... روکی نے باہر موجود عمران کی کار کی مقبی سیست پر بیکھتے ہوئے کہا جلد اس کی ایسی کار ڈرائیور میں کر گئے موجود تھا۔ عمران نے جوزف کو کہہ دیا کہ وہ روکی کی کار کے بیچے کار چلاتا رہے اور پھر خود بھی سیست پر بیکھی گیا۔

”تمہارے گارڈز بڑے شاندار ہیں۔ یہ غیر ملکی گارڈز تمہیں کسے مل گئے۔“..... روکی نے حرمت بھری نظروں سے جوزف اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ غیر ملکی نہیں ہیں۔ پاکیشا کے شہری ہیں۔ البتہ ایک کا قتل انفراد سے رہا ہے اور دوسرا کا قتل انکر کیا ہے سے رہا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”شاندار۔ میں بھی ڈیڑی سے کہو گی کہ ایسے ہی گارڈز رکھے جائیں۔“..... روکی نے کہا۔

”ویسے تمہارا اصل نام کیا ہے۔ کیا بھی اصل نام ہے۔“..... عمران

57  
اختیار ایک طویل سانس ایسے لیا جیسے اس کے سر سے نہیں بوجھ اتر گیا۔

”لیکن ماں میں تو اس پر یقین ہی نہیں کریں گی کیونکہ وہ سوچ بھی نہیں سمجھتیں کہ کوئی لڑکی ماں باپ کی اجازت کے بغیر اپنے آپ شادی بھی کر سکتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”دنیا بہت آگے ہیچ پچھی ہے مسٹر اور بیہاں کے لوگ مجانتے کیوں اس قدر پسندانہ ہیں۔ ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ روکی نے مند بیانات ہوئے کہا۔

”اس کا ایک حل ہے کہ تم اپنے ڈیڈی کو بتا دو اور تمہارے ڈیڈی سے ڈیڈی کو بتا دیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مشکل۔۔۔ ابھی ایک غصت نکل میں انھیں بتا سکتی کیونکہ میرا کزن لہکہ نہ میرا شوہر ایک غصت بعد بیہاں بھائی رہا ہے۔ میں پھر بتاؤں گی۔۔۔ روکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ڈیڈی بھی میری ماں میں کی طرح پسندانہ ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ واقعی اسکی بات ہے لیکن بہرحال وہ اب کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔ روکی نے کہا۔

”تو پھر دوسروی صورت یہ ہے کہ تم شریا کو فون کر کے اصل بات بتا دو۔۔۔ وہ خود اسی ماں میں بات کر لے گی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میں واپس جا کر اسے فون کر کے

56  
عمران نے بڑے مضموم سے لجھے میں کہا تو روکی بے اختیار کھکھلا کر پھی پڑی۔۔۔

”تم فکر مت کرو۔۔۔ مجھے ایسا کوئی روگ نہیں لگ سکتا اور ہاں سنو۔۔۔ پہلے اپنے گارڈز سے کہہ دو کہ وہ اپنے کان بند کر لیں۔۔۔ میرے ڈیڈی کوئی عاصی بات کرنے سے پہلے اپنے ملازموں کو سینی حکم دیتے ہیں۔۔۔ روکی نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔۔۔ یہ بہرے ہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ ویری گذ۔۔۔ گذ آئیڈی۔۔۔ میں ڈیڈی سے کہوں گی کہ وہ بہرے ملازم رکھ لیں۔۔۔ ویری گذ۔۔۔ تم تو بے حد قابل آؤں ہو۔۔۔ شریا کی بھتی ہے لیکن سنو۔۔۔ اپنی مدد سے کہہ دیتا کہ میں ان کی بھوپیں بن لسکی۔۔۔ روکی نے انجامی بے تکلفاً لجھے میں کہا تو عمران کے پہنچے پر پہلے سے مکدر کے تاثرات اکابر آئے۔

”کہاں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”میں نے شریا کو بھی کہہ دیا تھا لیکن میں نے اسے اصل بات نہیں بتائی تھی کیونکہ میں ابھی ڈیڈی کو بے بات نہیں بتانا چاہتی لیکن اب میں ڈیڈی کو بتا دوں گی اس نے تمہیں بھی بتا رہی ہوں۔۔۔ تم بے شک شریا اور اپنی مدد کو بتا دیتا کہ میں نے ڈیڈی کے بھتیجے اور اپنے کزن سے جو گریٹ لینڈ میں رہتا ہے، شادی کر لی جائے۔۔۔ شادی گریٹ لینڈ میں ہوئی تھی۔۔۔ روکی نے کہا تو عمران نے بے

ہے۔ اب پوچکہ یہ غیر ملکیوں کا مسئلہ ہے اس نے میں نے اعلیٰ حکام کا اطلاع دیتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ آپ کے مختصر کو بڑا کر ساری صورت حال سے آگاہ کروں تاکہ کل کو اعلیٰ ہنر کی کمی بھی بیجاں آئے تو ہو سکتا ہے کہ وہ نواب صاحب یا ان کے مختصر سے بھی پات کرے۔۔۔ اپنے نامہ میں اپنے لجھے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس مرگ کے ذریعے غیر ملکی پہاڑستان پڑے گئے ہیں۔۔۔ روکی نے کہا۔

"جی ہاں۔۔۔ اپنے نامہ جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ڈیلی سے کہہ کر اس مرگ کو مستقل طور پر بند کر ادول گی۔ تم نے جو اطلاع دیتی ہے دے دو۔۔۔ روکی نے کہا اور واپس کارکی طرف ہرگز نہیں۔

"آؤ عمران۔۔۔ روکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اب واپس جاؤں گا۔ تم اپنی کار میں چل جاؤ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں چاہتی تھی کہ تمہارے سامنے رہیا سے پات کروں۔۔۔ روکی نے کہا۔

"محظی تھے پر اعتماد ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ گلہ بائی۔۔۔ روکی نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اس کی کار کے دروازہ پر نے عقینی نشست کا دروازہ کھول اور اسی کے پیشے پر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر خود دروازے نگہ سیٹ

تمہارے سامنے بتا دوں گی۔۔۔ روکی نے کہا تو عمران نے اصمیان بھرے انداز میں سر بلاد دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس قدیم عمارت شیش محل بھی گئے۔ وہاں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ ایک اپنے بھی موجود تھا جس نے روکی کے کار سے پیچے اترتے ہی آگے گے ڈھک کر بڑے موکب اندماز میں اسے سلام کیا۔

"کیا ہوا ہے اپنے۔۔۔ یہی تم نے کال کیا ہے۔ یہ عمارت تو ویسے ہی موجود ہے۔۔۔ میں کبھی تھی کہ کوئی قیامت نوٹ ڈپی ہے۔۔۔ روکی نے تیز اور ضمید لجھے میں کہا۔

"میں صاحبہ۔ میں نے تو نواب صاحب کے مختصر کو کال کیا تھا۔ تباہ نے پیغام لے جائے والے نے کیا غلط پیغام دے دیا ہے۔۔۔ میری جرأت ہے کہ میں آپ کو یا نواب صاحب کو کال کر سکوں۔۔۔ اپنے نامہ پرے فدویاتہ لجھے میں کہا۔

"اچھا ہاڑ کیا مسئلہ ہے۔۔۔ روکی نے اکتائے ہوئے لجھے میں کہا۔

"اطلاع ملی ہے کہ پانچ افراد جن میں دو عورتیں اور تین مرد تھے، شیش محل میں داخل ہوئے ہیں۔ پانچوں غیر ملکی ہیں اور پھر غائب ہو گئے ہیں جس پر ہم نے یہاں آ کر چیکنگ کی تو پہلے چلا کر شیش محل کی قدیم مرگ کا دہانہ کھلا ہوا ہے۔ ہم نے مرگ کی اندر وہی تلاشی بھی لی ہے لیکن وہ لوگ نہیں ہیں۔ البتہ دوسرا طرف سے مرگ کا دہانہ بھی کھلا ہوا ہے اور دوسرا دہانہ پہاڑستان میں

آباؤ اجداد بھی بیہاں کے رہنے والے ہیں۔ بیہاں تک بڈان کا  
تعلق ہے تو خاد دار تاریں اور چیک پسش تو اب نہیں۔ تم تو  
پھر سے اسی بڈان آتے جاتے رہتے ہیں۔۔۔ اپنے نے جواب  
دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر واپس آ کر کار میں چین  
گیا۔ اس نے جو زف کو واپس دار الحکومت چانے کا کہہ دیا۔ وہ سمجھو  
گیا تھا کہ نائیگر کی قاتل ہوئی ترکیب پر عمل کر کے وہ دیرینہ  
اسکالر پہادرستان پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

پر بیٹھ گیا اور کار واپس چلی گئی تو عمران اس اپنے کی طرف بڑھا۔  
”اپنے۔ آپ کو کس نے اطلاع دی ہے؟۔۔۔ عمران نے اپنے  
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔  
”جاتا۔ اس وقت بیہاں دو تین مقامی افراد بھی موجود تھے۔

ان میں سے ایک نے تھانے فون کیا جس پر میں خود بیہاں آ گیا۔  
اپنے نے جواب دیا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ انگلر ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جاتا۔ غیر لکھیوں نے خود بیہاں آ کر تو بھی اسکلنگ نہیں  
کی۔ اسکلنگ تو بیہاں کے مقامی لوگ کرتے ہیں۔۔۔ اپنے نے  
جواب دیا۔ وہ پچنکہ عمران کو روز کے ساتھ دیکھ کر تھا اس نے وہ  
اس سے بھی اسی طرح مودودیت امداد میں بات کر رہا تھا۔

”پہادرستان کے جس علاقے میں اس سرگ کا دوسرا دہانہ ہے  
اس علاقے کو کیا کہتے ہیں؟۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”جاتا۔ اس علاقے کا نام بڈان ہے۔ دہان آیک چھوٹا سا  
پہاڑی قصبہ ہے اور کسی بزرگ کی قدیم دور کی خانقاہ بھی ہے۔ اس  
بزرگ کا نام بڈان تھا اس نے اس سارے علاقے کا نام بڈان کیا۔۔۔ اپنے نے جواب دیا۔

”کیا آپ بیہاں کے رہائشی ہیں جو آپ کو اس قدر تفصیل سے  
علم ہے؟۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جی ہاں جاتا۔ میں سئیں ییدا ہوا اور پلا یہڑھا ہوں۔۔۔ میر۔

”تم نے احمد آباد میں اپنے دوست کو شیش محل کی سرگیک کھول کر بہادرستان جانے کی جو تجویز دی تھی اس پر باقاعدہ عمل درآمد کر دیا گیا ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو نائیگر بے اختیار چونکہ چڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہوا ہاں۔۔۔ کیا آپ شیش محل گئے تھے۔۔۔ نائیگر نے چونکہ کروچا تو عمران نے اسے تشکیل بنا دی۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیا آپ اس کے پیچے کوئی ہذا جرم دیکھ رہے ہیں۔۔۔“ نائیگر نے کہا۔

”ارے نیں۔۔۔ بہادرستان کے اس سرحدی علاقے میں کیا چڑا ہو گا اور پھر اگر ہو گا بھی کسی تو ظاہر ہے بہادرستان کی حکومت کی اجازت کے بغیر وہ اسے نکال بھی نہیں سکے۔۔۔“ عمران نے کہا۔۔۔ آپ کا مطلب کسی معدنیات سے ہے۔۔۔ نائیگر نے چونکہ کر کہا۔

”ہاں۔۔۔ سیرا خیال ہے کہ وہاں معدنیات کے علاوہ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہو سکتی جس پر کراس کی غیر ممکنی نہ اس انداز میں کام کرے۔۔۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں۔۔۔ آپ کہن لے تو میں ماریا سے مل کر مزید معلومات حاصل کروں۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”ماریا سے ملے کے لئے پھر دل چاہ رہا ہو گا تمہارا۔۔۔ لیکن خیال رکھنا۔۔۔ اس کی اطلاع روزی راسکل ہمک نہ پہنچ جائے ورنہ تم کسی مردہ خانے میں چڑے نظر آ سکتے ہو۔۔۔“ عمران نے کہا تو نائیگر کے پڑا۔۔۔

نائیگر اپنے ہوٹل کے کمرے میں ہیجا باہر جانے کی تیاری میں مصروف تھا کہ فون کی تھنکی ایسی اور نائیگر نے ہاتھ پر جا کر رسیور اٹھایا۔۔۔

”لیں۔۔۔ نائیگر بول رہا ہوں۔۔۔“ نائیگر نے رسیور کاں سے لگاتے ہوئے کہا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔۔۔ ڈی ایس سی (آ کسن) بول رہا ہوں۔۔۔“ دوسری طرف سے عمران کی تھنکوں ٹھافتہ سی آواز سنائی دی۔۔۔

”لیں پاں۔۔۔ حکم۔۔۔“ نائیگر نے کہا۔۔۔

”تم نے اب آئھکروں کے لئے نئے نئے راستے کھلوانے شروع کر دیے ہیں۔۔۔“ عمران نے کہا تو نائیگر بے اختیار چونکہ ”میں سمجھا نہیں ہاں۔۔۔“ نائیگر نے الحکیم ہوئے لجھ میں کہا۔

چہرے پر غصے کے تاثرات امیر آئے۔

"باس۔ روزی راحل کی ایسی جو آتیں ہو سکتی۔ یہ تو آپ کی

وجہ سے میں اسے نظر انداز کر دیتا ہوں۔" ... نائیگر نے قدرے  
ٹھیک لے چکے میں کہا۔

"اور ماریا کو کس کے کہنے پر ملے کی بات کر رہے ہو۔" عمران  
نے جواب دیا۔

"باس۔ مجھے ماریا سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ میں نے تو انسانی  
ہمدردی کے تحت اسے لفڑ دی تھی اور مجھ سے کاشتے کے لئے اس  
سے باتیں ہوتی رہیں۔" ... نائیگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"انسانی ہمدردی اپنچا جذبہ ہوتا ہے اس لئے اگر تم ماریا سے مل  
کر اس سے معلوم کرو کہ اس کی فریضہ جو لیں اور اس کے ساتھی  
اصل میں کیا کر رہے ہیں تو شایدی کوئی اہم بات سامنے آ جائے۔"  
عمران نے کہا۔

"یہیں پاس۔ میں آپ کو درپورت دوں گا۔" ... نائیگر نے کہا اور  
دوسری طرف سے رسیدور رکھے جانے کی آواز سن کر نائیگر نے بھی  
رسیدور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رین پر ہوٹل کی طرف بڑھی  
چلی جا رہی تھی۔ پھر ہوٹل کی ساتھ مزلہ عمارت کے کماؤٹ گیٹ  
میں واٹھ کر اس کی کار پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ رین پر  
ہوٹل غیر علیکی سماں کا پسندیدہ ہوٹل تھا کیونکہ یہاں کوئی بات فاتح  
شار ہوٹل جیسی تھیں لیکن کرایہ فور شمار ہوٹل جیسا تھا اس لئے یہاں

غیر علیکی سماں کا بہر وقت رش رہتا تھا۔ نائیگر نے کار پارکنگ میں  
روکی۔ نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پھر پارکنگ بجائے سے  
کارڈ لے کر جیب میں ڈالا اور ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتا  
چلا گیا۔ ماریا نے اسے اپنا کرو نمبر ایک سو اخبارہ تیار کیا اور اس نمبر  
کا مطابق تھا کہ چلی منزل۔ کرو نمبر اخبارہ۔ کیونکہ یہاں سو کا  
ہدسر منزل کی نشانی ہی کرتا تھا لیکن کرے کی طرف چانے کی  
بجائے دو استقبالیہ کی طرف مزدھیا۔

"یہیں سر۔" ..... استقبالیہ پر موجود نوجوان نے مودہاں لے چکے میں  
کہا۔

"کرو نمبر ایک سو اخبارہ میں مس ماریا رہائش پورے ہیں۔ کیا دو  
کر سمع میں موجود ہیں۔" ..... نائیگر نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں سر۔ آپ کا نام۔" ..... نوجوان نے اسی  
طرح مودہاں لے چکے میں پوچھا۔

"رضوان۔" ..... نائیگر نے جواب دیا تو نوجوان نے رسیدور اخبارا  
اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیجئے۔

"کرو نمبر ایک سو اخبارہ کی مس ماریا سے بات کرائیں۔"  
نوجوان نے کہا۔

"میں استقبالیہ سے بول رہا ہوں مس ماریا۔ آپ کے مہمان  
یہاں استقبالیہ میں موجود ہیں۔ مسٹر رضوان۔" ..... نوجوان نے نائیگر  
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور نائیگر بھیگ گیا کہ ماریا نہ صرف احمد

"یہاں تمہارے علاوہ تمام مقامی سروتو مصافی بڑے شوق سے کرتے ہیں۔" ماریا نے واپسی مڑتے ہوئے کہا۔

"بس اپنے اپنے خیالات ہیں۔ ہم گورتوں کی عزت و احترام کرنے والے لوگ ہیں اور ہمارے نقطہ نظر سے گورتوں کی عزت و احترام اس کا سب سے بڑا سرمایہ ہوتا ہے۔" نائیگر نے کہا اور اطمینان سے دہلی موجود صوفی پر خوبی بیٹھ گیا۔  
"بہر حال میں اس بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم چاہ کیا بینا پسند کرو گے۔" ماریا نے کہا اور پتاں پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گئی۔

"اپیل جوں۔" نائیگر نے کہا تو ماریا اس طرح چوک کر اور حرمت بھری نظرؤں سے نائیگر کو دیکھنے لگی جیسے نائیگر انسان کی بجائے کوئی اوکھوں ہو۔

"چوک کوئی پیسے کی جیز ہے۔ بلکہ ڈاگ ہے۔" ماریا نے انجمنی پیش کیا۔ شراب کا ہام لیتے ہوئے کہا۔  
"میں شراب نہیں پیتا۔" نائیگر نے کہا تو ماریا نے بے اختیار ہونت بھیختا لے۔

"کیا تم اوقی اس دنیا کے انسان ہو۔ گورتوں سے مصافی تم نہیں کرتے۔ شراب تم نہیں پیتے۔ یہ سب کیا ہے۔" ماریا نے انجمنی حرمت بھرے لیجھ میں کہا۔

"اسے چھوڑو۔ میں یہاں تمہیں اخلاقیات پر پھر دینے نہیں آیا۔"

آباد سے واپس آ چکی ہے بلکہ وہ کمرے میں بھی موجود ہے۔

"اوکے۔" استقبالیہ پر کھڑے نوجوان نے دوسرا طرف سے بات کن کر کیا اور رسیور رکھ دیا۔

"لیں سر۔ وہ شحر کمرے میں موجود ہیں بلکہ آپ کی خاطر ہیں۔" نوجوان نے نائیگر سے حاضر ہو کر کہا۔

"حیثیں یہ۔" نائیگر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چھوڑی دی بعد اس نے کمرہ فرب ایک سواخوار کی کالی محل کا بن پریس کر دیا۔

"کون ہے۔" ذور فون سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

"رضوان۔" نائیگر نے خاطر انہاں دیتے ہوئے کہا۔

"اودا چھا۔" اندر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ تھی کنکاک کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ماریا موجود تھی۔

"آؤ۔ آؤ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم سے دوبارہ طاقت ہو رہی ہے۔" ماریا نے مصافی کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"سوری ماریا۔ ہم گورتوں سے مصافی نہیں کیا کرتے۔ یہ بات گورتوں کے احترام کے خلاف ہے۔" نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ تھی وہ اندر واٹل ہو گیا۔ ماریا نے جھٹکے سے ہاتھ بچھپے کر لیا۔ اس کے پھر سے پرانا گواری کے تاثرات اہم آئے تھے میں پھر جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

”خوا..... ماریا نے کہا اور خود بھی گلاں اٹھا کر اس نے جوں سپ کیا تو اس کے چہرے پر خوشنوار تاثرات ابھر آئے۔  
”بہت ذائقہ دار ہے۔ گلًا..... ماریا نے کہا تو نائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

”تمہاری فرشتہ جو لین کس بی شورتی میں پڑھاتی ہے۔ اس کا وہاں مضمون کیا ہے..... نائیگر نے پوچھا۔

”میں نے پوچھا تھیں اور اس نے خود بتایا تھیں۔ لیکن تمہیں جو لین سے پہلی بیدا ہو گئی ہے کہ جب سے تم آئے ہو جو لین کے بارے میں حقیقت پات کر رہے ہو۔ تم نے ہیرے بارے میں تو پہچھ کہا اسی تھیں..... ماریا نے کہا۔

”تمہارے بارے میں کیا کہنا چاہئے..... نائیگر نے سکرتے ہوئے کہا۔

”تھی کہ میں کیسی لگتی ہوں۔ ہیرا لایس کیسا ہے۔ دشیرہ دشیرہ۔“  
ماریا نے کہا تو نائیگر بے اختیار قہی پڑا۔

”یہ دشیرہ دشیرہ اچھا ہے۔ اس میں بالی سب کچھ آ جاتا ہے۔“  
نائیگر نے سکرتے ہوئے کہا تو ماریا بھی بہس پڑی۔

”اچھا یہ تذاکہ کہ یہاں مرد گھروتوں کی تعریف کرتے ہیں یا نہیں۔“  
ماریا نے کہا۔

”کیوں نہیں کرتے۔ کھل کر کرتے ہیں۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

اور دیسے بھی تمہارے ملک کی اپنی معاشرت ہے ان لئے تمہاری جیعت بجا ہے لیکن یہاں پاکیشیا میں مختلف معاشرت ہے۔ تم چاؤ کب واپس آئی ہو۔“ نائیگر نے کہا تو ماریا نے ایک طویل سامنے لیے ہوئے رسیدور اٹھا کر یہ بحدو نیکرے دو تبر پر پیش کر دیے۔

”دو اپنی جوں بھجو دیں۔“..... ماریا نے اپنے کمرے کا نمبر بتاتے ہوئے کہا اور پھر رسیدور رکھ کر وہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

”میں کن واپس آ جیں گی اور اب میں کافرستان جانے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ اگر تم سپنی دو تو میں کافرستان جیسی جانی۔“  
ماریا نے کہا۔

”وہاں جو لین سے ملاقات ہوں گی تمہاری۔“ نائیگر نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ مجھ سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت بہادرستان چانا تھا۔ اس نے مجھے بھی دعوت دی لیکن میں نے محفوظت کر لی کیونکہ بہادرستان میں حالات بے حد خراب ہیں۔“..... ماریا نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دروازہ مکلا اور ایک باوروی قوچ جوان ہاتھ میں ٹڑے اٹھائے اندر واصل ہوا۔ ٹڑے میں اپنی جوں کے دو ہڑے گلاں موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاں ان دونوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹڑے لے کر واپس چلا گیا۔

"میں تم نے تو اب تک میری تعریف نہیں کی"..... ماریا نے  
الخلاحتے ہوئے کہا۔

"مارے ہاں ایک قول مشہور ہے کہ پر فیض وہ نہیں ہوتا جس کی  
تعریف پر فیض یافتے والا کرے بلکہ پر فیض وہ ہوتا ہے جو بغیر کسی  
تعریف کے واقعی پر فیض ہو"..... نائگر نے کہا۔

"حقیق یہ تو تم نے واقعی میری بھرتین انداز میں تعریف کی  
ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں اپنی تعریف کی پرواد نہ کروں"..... ماریا  
نے سوت بھرے لجھ میں کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری خریز جو لین کے ساتھ دوسرا گورت  
کون تھی"..... نائگر نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

"دوسرا گورت۔ کیا تم جو لین اور اس کے گروپ سے ملے  
ہو"..... ماریا نے انتہائی حرمت بھرے لجھ میں کہا  
"جیں۔ کیوں"..... نائگر نے کہا۔

"تو پھر جیسیں کیے معلوم ہوا کہ جو لین کے ساتھ دوسرا گورت  
ہی تھی"..... ماریا نے کہا۔

"احمد آباد میں میرے دوست کی کوئی جو لین اور اس کے گروپ  
نے لی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ جو لین کے گروپ میں اس کے  
ساتھ دوسرا گورت اور تین مرد ہیں۔ وہ سب بہادرستان جانا  
چاہئے تھے اور اس سلسلے میں انہوں نے میرے دوست کی خدمات  
حاصل کی تھیں"..... نائگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے دوست کا تعلق ایگریشن سے ہے"..... ماریا نے  
کہا۔

"احمد آباد میں کسی ایگریشن۔ وہاں تو ناکہ بندی ہے۔ خاردار  
تارکانی گھنی ہے۔ ایگریشن تو جائز راستوں سے ہوتی ہے۔ نائگر  
نے کہا۔

"تو پھر جو لین نے تمہارے دوست کی خدمات کس لئے حاصل  
کی تھیں"..... ماریا نے کہا۔

"غیر قانونی طور پر صرحد پار کرنے کے لئے"..... نائگر نے کہا  
تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے پرے پر ناگواری کے  
تاثرات اخراج آئے تھے۔

"غیر قانونی طور پر یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میری  
خریز جو لین اور اس کے سب ساتھی اعلیٰ تھیم یافتہ لوگ ہیں۔  
میرے اندازے کے مطابق وہ سب بڑے بڑے سائنس دان ہیں۔  
جو لین کی ساتھی گورت میڈیم طیس تو ٹکل سے یہ سائنس دان لوگ  
ہے۔ پھر وہ آپس میں جو باتیں کرتے رہے وہ میری کچھ میں نہیں آ  
رہی تھیں۔ میں تو جو لین سے باتیں کرتی رہی اور تم کہہ رہے وہ ک  
وہ غیر قانونی طور پر صرحد پار کریں گے"..... ماریا نے کہا۔

"جیسیں کیے خیال آیا کہ وہ سائنس دان ہیں اور سائنس کے  
بارے میں باتیں کر رہے تھے"..... نائگر نے سکراتے ہوئے کہا۔  
"وہ میڈم طیس اپنے ایک ساتھی براؤن سے بار بار پلٹم کی

ہات کر رہی تھی۔ میں بھی کہ پلٹم کی پاتوکتے کا نام ہے۔ میں نے جولین سے پوچھا کیونکہ پا توکتے کے لئے یہ نام مجھے بے حد پسند آیا تھا تو جولین بے اختیار مکملسا کر بنیں چاہی۔ اس نے مجھے بتایا کہ پلٹم ایک سائنسی دھمات ہے اور یہ دھمات دنیا کی سب سے قسمی دھمات ہے۔ اب تم خود چتاو کہ جو لوگ حقیقی سائنسی دھمات کے بارے میں باتم کرتے ہوں وہ سائنس دان نہ ہوں گے تو اور کیا ہوں گے۔ ماریا نے کہا تو نائیگر نے اپنات میں سر ہلا دیا۔ ”تو اب تم کافرستان جا رہی ہو۔ کب؟“ نائیگر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”اب سے ایک مختصر بعد سیری فلاتست ہے۔ اگر تم کبود تو میں لگت کشسل کرداری ہوں۔“ ماریا نے تدریے روپاں کر مود میں کہا۔

”ارے نہیں۔ تم سیاح ہو۔ سیاحت کرو۔ گھومو پھرو۔ البتہ اپنا سبق پڑھ تمجھے دے د۔ شاید سیرا میں بعد پکر گئے کر اس کا۔ پھر تم سے ملاقات ہو گی۔“ نائیگر نے کہا۔

”کیا تم کر اس آتے جاتے رہجے ہو؟“ ماریا نے جی ان ہو کر کہا۔

”ہاں۔ دوسرے تیرے میں ایک پکر لگتی جاتا ہے۔ کیوں۔ تم اس قدر جی ان کیوں ہو۔“ نائیگر نے کہا۔

”لیکن کس سلسلے میں تمہارا پکر لگتا ہے۔ تم نے تو بتایا ہے کہ تم

انٹی اسٹکنٹ شاف میں شال ہو۔“ ماریا نے کہا۔

”ہاں۔ اسی سلسلے میں آنا جانا رہتا ہے۔ ہمارا تیت ورک اقوام تمہوں کے تحت ہے۔“ نائیگر نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ بھر تو تم بہت بڑے عجید یار ہوئے۔ گذشت۔ تم مجھے طے ضرور آتا۔ میں اپنی فریڈز سے تمہیں ضرور طاووں گی اور انہیں ہتاوں گی کہ اتنے بڑے عجید یار ہونے کے باوجود تم ہمروں سے باعھنگیں ملاتے اور شراب نہیں پیتے۔ وہ تم سے مل کر واقعی حیران ہوں گی۔“ ماریا نے بڑے مضموم سے لمحے میں کہا تو نائیگر نہیں پڑا۔

”لہیک ہے۔ ضرور طاووں گا تمہاری فریڈز سے۔ تم اپنا کارڈ دے دو۔“ نائیگر نے کہا تو ماریا سر بڑا ہوئی ابھی اور اس نے الماری کھول کر اس میں موجود پہک اٹھا کر اسے سیر پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس کی ایک سائیل پر موجود کارڈ کاٹاں کر اس نے نائیگر کی طرف پڑھا دیا۔ نائیگر نے ایک لظہ دیکھا اور پھر اٹھ کر اڑا ہوا۔

”اوے کے۔ کب تک تم واپس کرنا شکنچی جاؤ گی۔“ نائیگر نے پوچھا۔

”اگلے پھنٹے تک۔ کیا تم اگلے پھنٹے آؤ گے۔“ ماریا نے کہا۔

”ہو سکتا ہے آ جاؤں ورنہ فوں تو ضرور کروں گا۔“ نائیگر نے کہا۔

”پے حد شکریہ۔ تم واقعی اچھے دوست ہو۔ میں تمہیں یاد کرنی رہوں گی۔“ ماریا نے کہا۔

سجدہ بچے میں کہا۔

”لیں باس“..... نائگر نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بہادرستان کے اس سرحدی علاقے میں انہیں پلٹم کا ذخیرہ ملے کی امید ہے۔ تم ایسا کرو کہ احمد آباد جاؤ اور اپنے دوست سے معلوم کرو کہ کیا یہ لوگ ابھی بہادرستان میں ہیں یا وہاں آچکے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”با۔ کیا پلٹم کی کوئی خاص امیت ہے۔ پھر یہ پاکیشی میں نہیں بلکہ بہادرستان میں ہے“..... نائگر نے کہا۔

”اس بات کو چھوڑو۔ جو میں نے کہا ہے وہ کرو“..... عمران نے کہا۔

”لیں باس“..... نائگر نے کہا اور رسیدر رکھ کر اس نے فون چیل کے غائب سے کارڈ بھال کر جیب میں ڈالا اور فون پوچھ سے باہر آ کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار احمد آباد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”ٹھکری۔ اب اجازت۔ گلڈ ک“..... نائگر نے کہا اور پھر بضری صافی کے صرف سلام کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آیا اور تیز تیز قدم اخاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کے پنجے برآمدے میں لگے ہوئے فون پوچھ میں داخل ہوا۔ اس نے کارڈ فون ٹھیس میں ڈال کر اسے آگے کیا تو فون ٹھیس پر سیز رنگ کا بلب مل اخلاقو اس نے رسیدر اخبار اور تیزی سے فابر پیس کرنے شروع کر دی۔

”علی عمران ایم ایشی۔ ذا ایشی (Zisen) بول دہا ہوں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص آواز سنائی۔ دی۔

”نائگر بول رہا ہوں باس“..... نائگر نے کہا۔ ”اچھا۔ اب تم نے بھی بولا یا کیے لیا ہے۔ کیا ماریا نے سبق یاد کر لیا ہے؟“..... عمران نے کہا تو نائگر بے اختیار سکرا دی۔

”پاس۔ ماریا سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی فریضہ جو لیں اور اس کے ساتھی لوگ سائنس وان تھے اور وہ آپس میں پلٹم کے بارے میں پاتھ کر رہے تھے۔ ماریا نے سمجھا کہ پلٹم ان کے کسی کے نام ہے اس لئے اس نے جو لین سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ پلٹم کسی انجینئرینگ سائنسی دعوات کا نام ہے۔“..... نائگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا واٹی اس نے پلٹم کا نام لیا ہے؟“..... اس پار عمران نے

کیونکہ اس کی آنکھوں کے سامنے پلٹم کی صورت میں اریوں  
کھربوں والے ناچھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

”جیشش سلوو میں پاس“..... گارگی نے جواب دیا۔

”اس کی حفاظت کرو۔ میں شیفرہ سے کہتا ہوں کہ وہ فوری طور  
پر اس کی فروخت کا بندوبست کرے۔“..... لارڈ مالکو نے کہا اور  
کریمیل دہا کر اس نے ایک ہنپر پرستی کر دیا۔

”لش چیف“..... دوسرا طرف سے مودبیاں بچے میں کہا گیا۔

”شیفرہ سے بات کراؤ“..... لارڈ مالکو نے کہا اور رسور اکر  
دیا۔ چند لوگوں بعد فون کی گھنٹی بیج آنکھی تو لارڈ مالکو نے ہاتھ پڑھا کر  
رسور اخالیاں۔

”شیفرہ بول رہا ہوں چیف“..... دوسرا طرف سے شیفرہ کی  
مودبیاں آواز سنائی دی۔

”تمہیں روپوت مل گئی ہو گئی کہ پلٹم ٹارکت جیشش سلوو میں پہنچی  
گئی ہے۔ اس کا وزن ایک ہزار گرام ہے اور وہ خالص ترین عالت  
میں ہے۔ تم نے اس ملے میں تو مزید کیا کام کیا ہے؟“..... لارڈ مالکو  
نے کہا۔

”چیف۔ آپ نے خود مجھے سودا کرنے سے روک دیا تھا۔ آپ  
کے حکم کے مطابق کہ آپ پہلے پاکیشاں ٹکرٹ سروں کو اطلاع دیں  
گے اور پھر ان کا خائز کرنے کے بعد اسے فروخت کیا جائے گا اس  
لئے میں نے تو مزید کسی سے بہت نکل کی۔“..... شیفرہ نے جواب

لارڈ مالکو نے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بیج آنکھی تو لارڈ  
مالکو نے ہاتھ پر حاکر رسور اخالیاں۔

”لیں“..... لارڈ مالکو نے اپنے چھوٹوں زم بچے میں کہا۔  
”گارگی بول رہا ہوں باس۔ پلٹم کے بارے میں روپوت دیتی  
ہے باس“..... دوسرا طرف سے ایک مودبیاں آواز سنائی دی۔

”اچھا۔ کیا روپوت ہے؟“..... لارڈ مالکو نے چھک کر پوچھا۔

”پلٹم کرائیں بھیج بھی ہے باس۔ جو لین اور اس کا گروپ  
کامیاب رہا ہے۔ روپوت کے مطابق پلٹم کا یہ ذخیرہ ایک ہزار گرام  
ہے اور یہ خالص ترین اور اعلیٰ معیار کی پلٹم ہے۔“..... گارگی نے  
سرت پھرے لجھے میں کہا۔

”جو لین اور اس کے گروپ کو خصوصی انعامات دے دے دو۔ اب یہ  
پلٹم کہاں ہے؟“..... لارڈ مالکو نے قدرے سرت پھرے لجھے میں کہا

سرودی کا اس پر کوئی حق نہیں بتا سکن انہوں نے یہ کہ کہ مردی بات روکر دی کہ جس خلائی سیارے نے اس کی نشاندہی کی ہے اس کی روپورت کے مطابق یہ علاقہ جس کا نام بڈان ہے، اس علاقے پر پاکیشیا کا رجسٹری ہے اور یہ علاقہ قناری صفا چلا آ رہا ہے۔ شیفرہ نے کہا تو لارڈ ماکلو کا چیرہ گزرتا چلا گیا۔

”آخری بات بتاؤ کیا ہوا۔ فضول کہانیاں مت سناؤ جھے۔“ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”جناب۔ وہ اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں لیکن میں نے ایک اور گاہک خلاش کر لیا ہے۔ یورپ کے معروف ملک کیرون نے اس میں دوچھپی لی ہے میں وہ بینتیں لا کھ ذا لرز فی گرام سے زائد رقم نہیں دے سکتے۔ البتہ انہوں نے کہا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرت سروں کی کوئی شرط نہیں لگائیں گے۔ اگر پاکیشیا سیکرت سروں نے کوئی کارروائی کی تو وہ خود اس سے منٹ لیں گے۔“ شیفرہ نے کہا۔

”یہ تو بہت کم رقم ہے۔ آخر یہ پاکیشیا سیکرت سروں کس قسم کی ہے جس سے پر پادری اس قدر خوفزدہ ہیں۔“ لارڈ ماکلو کے لمحے میں جنت تھی۔

”ان کا کہنا ہے کہ یہ دنیا کی انجامی خطرناک سروں ہے۔“ شیفرہ نے جواب دیا۔

”اوے۔ تم کیرون سے سودا کرو اور رقم لے لگر مخصوص اکاؤنٹ

دیا۔“ مجھے یاد آ گیا ہے کہ میں نے ایسا کہا تھا لیکن ایسا اس وقت تھا جب پاکیشیا سیکرت سروں کو اس کا علم ہوا جاتا۔ گارگی نے ایسی کوئی روپورت نہیں دی اس لئے اب اس کا سودا فوراً کیا جا سکتا ہے۔“ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”لیں چیف۔ میرے ان سے رابطے قائم ہیں۔ میں جلد ہی سودا فاصل کر دوں گا۔“ شیفرہ نے کہا۔

”اوے۔“ لارڈ ماکلو نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً دو تینوں بعد فون کی تحقیق وہ بوارہ بچ آئی تو اس نے رسیور اخراجیا۔

”لیں۔“ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”شیفرہ بول رہا ہوں چیف۔“ شیفرہ کی موددانہ آواز سنائی دی۔

”لیں ہوا ہو گی ہے۔“ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”چیف۔ رسیاہ اور ایکریمیا دونوں ساتھ لا کھ ذا لرز سکت آئے ہیں۔ اس سے آئے نہیں بڑھتے اور اس کے ساتھ ان کی ایک شرط بھی ہے کہ آدمی رقم وہ اب دیں گے اور آدمی رقم چھ ماں بعد دیں گے۔ اگر اس دوسران پاکیشیا سیکرت سروں اس کے پیچے نہ آئی۔ جس پر میں نے انہیں بتایا کہ یہ پلمخ ہم نے پاکیشیا سے حاصل نہیں کی بلکہ بھارتستان سے حاصل کی گئی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرت

پہنچ کر کیا تم پاکیشی سکرتسریوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟۔  
لارڈ ماکلو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اگر ہو گیا  
ہے تو فوراً پیچھے ہٹ جاؤ۔ یہ لوگ تو بہوت ہیں۔ خوفناک بہوت“۔  
ٹیلر نے خیر خواجہ کے سامنے کہا۔  
”تو تم بھی ان سے خوفزدہ ہو۔۔۔ لارڈ ماکلو نے بڑے طنزی  
لپجھ میں کہا۔

”میں خوفزدہ نہیں ہوں کیونکہ میں بھی ان کی طرح تربیت یافتہ  
ہوں اس لئے ہم چیزیں لوگ تو ان کے مقابل کھڑے ہو سکتے ہیں  
لیکن تم جانے کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہو ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کر  
سکو گے اس لئے کہہ رہا ہوں۔ لیکن تم نے یہ سب پوچھا کیوں  
ہے۔۔۔ ٹیلر نے کہا۔

”ان کی وجہ سے مجھے کافی تقصیان اکھانا پڑا ہے۔۔۔ لارڈ ماکلو  
نے کہا۔

”قصیان۔ کیا تقصیان۔ ان کا تم سے یا تمہارے برنس سے کیا  
تعلق۔ دیے بھی وہ غیر ضروری معاملات میں نہیں الجھتے۔۔۔ ٹیلر  
نے کہا تو لارڈ ماکلو نے اسے پلوغ کے بارے میں مختصر طور پر بتا  
دیا۔

”اوہ۔ پھر تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم جس قدر جلد ممکن ہو  
کے اسے فروخت کرو۔۔۔ ٹیلر نے کہا۔

میں جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔ کتنے دن لگیں گے تھیں؟۔۔۔ لارڈ  
ماکلو نے کہا۔

”دو دن چیف۔۔۔ شیفڑہ نے جواب دیا۔

”اوکے۔۔۔ ڈن۔۔۔ لارڈ ماکلو نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن اس  
کے پڑے پر ہلکی سی ناگواری کا ٹاثر تھا اس تھا۔ وہ ایک کروڑ ڈالر  
نی گرام کا اندمازہ لگائے ہوئے تھا لیکن اب اس پاکیشا سکرت  
سرہوں کے مکن خوف کی وجہ سے اسے انجانی کم قیمت پر پلوغ کو  
فروخت کرنا پڑا تھا۔ اچانکہ اس کے دہن میں ایک خیال آیا تو اس  
نے ہاتھ پر ہعا کر رسیور اخالیا اور دوسرا ہاتھ پر ہعا کر ایک نمبر پر لس  
کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اخالیا گیا۔

”گریٹ لینڈ میں ٹیلر سے میری بات کرو۔۔۔ لارڈ ماکلو نے  
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی صحتیں اُنہی تو  
اس نے ہاتھ پر ہعا کر رسیور اخالیا۔

”لیں۔۔۔ لارڈ ماکلو نے نرم لپجھ میں کہا۔

”ٹیلر لائن پر میں بختاب۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلو۔ لارڈ ماکلو بول رہا ہوں۔۔۔ لارڈ ماکلو نے بے تکلفانہ  
لپجھ میں کہا۔

”اوہ آپ۔ آج کیسے لارڈ کو میری یاد آگئی؟۔۔۔ دوسری طرف  
سے بے تکلفانہ لپجھ میں کہا گیا۔

”ٹیلر۔ تمہارا تعقیل گریٹ لینڈ کی سرکاری ایجمنی سے ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم ان سے خوفزدہ ہو تو پھر کسی دوسرے پر کیا اخراج۔ اوکے"..... لارڈ مالکو نے جذبہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے پیڑے پر قدرے ایمینان کے تاثرات غماں تھے کہ اس نے پلٹن کو فوری اور کم قیمت پر فروخت کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے ورنہ اس سے پہلے اسے واقعی بے حد افسوس ہو رہا تھا۔

عمران اپنے ٹلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی ٹھیکیت بچ گئی۔

"سلیمان"..... عمران نے اوپری آواز میں کہا۔

"جی صاحب"..... چند لمحوں بعد سلیمان نے دروازے پر آ کر بہا۔

"میں نے کتنی بار کہا ہے کہ جب میں مطالعہ کر رہا ہوں تو اس اسٹرپ کرنے والے آئے کو یہاں سے اٹھا کر لے جایا کرو"۔

عمران نے تجزیہ میں کہا جبکہ فون کی ٹھیکیت مسلسل بچ رہی تھی۔

"جی صاحب"..... سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"..... سلیمان نے کہا۔

"عمران ہے یہاں۔ میں داور بول رہا ہوں"..... دوسری طرف

سے سردار کی آواز سنائی دی تو سلیمان نے کوانت لاؤڈر کا ہے ”جو آپ نے کہا تھا وہی میں نے کہا ہے۔ اب آپ گیا ہوا۔ پر لس کر دیا۔

سلیمان سے بیٹھے کتاب پڑھتے رہیں۔ فون نے جاؤں ساتھ۔ ”جی ہاں۔ موجود تو ہیں جناب۔ لیکن وہ مطالعہ میں مصروف سلیمان بھلا کپاں دیا گیا میں آئے والاتھا۔

ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ کسی کی کال نہیں سیئے ہے۔ سلیمان دیکھیں۔ رہنے دو۔ میں خود ہی من لوں گا۔ ایک تو بزرگوں کو نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

وابے ناراض ہونے کے اور کچھ آتا ہی نہیں۔ عمران نے ”محیک ہے۔ حب اس کا میری بات سنتے کا مودہ بن جائے۔ زیراً تھے ہوئے کہا اور پھر اس نے تمہر پر یعنی کرنے شروع کر طرف سے سردار کی قدر عصی آواز سنائی دی تو عمران اچھل پڑا۔

”ایں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سردار کی آواز سنائی دی۔ اس کے پاس پچھکہ سردار کا براہ دراست تمہر تھا اس نے سردار نے ہی ہمارے ملک کے سب سے بڑے سماں دیا ہیں۔ ان سے رسید اخالیا تھا۔

بات کرنا بہت بڑا اعزاز سے اور جو کہ ایں میں پڑھتا ہوں یہ کہا ہے ”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب بڑے چھوٹوں سے

ہی ان پیسے سماں داؤں کی لکھی ہوئی ہیں اس لئے چڑے ساتھ بارا بھی ہوا کرتے اور ویسے بھی معاف کر دیتا اللہ تعالیٰ کو بے داؤں سے بات کرنا اور مطالعہ کرنا ایک ہی بات ہے۔ عمران حد پسند ہے اور میں اسی لئے براہ دراست معافی مانگ رہا ہوں ورنہ

سلیمان کے ہاتھ سے رسیدوں لے کر وانتہ ساری بات اس اتنا ایسے لوگوں کے تمہر بھی بھی معلوم ہیں جن کے آگے آپ بھی سرہنہ میں کی جیسے وہ سلیمان سے بات کر رہا ہو یعنی دوسرا طرف۔ اسی نکیس ہے۔ عمران نے پورا سلام کرتے ہوئے بڑے منت رسیدوں کے ہاتھ دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے سردار ان باتوں سے کہاں بھل کر ہرے بھی میں کہا۔

”جب تم نے سردار کی آواز من لی تو کیا ضرورت تھی اپنی ایسی بھی سردار نے چونکہ کر کہا۔ ایسی بات کہنے کی۔ عمران نے کریبل دیا کہ سلیمان کو گھوڑا۔

”آپ کی بڑی بھیشہ چیز ڈاپہو۔ جو مجھے اپنے بیٹوں سے زیادہ چاہتی ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ آپ ان کے سامنے سر اخا کر بھی ہوئے کہا۔

تہذیل کر کے وہ سلیمان کو بتا کر کہ وہ سرداور کے پاس جائیا ہے۔ فلیٹ سے تیجے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرداور کی لیبئارٹی کی طرف بڑی مچلی جاتی تھی۔ چونکہ سرداور نے تیک پیش کیا اور دوسروں کی اس طرح توہین کرو۔ سرداور نے کہا۔

”سرداور۔ سلیمان بے حد شرارتی ہے۔ اس نے جان بوجھ کر پقرے آپ سے کہہ دیے ورنہ اسے فون منے پڑتے۔ بہر حال اس کے باوجود میں محاذی کا خوبیگار ہوں۔ آنکھوں پر فرقے سلیمان کی بجائے میں کہہ دیا کروں گا۔“ سرماں بچلا کہاں باز آنے والوں میں سے تھا اور سرداور اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم میرے پاس آ جاؤ۔ ابھی اوز اسی وقت۔ میں تمہاری ملاقات ایک سانچس والی ڈاکٹر حبیب سے کہانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ایک انتہائی حرثت انگریز سائنسی فارمولہ تیار کیا ہے۔ ایسا فرمولا جس سے پوری دنیا میں انقلاب آ سکتا ہے۔“ سرداور نے کہا۔

”اپنے یا تمہارے۔ سرداور نے بیٹھنے ہوئے کہا۔“ ”میرے کان تو مالا بی کے قابوں میں آ کرتے ہیں۔“ کرانتے حساس ہو چکے ہیں کہ صرف زبان سے کان پکڑنے کے الفاظ سن کر ہی درد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”اُن سے ملو عمران۔ یہ ڈاکٹر حبیب میں جو انکلیکیا کی براؤن یونیورسٹی میں کیا کے پوچھیر رہے ہیں اور وہاں باعثیت رومن ٹول

بات نہیں کر سکتے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تم واقعی شیطان ہو۔ وہ میری ماں کے برابر ہیں۔ میر ان کو کہے انکار کر سکتا ہوں۔ بہر حال حبیب یہ حق میں پہنچتا کہ دوسروں کی اس طرح توہین کرو۔“ سرداور نے کہا۔

”سرداور۔ سلیمان بے حد شرارتی ہے۔ اس نے جان بوجھ کر پقرے آپ سے کہہ دیے ورنہ اسے فون منے پڑتے۔ بہر حال اس کے باوجود میں محاذی کا خوبیگار ہوں۔ آنکھوں پر فرقے سلیمان کی بجائے میں کہہ دیا کروں گا۔“ سرماں بچلا کہاں باز آنے والوں میں سے تھا اور سرداور اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم میرے پاس آ جاؤ۔ ابھی اوز اسی وقت۔ میں تمہاری ملاقات ایک سانچس والی ڈاکٹر حبیب سے کہانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ایک انتہائی حرثت انگریز سائنسی فارمولہ تیار کیا ہے۔ ایسا فرمولا جس سے پوری دنیا میں انقلاب آ سکتا ہے۔“ سرداور نے کہا۔

”لیکن آپ مجھے کیوں اس فارمولے سے واقف کرانا چاہتے ہیں۔ کوئی خاص وجہ۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ایک خاص وجہ ہے۔ بہر حال تم آ جاؤ۔ پھر بات ہو گی۔“ سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رایل خشم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیدور رکھ دیا۔

”سانچس والی ڈاکٹر حبیب سے انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بس

لئے نہ صنان دو گھنیں کارہن ڈالیں اُس کا سینہ خارج نہیں ہوتی۔"

ڈاکٹر حبیب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ ہائی رومن ٹیول میں کس طرح کام کرتا ہے۔"

سردار نے کہا۔

"جذاب۔ یہ ایک بیرونی کی طرح کام کرتا ہے۔ اس میں کیا ہی ان تعالیٰ کے ذریعے تو انہیں یہ ابوقی ہے جو گاڑی کو روان رکھتی ہے۔"

ڈاکٹر حبیب نے جواب دیا۔

"آپ نے اس میں کوئی اہم چیز رفت کر لی ہے کیا۔" عمران نے پوچھا۔

"بھی ہاں۔ مجھے ایک بیسا سے واپس آئے ہوئے پائچی برس گزر

چکے ہیں۔ میں نے اپنی رہائش گاہ کے پیچے جب خانے میں اپنا

لیور و ری ہائی ہوئی ہے۔ میں ایک بیسا میں رجھتے ہوئے بھی شیرخ

برس کرنا تھا اور اب بھی کر رہا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ کا کرم ہے

کہ مجھے کسی کرم کی نالی پر بیٹھنی کا سامنا نہیں ہے۔ جہاں تک چیز

رفت کا تعقل ہے تو میں نے اس پر ان پائچی سالوں میں جو کام کیا

ہے وہ مختصر طور پر میں بتا دیتا ہوں۔ قصیلی فائل میں نے سردار کو

دے دی ہے۔ اصل مسئلہ فیول میں میں ہونے والے کیمپیں تعالیٰ

کی رفتار پر ہانے کا ہے۔ اس کے لئے کمپنی میں ہوتا ہے

واغوں نے تجویزات کے چیزیں میکن مناسب تائگ نہیں ہے۔ ایک بیسا

میں رجھتے ہوئے مجھے ایک انکریشن سائنس دان کے ذریعے بہت

سل پر طویل عرصے تک رسماج کرتے رہے ہیں۔ اب ریٹائرڈ ہو کر واپس پا کیشیا آگئے ہیں۔" سردار نے ان صاحب کا تعارف کرتے ہوئے کہا تو عمران نے پڑے پر طلوں انداز میں ڈاکٹر حبیب سے پاچھا طلب۔

"ڈاکٹر صاحب۔ باعثِ رہنمی ٹیول میں پر تو طویل عرصے تک شوگران کے سائنس دان ڈاکٹر چاؤ اور ڈاکٹر ہاگن بھی کام کرتے رہے ہیں۔ کیا آپ کا کام ان سے مختلف انداز کا تھا۔" عمران

نے کہا تو ڈاکٹر حبیب نے پھرے پر جست کے نثارات اجرا کئے۔

"کیا آپ بھی اس بیکیت کے متعلق رہے ہیں۔ جو پچھا آپ کہ رہے ہیں یہ تو حال کی بات ہے۔ ڈاکٹر چاؤ اور ڈاکٹر ہاگن سے میری کمی بار ملاقات میں ہو چکی ہے۔" ڈاکٹر حبیب نے کہا۔

"بیکیت سے تعلق صرف مطالعے کی حد تک محدود ہے۔ ڈاکٹر چاؤ کا اس بارے میں ایک حقیقی مضمون میری نظر سے گزرا تھا۔ پھر ان سے فون پر بھی تفصیلی بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ

ایک بیسا میں ہائی رومن ٹیول میں نے چلنے والی گاڑیاں موجود ہیں

لیکن ایک تو ان کی تعداد میں حد کم ہے کیونکہ ایک تو یہ بے حد بہنگا

نظام ہے جبکہ اس کی کارکروں بھی خاصی کم ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس پر مزید کام ہوتا رہا ہے اور ہو بھی رہا ہے کیونکہ اس

کا سب سے ۷۰ فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے ماحول کے

ذرات کو مکعب کی صورت دے دی اور تحریر سے ثابت ہوا کہ نیوں سکیل کو مکعب کی ٹکل دینے سے بطور عمل انگریز اس کی کارکردگی ہے مدد بڑھ جاتی ہے اور اس نسبت سے کمیائی عمل کی شرح میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔..... ذاکر جیب نے کہا۔

”حریت انگریز ذاکر صاحب۔ آپ نے واقعی حریت انگریز کا راستہ سر انجام دیا ہے کہ نیو سکیل ذرے کی ٹکل و صورت تبدیل کرنے پر قادر ہو گئے ہیں حالانکہ جہاں تک میرے علم میں ہے ایسا کرنے کی کوششیں تو طویل عرصے سے جاری تھیں لیکن سانس و افسوس کو اچھے سکھ جزوی کا میابی ہی ہوتی تھی۔..... عمران نے تھس امیر لجھے میں کہا۔

”پا۔ یوسف اللہ تعالیٰ کا نفل و کرم ہے۔ میری اپنی تو کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بہر حال اس کے بعد میں نے اگلے مرحلے پر کام شروع کر دیا اور یہ مرحلہ پیغمبر اکیشہ والات میرین خیول میں کی تیاری اور اس میں جب پلٹم کی کیوں کو نہیں کیا گیا تو یہ تحریر کامیاب رہا۔ اس تحریر سے موجودہ فیول سیل سے ہزاروں گناہ زیادہ آؤٹ پٹ ٹلی۔ اس طرح یہ تحریر تو کامیاب رہا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ پلٹم نایاب ہے۔ اگر یہ دس پارہ گرام بھی مل جائے تو ہم اپنے وقار میں استعمال ہونے والے راکٹ، لڑاکہ چیزوں اور ایسے نئی دوسرے طیاروں میں اسے استعمال کر سکتے ہیں جن سے ان کی کارکردگی عام حالات سے سیکڑوں گناہ زیادہ ہو جائے گی۔

”معمولی سی مقدار نایاب سائنسی وحدات پلٹم کی طرف چے انجمنی قائمی میزائل سازی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ میں اپنے ساتھ پاکیشی لے آیا تھا۔ ایک روز مجھے یونی ٹیکس آئی کہ پلٹم پر تحریرات کر کے دیکھا جائے۔ گوئے معلوم تھا کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہ وحدات نایاب ہے اس لئے یہ نہیں لے سکے گی اور نہ تی آنکھ کام آئے گی لیکن سائنسی تھس کی وجہ سے میں نے اسے آزمائنے کا فیصلہ کیا۔ پھر میں نے اس پر تحریرات شروع کر دیئے۔ سرداروں نے بتایا ہے کہ آپ خود انجمنی قابل اور ذیہنی سائنس دان ہیں اس لئے مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ اصل مسئلہ کیمیائی تعامل کی رفتار بڑھانا ہے اور ہے شمار و وحدات پر تحریرات کے باوجود اچھے نتائج نہیں لے سکے گیں جب پلٹم پر تحریرات شروع کئے گئے تو پہلے چہل تو روزت قابل اطمینان برآمد نہ ہوئے لیکن جب پلٹم کو کیوب یعنی مکعب کی صورت میں استعمال کیا گیا تو کیمیائی تعامل کے ایک مرحلے پر جسے عمل عجید کہا جاتا ہے، کے دوران اس کی کارکردگی میں حریت انگریز طور پر اضافہ ہو گیا۔..... ذاکر جیب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے پلٹم کو کس طرح کوب یا مکعب کی ٹکل دی تھی۔..... عمران نے حریت بھرے لیجے میں کہا کیونکہ اس کے نزدیک یہ اتفاقیہ ناممکن کام تھا۔

”میں نے پلٹم کے نیو سکیل، میرا مطلب ہے انجمنی چھوٹے

سانتے یہ سب کچھ کہ دیا جائے۔۔۔ سردار نے کہا۔  
”نالکو گروپ کا تم تو میں نے بھلی بار نہا ہے۔ بہر حال میں  
محلوات کراؤں گا کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران  
نے کہا۔

”عمران بیٹے۔ کسی طرح اس پلٹنم کی کچھ مقدار بھی ہمیں مل  
جائے تو ہمارے ملک کے لئے یہ بے حد فائدہ مند ہو گی۔۔۔ سردار  
نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں جناب۔ بہر حال آپ بے فکر ہیں۔ انشاء اللہ  
بہتری ہو گی اور ڈاکٹر حسیب۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوں  
سے۔ آپ واقعی ہمارے ملک کا سرمایہ ہیں۔ آپ سے انشاء اللہ پھر  
تفصیلی ملاقات ہو گی۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”مجھے بھی آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ یہ مجھے یہ را  
کارڈ۔ مجھے آپ کی آمد پر بے حد خوشی ہو گی۔۔۔ ڈاکٹر حسیب نے  
سرست بھرے لہجے میں کہا تو عمران دلوں سے مصافحہ کر کے آفس  
سے باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کاربیزی سے داش میز  
کی طرف پڑھی پلی چارہ تھی۔

اور انہیں روکنا یا جام کرنا کسی بھی درسرے ملک کے لئے ناممکن ہو  
جائے گا۔ دوسرا لفظوں میں ہمارا ذمہ خوبی ہو جائے گا۔۔۔ ڈاکٹر  
حسیب نے مسلسل پر لئے کے بعد خاموش ہوتے ہوئے کہا لیکن شاید  
مسلسل بولتے ہوئے وہ تھک گئے تھے اس نے ساتھ ہی وہ زور  
زور سے سانس بھی لے رہے تھے۔

”سردار۔ یہ واقعی حیرت انگریز کا میاں ہے میکن اصل مسئلہ وہی  
ہے۔ اس دھمات کی تیاری۔ اس کا کیا حل کھلا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران  
نے کہا۔

”مجھے ایکریکیا کے ایک سانس دان نے چند روز پہلے ہتوں  
ہی پاؤں میں کہا تھا کہ ایشیا میں کسی جگہ ایک ہزار گرام مقدار میں  
پیغمبم ہے اور ایکریکیا اسے بہت بخشنگے داموں خرید رہا ہے۔ اس  
وقت تو میں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن آج جب ڈاکٹر  
حسیب نے اپنا معاملہ تفصیل سے بتایا ہے تو مجھے دھمات کی اہمیت یاد  
آگئی۔ میں نے اس سانس دان کو فون کیا تو انہوں نے مجھے یہ بتا  
کہ جیوان کر دیا کہ پلٹنم کی یہ کثیر مقدار پاکیشیا اور بہادرستان کے  
سرحدی علاقے احمد آباد سے دریافت ہوئی ہے اور ان کے مطابق  
یہ کثیر مقدار اقوم تمحفہ کے خصوصی خلائی سیارے نے دریافت کی تھی  
لیکن اسے کوئی خفیہ حکیم ہے نالکو گروپ، اس نے اسے ٹھال لیو ہے  
اور وہ اسے ایکریکیا کو بھاری قیمت پر فروخت کر رہا ہے۔ مجھے یہ  
من کر بے حد حیرت ہوئی تو میں نے سوچ کر تمہارے

کی بیوی آرٹش بھی اس کے ساتھ ہی کام کرتی تھی۔ انہیں شادی کئے ہوئے تقریباً دس سال گزر گئے تھے لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ وہ دونوں کیرون کے دارالحکومت لاگ کی ایک پوش کالونی کی خوبصورت کوٹھی میں رہتے تھے جہاں ان کے ساتھ دو ملازم اور دو گارڈز بھی رہتے تھے۔ اس وقت دونوں میاں بیوی سرخ رنگ کی جدیدہ ماڈل کی کار میں سوار ہاک آئی کے چیف کی کال پر اس کے آفس چاربے تھے۔ یہ آفس پارڈ روڈ پر واقع ایک عمارت کے اندر تھا۔ پوری عمارت کو ہیڈ کوارٹر کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ اس میں جدیدہ ترین مشینی بھی نصب تھی اور بیچاس کے قریب سلیم گارڈز بھی بیہاں پچھیں گھٹتے پہرہ دیتے رہتے تھے۔ داخلے کے لئے حصوں کی پیورہ اسزدھ کارڈ تھے جو سب کو جاری کئے تھے اور کارڈ کے بغیر کوئی آئی کسی صورت اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔

ان کاڑہ میں یہ بھی خصوصیت تھی کہ کارڈ ہولڈر کی خصوصیں بسامانی دیکھیاں شناخت بھی چیک ہو جاتی تھی اس لئے ایسا لینکن ہی نہ تھا کہ کوئی دوسرا آدمی کاڑہ لے کر عمارت کے اندر جائے۔ البتہ مہماںوں اور ایسے لوگوں کو جن کا بیہاں آنکھیں کھمار ہوتا تھا ان کے لئے ایک علیحدہ راست اور علیحدہ ونگ بنایا گیا تھا جہاں مشینی کے ذریعے چینگ کی جاتی تھی اور جہاں ہر آدمی اسکا تھا اسے ریڈ ونگ کہا جاتا تھا۔ ماسٹر رچڈ کے پریکشن کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت میں ہی ایک عامی کوٹھی میں بنایا گیا تھا۔ اس پریکشن میں رچڈ

پورپی ملک کیروں کی سرکاری ایجنسی کو ہاک آئی کہا جاتا تھا۔ ہاک آئی کا چیف کریل انفریل براؤن ہا۔ ہاک آئی میں ویسے تو کئی پریکشن تھے لیکن اس کے پریکشن کی شہرت نہ صرف پورپی بلکہ بیانیا ہجھیل ہوئی تھی اور کہا جاتا تھا کہ پریکشن کی کارکردگی آؤٹ کلاس ہے۔ آج تک یہ پریکشن اپنے کسی میں نہ کامن نہ رہا تھا۔ سیکھ وچھ تھی کہ پورپی کمالک کے ساتھ ساتھ ایکریہا کو بھی جب کوئی ایسا معاملہ دریکش ہوتا تھے وہ ہر صورت میں عمل کرنا چاہتے تو وہ حکومت کیروں کے ذریعے پریکشن کی خدمات حاصل کوئتے اور پریکشن نے آج تک انہیں مابوس نہیں کیا تھا۔

پریکشن کا چیف رچڈ تھا تھے ماسٹر رچڈ کہا جاتا تھا۔ ماسٹر رچڈ دریمانے قد اور دریش جسم کا مالک دریمانی عمر کا تھا۔ وہ بے پناہ دیتی ہونے کے ساتھ ساتھ بیٹریں فائز اور تشناءت پا تھا۔ اس

لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

"میری روح مشرقی ہے ورنہ یورپ میں تو ہر قدم پر سیکڑوں سیز اور سرخ مریضیں موجود ہیں لیکن اب کیا کروں تمہارے علاوہ اور کسی پر نظر ہی نہیں پڑتی۔" رچڈ نے سادہ سے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور میرے ہارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں شرقی نہیں ہوں کہ آرٹشہ دس سالوں سے تم مجھے ناسخ کے ساتھ وقارداری نہجارتی ہوں ورنہ یورپ میں کیسے کیسے باکے موجود ہیں اور پھر مجھے میں کوئی کمی بھی نہیں ہے۔ اب بھی لوگ مجھے مزکر دیکھتے ہیں۔" آرٹش نے جواب دیا۔

"اس نے مزکر دیکھتے ہی کہ بے چاری بوزٹی ہو کر جوان بننے کی کوشش کر رہی ہے۔" رچڈ نے جواب دیا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو۔ میں بوزٹی ہوں۔ کیوں۔" آرٹش نے یقینت غصے سے آسکیں لٹھ لئے ہوئے کہا۔

"چلو بوزٹی نہ کی۔ اور حیر عمر کی۔ جوان بہرحال نہیں ہو۔" رچڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تم کیا ہو۔ کمی دیکھا ہے آئی۔ اوہ مسکی تکلیف ہو رہی ہے تمہاری۔" آرٹش نے اور زیادہ خیلے لمحے میں کہا۔

"اچھا۔ ویری گذ۔ لوہر تو خوبصورت جاؤروں میں سے ایک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے مجھے خوبصورت قرار دے دیا

اور آرٹش کے علاوہ آئندہ افراد تھے جو بے حد تربیت یافتے، دینیں اور بھادر لوگ تھے۔ وہ سب ماسٹر رچڈ کی سرکرگی میں بے پناہ ذمہات اور دلیری سے اپنا کام سرانجام دیتے تھے اور ایمان کی حد تک وہ ماسٹر رچڈ اور آرٹش کے وفادار تھے۔ ماسٹر رچڈ نے انہیں نہر الٹ کے ہوئے تھے اور وہ انہیں کال بھی نہیں کال کی طلاق سے کرتے تھا۔ نہر ون، نو، تھری، غیرہ وغیرہ اور وہ بھی جواب میں اپنا نہر ہی بتاتے تھے۔

"چیف نے ہمیں کال کیا ہے۔ لگتا ہے کوئی نیا مشن مانتے آ گیا ہے۔"..... نہری بالوں اور خوبصورت پیچے والی آرٹش نے فراہمیونگ کرتے ہوئے ماسٹر رچڈ سے ماطلب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ ہماری شکلیں تو اس نے دیکھی ہوں ہیں۔" ماسٹر رچڈ نے مت ہناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے چھیں۔ کیوں مریض چارہ ہے ہو۔" آرٹش نے قدرے غضبلے لھیں کہا۔

"مریض میری قسمت میں کہاں۔ ایک ہی مردج کی سالوں سے چارہ ہوں۔" رچڈ نے مت ہناتے ہوئے جواب دیا تو آرٹش بجائے خصہ کھانے کے بے اقتدار کھلکھلا کر فرش پر پی۔

"تمہاری حرست اور محرومی دیکھ کر واقعی مجھے بے حد مزہ آتا ہے۔ لیکن ایک بات بتاؤ۔ تم ہو تو یورپی لیکن تمہارا اندماز مشرقیوں جیسا ہے۔ ویسی ہی پائیں، ویسی ہی صرفیں۔" آرٹش نے مزے

ہنس پڑی۔

”ہاں واقعی۔ میں بے وقوف بن گئی تھی جو تم سے شادی کر نہیں۔ چلو اپ کیا ہو سکتا ہے۔ بھگتا تو پڑے گا جیسیں۔ دیے یہ بتا دو کہ مشن کی ہے۔۔۔ آرٹش نے ایک لمبا ساری لینے ہوئے کہا۔ ”جیف نے اس سلسلے میں کوئی بات ای ٹھیں کی۔ میں حکم سنادیا ہے آ جاؤ اور ہم جا رہے ہیں۔۔۔ رچڈ نے جواب دیا اس کے ساتھ ہی اس نے ایک تین منزلہ غارت کے کپڑوں گیٹ میں کار موڑی اور پھر ایک خالی جگہ پر اسے روک دیا۔ دو دنوں پہچے اتر آئے۔ یہ ہاک آئی کا ہی ٹیکلہ کوارٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک فولادی دروازے کے سامنے موجود تھے۔ رچڈ نے جیب سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر دروازے میں بننے ہوئے ایک ہاریک سے رخصے میں والی دیالیں کے فوراً بعد آرٹش نے بھی سرخ رنگ کا کارڈ اس رخصے میں والی اور پھر دو دنوں خاموش کر لئے رہے۔ چند لمحوں بعد دروازے پر سرخ رنگ کا ایک بلب جمل اٹھا تو رچڈ نے دیاں ہاتھ پر ہلا کر دروازہ پر رکھا اور پھر ہاتھ پٹالیا۔ اس کے بعد آرٹش نے بھی اپنا دیاں ہاتھ دروازے پر رکھا اور پھر چٹا لیا۔ چند لمحوں بعد بلب سرخ رنگ کا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس رخصے سے دنوں کا رہا ہا برآ گئے جو ان دنوں نے لے کر میبوں میں وال لئے۔

چند منٹ بعد ہی بکلی سی گزگراہت کے ساتھ ہی دروازہ کھل

ہے۔ تھیک ہے آرٹش۔ تم واقعی قدر شاس ہو۔۔۔ رچڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ ”خوبصورت نہیں۔ لومز کہا ہے اور لومز خوبصورت نہیں ہوتا۔ سمجھ۔ لومز خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔ آرٹش نے کاٹ کھانے والے لبچے میں کہا۔

”یہ تو تم قدرت کے اصولوں کے خلاف بات کر رہی ہو۔ ہمیشہ زمادہ سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔ مثلاً مور خوبصورت ہوتا ہے موری نہیں۔ مکرا خوبصورت ہوتی ہے بکری نہیں۔ مرغا خوبصورت ہوتا ہے مرغی نہیں۔ میکل خوبصورت ہوتا ہے گائے نہیں اور کتی مٹاں پیش کروں۔۔۔ رچڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ خواہ گتوہ کے خوبصورت بن جاتے ہیں جبکہ زیبادہ کے گرد پھر کاتا اور مٹھیں کرتا وکھاں دیتا ہے اور ماڈہ اسے مڑ کر بھی نہیں دیکھتی۔۔۔ آرٹش نے کہا۔

”وہ تو بے وقوف ہمارا ہوتا ہے ماڈہ کو۔ اور وہ بن جاتی ہے۔ دیے مٹھی کیا ہے وہ تو یہاں اُٹھی بے وقوف ہوتی ہے۔۔۔ رچڈ نے کہا۔

”لبیں۔ خود ار۔ اب اگر تم نے مجھے سے بات کی تو۔۔۔ آرٹش نے آنکھیں نکالنے ہوئے کہا۔

”تو بن جاؤ گی اور بے وقوف۔۔۔ کیوں۔۔۔ میکن کہنا چاہتی ہو تم۔۔۔ رچڈ نے بے ساخت لبچے میں کہا تو اس پار آرٹش سے اختیار گھکھا کر

ہے۔۔۔ بھر کے پیچے بیٹھے ہوئے آدمی نے آگے کی طرف بکھتے ہوئے قدرے پا سارا سے لجھے میں کہا۔  
”ہم مشن کی تیکل کے لئے حاضر ہیں چیف“۔۔۔ رچڈ نے جواب دیا۔

”ماںکو گروپ کے پارے میں تو تم جانتے ہو گے جو دیے تو بہت بہام ٹیکسٹر ہے لیکن وہ پوری دنیا میں انجامی فتحی سائنسی وحاظتوں کا کاروبار کرتا ہے۔ اس ماںکو گروپ نے پاکیشی کی سرحد کے قریب پہاڑستان کے علاقے میں دنیا کی انجامی نایاب وحاظت پلخم کا خاصاً بڑا ذخیرہ جو ایک ہزار گرام کے قریب ہے، خاموشی سے حاصل کر لیا ہے۔ اس کے بارے گاہک تو وہ ہیں۔ رو سیاہ اور انکریکیاں لیکن ہم بھی میدان میں کوئی پچھے کرنے کی وجہ سے ہمارے اور راکٹ سازی میں کام آتی ہے اور وحاظت کے استعمال سے اپنائی جدید ہزار اور راکٹ سازی کی روشنی شریک ہے۔ اب بھی اس راکٹ اور ہزار اس سازی کی روشنی میں شریک ہے۔ اب پہاں سے اہل معاملہ سامنے آتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ انکریکیا اور رو سیاہ نے گواں وحاظت کی بھاری قیمت لکائی ہے لیکن ساتھ ہی انہیں نے شرط لگا دی ہے کہ وہ اس کی آدمی قیمت اب ادا کریں گے اور آدمی چھ ماہ بعد اور وہ بھی اس صورت میں کہ ان چھ ماہ کے دوران پاکیشی سکرٹ سروس اس وحاظت کی واہی کے لئے حرکت میں نہ آتی۔ اگر آدمی تو پھر باقی رقم ادا ٹکس کی جائے

گیا۔ اندر ایک طولی راہداری تھی۔ وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو ان کے عقب میں دروازہ ایک پار پھر بند ہو گی۔ وہ دونوں مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بند ہو گیا اور رچڈ اور آر اش دونوں اندر داخل ہو گئے۔ کرے میں اندر ہمراحتا لیکن یہی ہی ان کے عقب میں دروازہ بند ہوا چک کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ اپا ٹک روشنی کی وجہ سے ان دونوں کو چند لمحوں تک تو پچھے دکھائی نہ دیا لیکن پھر ان کی آنکھیں کام کرنے لگیں۔

آفس کے انداز میں بیج ہوئے اس کمرے میں بڑی ہی سی کے پیچے ایک بیجے قدر اور دبے پتلے جسم کا مالک آدمی پیچا لھڑ انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کی مناسبت سے پتالا اور لمبا تھا۔ خاص طور پر ناک طوطے کی طرح ۲ گے کو بڑھ کر مردی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ پتھرے پر موجود جھریلوں کی وجہ سے وہ خاصی عمر کا دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں موجود تیز چک اس کی ذہانت کو اجاگر کر رہی تھی۔

”میخو“۔۔۔ اس آدمی نے سرد لبھے میں کہا۔ اس کی آواز اس کے جسم کی مناسبت سے زیادہ بھاری اور گونج دار تھی۔ رچڈ اور آر اش دونوں آگے بڑھے اور ہم کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”رچڈ۔ ایک اہم مشن درپیش ہے اور اسی نے تمہیں کامل کیا گیا

کے ہمایہ ملک سے ملی ہے اس لئے سب تھی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔

اے بارے لئے کام سے جف"..... رجڑ نے کہا۔

”اس دعات کو استعمال کرنے میں ابھی تین ماہ باقی ہیں۔ ابھی  
ہماری مشینی نصیب ہو رہی ہے اس لئے دو تین ماہ بعد ہی یہ  
دعات کام میں آنکے گی اور وہ بھی اس کی معمولی سی مقدار جگہ مکمل  
مقدار کو استعمال ہونے میں مزید کمی سال لگ جائیں گے اور پاکیش  
سیکرت روس تو ایک طرف مجھے خدا ہے کہ کہیں ابکری کیا، رو سیا،  
کراں، گریٹ لینڈ اور کچی دوسرے یورپی ممالک اس کے حصول  
کے لئے میدان میں نہ کوڈ پڑیں۔ ہم اس دعات کو ہر قیمت پر بچانا  
چاہتے ہیں۔ ہم اسے پاس فی الوقت اس دعات کو ہر قیمت سے  
رکھتے کے لئے پوشل مسوروں سے پڑھ کر محفوظ جگہ کوئی نہیں ہے۔“  
چھپنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر تو مسئلہ ہن جانے کا بھیٹ۔ یہ تو ایک طویل عمل ہے۔ ہم کب تک اس کی مسلسل خواہات کرتے رہیں گے۔۔۔۔۔ رجڑ نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں تین ماہ بکھر لئے پوچھنا رہا چاہئے۔  
اگر ان تین ماہ میں اس کے پیچے کوئی نجیں آتا تو پھر بعد میں بھی  
کوئی نجیں آئے گا۔“ چفت نے کہا۔

"چیف۔ اصل آدمی اارڈ مالکو ہے۔ اسے اور اس کے آدمیوں کو

گی جبکہ ہمارے ملک نے اس دعات کی کم قیمت لگا دی تھیں کوئی شرط نہیں رکھی اور کہہ دیا کہ چاہے پاکیشی سکرت سروں حکمت میں آئے یا نہ آئے یہ ہمارا درود رہو گا۔ چنانچہ ہمارے ساتھ ہو دوا ہو گیا ہے اور آج یہ دعات جو ایک مخصوص و عالی سلسلہ میں بند ہے ہمارے حکام کے خواہے کر دی گئی ہے اور اسے وزارت سماں کے سچیل سشور میں رکھ دیا گیا ہے..... چیف نے تفصیل سے سارا پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ دعات بجادوستان سے حاصل کی گئی ہے۔ پھر پاکیشنا سکریٹ سروس کا اس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے چیف؟“  
رجح ذ کمال۔

”جہاں سے یہ دھنات ملی ہے گو وہ علاقہ اس وقت پہنچا رہا تھا  
میں ہے لیکن وہ ممتاز علاقہ ہے اور پاکیشی بھی میساں سازی  
میں کافی آگے ہو چکا ہے اس لئے وہ اس دھنات کی واپسی کے  
لئے کام کر سکتا ہے کیونکہ انہیں تو یہ منت ملتے ہیں“..... چیف نے  
کہا۔

”کیا اس سلطے میں کوئی اطلاع طی ہے؟..... اس بار آرٹش نے کہا۔

دھمکیں۔ ابھی تک صرف تھک کا اکھڑا ہی کیا جا رہا ہے۔ اصل میں پاکیشا میکٹ سرروں کی کارکردگی اس قدر ہیز ہے کہ دنیا کے تمام ممالک اس سے خوفزدہ رہتے ہیں اور پچھلکنے پر وحات پاکیشا

"پہلے میرا بیک خیال تھا لیکن اب مجھے ایک اور خیال آ گیا ہے کہ جو شیل سور میں تو اور بھی کسی دھاتیں، وسادوں اور آلات وغیرہ ہوں گے۔ انہیں لٹکانے اور رکھنے کا مسلسل چاری رہتا ہو گا اور یہ سارا کام حکومتی ارکان کرتے رہے ہوں گے۔ ان حالات میں ہم کس کس کو چیک کرتے رہیں گے۔ اس نے میرا خیال ہے کہ اگر اس وحاظت کو تین ماہ کے لئے کسی ایسی جگہ پر پہنچا دیا جائے جس کا علم حکومت کو بھی نہ ہو صرف بھیں ہو تو اس کی حفاظت زیادہ اطمینان سے کی جاسکتی ہے۔۔۔ پیچ نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے چیف۔ اس طرح میں بھی یہے حد آسمانی رہے گی۔۔۔ رچڈ نے فوراً پیچ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تم ہاؤ۔ تمہارے خیال میں انکی کون سی جگہ ہو سکتی ہے۔۔۔ چیف نے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف کہ اسے فائو جیزیرے کے خصوصی سور میں پہنچا دیا جائے۔ وہاں پورے جزیرے پر ہمارا کشtronول ہے اور وہاں خصوصی سور کے بارے میں ہمارے علاوہ اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔۔۔ رچڈ نے کہا۔

"لیکن وہاں ایک فوریں والوں کا خصوصی سپاٹ موجود ہے۔ ہماری وہاں زیادہ آمد و رفت انہیں چونکا دے گی۔ اب تک تو تم اس خصوصی سور تک آبہوڑ کے ذریعے آتے جاتے رہتے ہیں جس

تی معلوم ہو گا کہ یہ وحاظت کے فروخت کی گئی ہے۔ ان لوگوں سے ہٹ کر کسی کو معلوم نہیں ہو گا اور اگر انہیں راستے سے بٹا دیا جائے تو پھر کوئی بھی ہم تک رہنچی نہ کے گا۔۔۔ آرٹش نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی پہلے اس پواخت پر سوچا تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لاڑہ مانکو اور اس کا گروپ خاصاً ہوا اور متفہم ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ اس کے گروپ میں کسی کسی بات کا علم ہے۔ اگر ایک آدمی بھی ایسا زندہ رہ گیا ہے معلوم ہوا تو ساری کارروائی بے کار ہو کر رہ جائے گی۔ درستی بات یہ ہے ہم خواہ ٹھوا اس چکر میں الجھ کر رہ جائیں گے۔ البشت ہیرٹ کہنے پر اعلیٰ حکام نے لاڑہ مانکو سے وحدہ لے لیا ہے کہ وہ کسی کو اس بارے میں نہیں ہائے گا کہ اس نے یہ وحاظت کے فروخت کی ہے۔ پھر ہیرٹ لارڈ مانکو سے ذاتی تعلقات بھی ہیں۔ میں نے اس سے فون پر بات کرنی چکر۔ اس نے وجہہ کیا ہے کہ وہ سرے سے اس وحاظت کے حصول سے ہی ملکروں ہو جائے گا اور اپنے تمام افراد کو جنمیں اس بارے میں علم ہے جتنی سے انہیں اس بارے میں مدد حاصل ہے سے منع کر دے گا۔۔۔ چیف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف۔ آپ کی بات درست ہے۔۔۔ آرٹش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا حکم ہے کہ ہم تن ماد تک سور کی حفاظت کریں۔۔۔ رچڈ نے کہا۔

کی حفاظت ہو جائے گی جبکہ ہم آئے والے بیکش کو کو کر کرے رہیں۔ اس طرح ہم اس دعات کی حفاظت سے تو مطمئن رہیں گے۔ رچڈ نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ قطبی ویران گزیرے سے ایسا گزیرہ زیادہ بہتر ہے جہاں ہمارے افراد موبوڑ ہوں بلکہ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ ان گارڈز کو بٹا کر تمہارے آدمی وہاں گارڈز کی صورت میں تین ماہ رہ جائیں۔ اس طرح ہمیں اطمینان ہو گا بشرطیکہ تمہارے آدمیوں کو بھی علم نہ ہو کہ یہ دعات گزیرے سے میں کہاں ڈفن کی گئی ہے۔ گذشتہ یہ بہتر رہے گا۔“ چیف نے کہا۔

”چیف۔ آپ کی بات درست ہے۔ میرے بیکش کے چار افراد وہاں گارڈز کی صورت میں رہیں گے لیکن ہم ایں بھی بیکش گئے کہ انہیں وہاں کیوں رکھا گیا ہے۔ ان سے صرف یہی کہا جائے گا کہ وہاں حکومت نے مستقبل میں کوئی میراگل ادا ہانا ہے اس لئے اس کی حفاظت ضروری ہے جبکہ آپ خود اپنے خاص آدمیوں سمیت وہاں جا کر دعات کے سلسلہ رکو ڈفن کر دیں۔ اس کا علم سوائے آپ کی ذات کے اور کسی کو نہ ہو۔“ رچڈ نے کہا۔

”گذشتہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی ان گارڈز کی واپسی کا حکم دیتا ہوں۔ تم اپنے آدمیوں سمیت وہاں یہ ہوں چکی جانا۔ اس دوران ودعات کو وہاں ڈفن کر دیا جائے گا۔ پھر اس کی حفاظت کرنا تمہارا

کا علم ایں نہیں ہوتا لیکن پھر تو ہمارے آدمیوں کو وہاں مستقل رہنا پڑے گا۔“ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ میرے خیال میں اس دعات کو اگر سارا ان پواجھ پر رکھ دیا جائے تو بہتر رہے گا۔“ آرٹش نے کہا تو چیف کے ساتھ ساتھ رچڈ بھی یہ اختیار چوک پڑا۔

”سارا ان پواجھ۔ ہمارا مطلب ہے کہ سارا ان گزیرے سے پر۔ لیکن دو تو ویران سا گزیرہ ہے جہاں صرف ہماری حیثیم کے افراد کی فریغناک ہوتی ہے۔ وہاں مستقل عورت پر سوائے پندگارڈ کے اور کوئی نہیں رہتا۔“ چیف نے قدرے جوت ہارے لبھ میں کہا۔

”یہی پواجھ تو ہمارے حق میں جاتا ہے چیف۔“ آرٹش نے کہا۔

”یہیں آرٹش۔ ہمارے مقابلے میں چاہے پاکیشا بیکرث سروں آئے، چاہے ایکر بیکن، روپیاہی یا کسی دوسرا ملک کے ابجٹ۔ یہ سب لوگ عام مجرموں کے انداز میں نہیں سوچتے اور نہ ہی کام کرتے ہیں۔ وہ یا ہی آسانی سے وہاں سے یہ دعات حاصل کر لیں گے۔“ چیف نے کہا۔

”چیف۔ آرٹش کی بات کو اگر اس انداز میں میا جائے کہ ہم اس دعات کو اس گزیرے کے کسی بھی ویران ہے میں کافی گھرائی میں تین ماہ کے لئے وہیں جس کا علم سوائے ہم میں سے اور کسی کو نہ ہو اور وہاں رہنے والے افراد کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے تو اس

کام ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ تم نے غیر ملکی ایجنسیز اور مخصوصاً پاکیشیا سکرٹ سروس کو بھی چیپ کرتے رہتا ہے۔ یہ ساری کارروائی  
تمنہ وہ کے لئے ہو گی۔ چیف نے فیصلہ کرنے لیجے میں کہا۔

”ایس چیف“..... رچرڈ اور آرٹریشن دونوں نے جواب دیا اور انھوں  
کھڑے ہوئے کہونکہ چیف کا لمحہ تارہ تھا کہ اس نے بات ختم کر  
دی ہے۔

عمران دلشیز نزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرہ  
احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔  
”بھجو“..... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی کرسی  
پر بیٹھ گیا۔

”آپ کچھ زیادہ ای تجیدہ و لکھائی دے رہے ہیں۔ کیا کوئی  
غصہ بات ہے“..... بلیک زیرہ نے کہی پر بیٹھنے ہوئے کہا۔  
”زیادہ اور کم ناچیز کا تمہارے پس کوئی خاص یاد ہے“۔  
عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”تی بار۔ آپ کا چہرہ بتا دتا ہے“..... بلیک زیرہ نے جواب  
دلیا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

”میں تو اس لئے تجیدہ ہو جاتا ہوں کہ شاید میری تجیدی گی کو دیکھے  
کرم فوراً کوئی چھوٹا سا ہی چیک دے دیں تم تو بس پوچھ کر ہی

گی۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پاتھ بڑھا کر رسیور انھیا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سکرری خارج“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”سیکرری خارج اس وقت اپنے آفس سے خارج ہیں یا داخل“..... عمران نے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ سیکرری خارجہ صاحب موجود ہیں۔ میں ہات کرنا ہوں“..... پی اے نے عمران کی آواز پہچانتے ہوئے قدرے سکرابت ہجری آواز میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں“..... پہنچنے والوں بعد سلطان کی بھارتی آواز سنائی دی۔

”خلی عمران ایم اس ہی۔ ذی ایس ہی (آسکن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص چکتے ہوئے انداز میں کہا۔

”بولا۔“ سلطان نے مختصر سامراج ویا تو عمران بے اختیار سکردا دیا۔

”شکریہ۔ آپ نے بولنے کی اجازت دے دی ورنہ کسی کی جرأت ہے کہ سلطان عالی مقام کے سامنے منہ کھول سکے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میرے پاس فضول یا توں کا وقت نہیں ہے۔ اگر فضول ہاتھ کرنی ہیں تو شام کو کوئی آ جانا۔ اس وقت میں نے انتہائی اہم

کرنی پر بیٹھ جاتے ہو۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سیندھی اور پریشانی میں فرق ہوتا ہے عمران صاحب۔ آپ لاکھ بڑے اداکار سنیں ہیں بہر حال مالی طور پر پریشان آدمی اور کسی محاطے پر سخیدہ ہو جانے کے تاثرات میں اتنا فرق ہے کہ آپ بھی اتنے اونچے اداکار ہوتے کے پاؤ جو دنوں کو ملائیں سکتے۔“..... بلیک زیرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تمہارا متعلق بھی ہمارے ملک کے ان لوگوں سے ہے جو بھوکے کو دیکھ کر بھیجتے ہیں کہ اچھی اداکاری کر رہا ہے۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرہ ایک بار پھر ٹھکھا کر پش پڑا۔

”میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ اچھی اداکاری کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کو سمجھیگی اور پریشانی کا فرق تارہ تھا۔“..... بلیک زیرہ نے کہا۔

”یہ فرق تم سے زیادہ آغا سلیمان پاشا جاتا ہے۔ بہر حال تم میرے لئے ایک کپ چائے بنالاؤ۔ سرداروں نے تو سوکے منڈ چائے کا بھی پوچھا تھا نہیں۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرہ بے اختیار چکنک پڑا۔

”اوہ۔ تو آپ سرداروں سے مل کر آ رہے ہیں۔ اس لئے سنجیدہ ہیں۔ کوئی خاص بات۔“..... بلیک زیرہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اسی بھی کوئی خاص بات نہیں۔ میں ایک فون کروں اور چائے کی ایک بیالی بھی حلق میں انڈیل لوں پھر تفصیل سے بات ہو۔“

سکھنی بنا دو۔ اس طرح ملک غیر مدد مت کے لئے لٹک جاتا ہے اور انہیں کام بھی کرنا پڑتا۔ عمران نے کہا مگر اس کے لمحے میں غصہ اور ناراضی کا عضر موجود تھا۔ اسی لمحے فون کی سکھنی پر انہی تو عمران نے باٹھے بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"اکھشو"..... عمران نے اکھشو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

"سلطان بول دبا ہوں۔ عمران ہے یہاں"..... درمی طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی تو عمران نے بیک زید کو اُنکھا کا مخصوص اشارہ کیا چیز کہہ رہا ہو کہ دیکھو کیے فون کرنے پر مجبور کیا ہے میں نے اور بیک زید پر بے اختیار مکارا دیا۔

"نه بھی ہوتا بھی حاضر ہے کیونکہ عوام بے چاروں کو تو کھانے کافی سے اتھ فرست میں ملتی۔ انہوں نے کیا میٹنگ کرنی ہیں۔"

عمران نے طریقہ لمحے میں کہا۔

"میں نے میٹنگ پہنچل کر دی ہے۔ اب میں فارغ ہوں۔ فرمائی۔ میں ہمدرتن گوش ہوں"..... درمی طرف سے سرسلطان نے کہا۔ ان کا لہجہ بھی طریقہ ہو گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ آپ نے کیا کر دیا۔ لازماً یہ میٹنگ اس ملک کے مقاد میں کی جا رہی ہو گی اور اب میٹنگ شہونے سے وہ معاملہ لازماً طویل عرصہ کے لئے لٹک جائے گا"..... عمران نے جان پوچھ کر درمی پہلو سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا معاملہ ہے۔ میں دو سکھنے بعد میٹنگ کروں گا۔ آپ

میٹنگ کاں کی ہوئی ہے"..... سرسلطان نے اپنائی سمجھیہ لمحے میں کہا۔

"تھارے ملک کی احتی پروردہ کریں کو میٹنگ کی یماری ایسی چنی پہنچے کہ ملک میں چاہے کچھ بھی ہوہ رہے ان کی چویں سمجھے میٹنگ چلتی رہتی ہیں جبکہ ان میٹنگز کے باوجود ملک کے مسائل میٹنگتھے تھی جا رہے ہیں"..... عمران نے چان پوچھ کر طریقہ لمحے میں کہا۔

"میں پیغمبر مسیح کے مودت میں نہیں ہوں۔ سمجھے"..... درمی طرف سے سخت لمحے میں جواب دیا گیا۔

"اوے۔ میں تو چاہتا تھا کہ یا کیشا کا بھی فائدہ ہو جائے اور سامنے پیشے ہوئے بیک زید سے بھی پچھہ رسول کرنے کا موقع بن جائے لیکن آپ شہیں چاہئے تو نہ کسی۔ اللہ حافظ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران بیک زید چائے کے دو کپ لا کر ایک عمران کے سامنے رکھ کر اور درمی اے کر بیز کی درمی طرف اپنی کرسی پر پیش گیا تھا۔

"آپ سرسلطان کو وانتہ پر پیشان کرتے ہیں"..... بیک زید نے کہا۔

"میں نے جو پیچھے کہا ہے وہ حقیقت ہے۔ اس ملک کو پیورہ کریں کی مسلسل اور مستقل میٹنگز سے پہلے کوئی فائدہ ہوا ہے نہ آئندہ ہو گا۔ ان کا کام بھی رد گیا ہے کہ ہر معاملے پر میٹنگ کرو یا

بار پھر نہیں پڑا۔  
 ”آپ نے واقعی درست کہا ہے۔ بہر حال میں نے آپ کو اس لئے فون کیا تھا کہ سردار سے میری ملاقات ہوئی ہے۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر حبیب سے ہونے والی بات چیز خفتر طور پر بتا دی۔  
 ”اس سلسلے میں یہ بتاؤ کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔“..... سلطان کے لیے میں بھلی کی حرمت تھی۔

”آپ کے تعلقات ایکریما کے تھے چیف سینکڑی سے بے حد دوستانہ ہیں۔ آپ اس سلسلے میں لکنقم کر دیں کہ کیا واقعی پڑنم وحات انہوں نے خریبی ہے اور کیا واقعی ماںگو گروپ کا کوئی وجود ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اہ۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ تمہارے فون آنے سے ایک ٹھنڈ پہلے میری ان سے ایک اہم محااطے پر بات ہوئی تھی۔ میں دوبارہ ان سے فون پر بات کر لیتا ہوں لیکن اگر یہ بات لکنقم ہو تو تھی کہ وحات ایکریما نے خریبی ہے تو تم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو گے ورنہ مجھ پر حرف آئے گا۔“..... سلطان نے کہا۔

”آپ یہ فکر رہیں۔ اگر ملک کے مناد میں ایسا کہنا بھی چاہو تو یہ کام سرکاری طور پر نہیں ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”تب تھیک ہے۔ میں ان سے بات کر کے پھر جھینیں کال کرتا ہوں۔“..... سلطان نے اطمینان پھر سے لیجے میں کہا اور اس کے

فرمائیں کیا حکم ہے۔“..... سلطان نے کہا مگر ان کے لیجے میں نہیں اور ناراضی کا عضر تباہاں تھا۔

”آپ واقعی ناراضی ہو گئے ہیں جبکہ میں تو آپ کو اس نے چھپر رہا تھا کہ آپ کے مند کا ذرا اقتدار تبدیل ہو سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اسے یہ سے افسر ہیں کہ صدر مملکت بھی آپ کے سامنے نرم اور موذوباش لیجے میں بات کرتے ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ دن بات ملک کے مناد کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔“..... عمران نے ان کی ناراضی کو محبوں کرتے ہوئے کہا۔

”تم مجھ پر اس انداز میں طفر کرنا شروع کر دیتے ہو چکے میں صرف میشناں کا بہانہ کرتا ہوں اور کوئی کام قبول نہیں کرتا۔ بہر حال بتاؤ کہ کیوں فون کیا تھا۔“..... سلطان نے کہا۔

”آئی ایم سوری سلطان۔ آئندہ میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا۔ اس بار معافی دے دیں۔“..... عمران کا لیجر یافت سمجھیدہ ہو گیا تھا۔

”تم نے پھر ذرا مدد شروع کر دیا ہے۔ کم از کم مجھے تو پہنچ دیا کرو۔“..... سلطان نے بے ساخت لیجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہس پڑا۔

”آپ اگر کم از کم میں آتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ میں کون آتا ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تمہاری اماں بی۔“..... سلطان نے جواب دیا تو عمران ایک

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رہبر رکھ دیا۔

"کسی سماں دھات کا مسئلہ ہے؟... بلکہ زیر و نے کہا۔

"ہاں".... عمران نے کہا اور پھر تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"یہ دھات کہاں سے ٹلی ہے اس مالکو گروپ کو؟... بلکہ زیر و نے پوچھا تو عمران بے اختیار پہنچ پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آگیا۔ نائیگر جس لوکی ماریا سے ملا تھا اس نے شاید اس دھات کا نام لیا تھا۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ بھی اس نے ہاتھ پر ہما کر راستہ سخت اخھلایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس پر نائیگر کی فریکنی ایجاد ہست کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"جیلو۔ جیلو۔ علی عمران کا لانگ۔ اوور".... عمران نے بار بار کافی دیتے ہوئے کہا۔

"یہیں پاس۔ نائیگر انڈنگ پر۔ اوور".... پندت جوہن بعد میں نائیگر کی آواز سنائی وی۔

"نائیگر۔ تم نے ماریا کے بارے میں مجھے بتاتے ہوئے ایک نایاب سماں دھات کے بارے میں بتایا تھا۔ کیا جھیں یاد ہے۔ اوور".... عمران نے کہا۔

"یہیں پاس۔ مجھے یاد ہے۔ اس نے پلٹم کا ذکر کیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اوور".... نائیگر نے کہا تو عمران نے اسے

مشتر طور پر سزادار سے ہوتے والی بات بیت کے بارے میں بتا دیا۔

بیکری میں اس نے ڈاکٹر جیبی کا نام نہ لیا تھا۔

"تو آپ کا خیال ہے بہاس کہ ماریا کی فریڈ جولین اور اس کے

ساتھیوں کا متعلق مالکو گروپ سے تھا اور وہ بہادرستان سے پلٹم لے

گئے ہیں۔ اور".... نائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے اچاک پر خیال آتا ہے۔ تم نے ماریا کا ایڈریس لیا

ہے اس سے۔ اور".... عمران نے پوچھا۔

"یہیں پاس۔ آپ کے کمپرمنٹ اس سے ملا تھا اور میرے پاس

اس کا فون نمبر بھی ہے اور ایڈریس لیں گے۔ اور".... نائیگر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ کرانس جا کر وہاں اس ماریا سے مل کر جولین یا

اس کے ساتھیوں کو فریں کرو اور معلوم کرو کہ پلٹم دھات انہوں

نے کہاں سے حاصل کی ہے۔ پاکیشا نے یا بہادرستان سے لیکن تم

نے صرف معلومات کی حد تک رہتا ہے۔ آجھے بھیں بڑھتا۔ اور"۔

عمران نے کہا۔

"یہیں پاس۔ میں آج ہی روانہ ہو جاتا ہوں۔ اور".... نائیگر

نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وایپی پر مجھے تفصیلی رپورٹ دینا۔ اور اینڈ آل"۔

عمران نے کہا اور راستہ سخت آف کر دیا۔

"سرزادار کے مطابق تو مالکو گروپ یہ دھات ایکری بیٹا کے ہاتھ

اعلیٰ ہے اس دعات سے تو انہوں نے بتایا کہ انہیں جو معلومات میں ان کے مطابق اس دعات کا ساراً اقام تحدہ کے خصوصی خلائی سیارے نے لگایا ہے لیکن چونکہ یہ دعات نایاب ہے اور انہیں تھیتی ہے اس لئے اقام تحدہ کے خلائی مرکز نے ان معلومات کو اپنی نہیں کیا بلکہ اسے اقام تحدہ کے سکریٹریٹ رواد کر دیا تاکہ وہاں سے ان پر آگے کام ہو سکے لیکن اس مالکو گروپ کے لوگ شاید اقام تحدہ کے مرکز میں موجود ہیں۔ انہوں نے یہ معلومات اڑائیں اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ دعات پاکیشی اور بہادرستان کے سرحدی علاقتے سے حاصل کی گئی ہے۔ بس میں میں سے ان کے اور باقی طلبوں کے ذمہ میں پاکیشی سکریٹریٹ سروس کا نام آ گیا کہ یہ پاکیشی سکریٹریٹ سروس کا ریکارڈ ہے کہ وہ ایسے محاملات پر ضرور کام کرتی ہے اس لئے یہ شرط چیز کی گئی لیکن مالکو گروپ نے شرط لیں مانی اور اب سا کے کہ انہوں نے یہ دعات کسی پوری ملک کو فروخت کر دی ہے لیکن اس ملک کا نام انہیں معلوم نہیں ہے۔ سلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ایکری بیانیا ان بدمعاشوں کے گروپ سے بھی ذہنا ہے جو انہوں نے ایکری بیانیا کی پروادہ کے بغیر دعات آگے فروخت کر دی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”بھی بات میں نے چیف سکریٹری صاحب سے کی تھی تو انہوں نے کہا کہ وہ اس سٹبل پر نہیں اتنا چاہتے کہ اب بدمعاشوں سے

فروخت کر چکا ہے۔“ بیک زیر و نے کہا۔ ”ایکمی کوئی چیز واضح نہیں ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ تم نے اس محاط میں کچھ کرنا تھی ہے اور یہ نہیں کیونکہ دوسروں کی ملکتی چیز کو زبردستی اپنے خاد کے لئے شامل کرنا اخلاقی طور پر غلط ہے۔“ عمران نے کہا تو بیک زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک سچھے بعد فون کی ٹھیک نیج اخی تو عمران نے ہاتھ پر ہدا کر رسیور اخھا لیا کیونکہ جب تک وہ والش منزل میں موجود رہتا تھا وہ خود ہی بطور ایکسٹو کاں منوار پتا تھا۔

”اسکسو۔“ عمران نے رسیور کاں سے لگاتے ہوئے کہا۔ ”سلطان بول رہا ہوں۔“ عمران سے بات کرائیں۔“ دوسرا طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

”عمران ہم تین گوش ہے جناب سلطان عالی مقام۔“..... عمران نے اسی پار اپنے اصل لیجے اور آواز میں کہا۔

”عمران ہی۔“ چیف سکریٹری ایکری بیان سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ مالکو گروپ نے یہ نایاب دعات ایکری بیانیا اور رو سیاہ دو قوی طلبوں کو فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ دونوں طلبوں نے یہ شرط لکا دی تھی کہ آدمی رقم پہلے اور آدمی رقم چھ ماہ بعد اس صورت میں دی جائے گی کہ اگر کوئی نظم خصوصاً پاکیشی سکریٹری سروس اس کے پیچے نہ آئے گی۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ انہیں پاکیشی سکریٹریٹ سروس کا کیوں خیال آیا۔ اس کا کیا

”بھی ہاں۔ میں پہلے معلوم کر لوں کہ ماں گورنپ نے اسے کہاں سے حاصل کیا ہے اور اب یہ دعات کہاں موجود ہے۔ پھر آگے کے پارے میں سوچیں گے۔“..... عمران نے کہا تو سلطان نے اوکے اور اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

اب آپ تائیگر کی روپرست کا انتقام کریں گے۔ اسے تو شاید کی روز گل جائیں گے۔۔۔ بلیک زیرہ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہا دیا۔ اس کی پیشانی پر بوج کی تکریں محدود ہو گئی تھیں۔ ”جسے خود ہی اس ماں گورنپ کو فریں کرنا چاہئے۔“..... عمران نے اچانک بیڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک زیرہ سے مخاطب ہو گیا۔

”وہ سرخ جلد والی ڈاڑی تھیے وہ۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرہ نے میز کی دراز کھوئی اور ایک حصہ ڈاڑی کھال کر عمران کی طرف پر صادی۔ عمران نے ڈاڑی اٹھائی اور اس کے درق پہنچ شروع کر دیئے تھیں کافی دیر یک سخت اٹ پٹک کرنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈاڑی کو بند کر کے رکھ دیا۔

”کیا ہوا۔ کوئی ریلفس نہیں ملا۔ آپ ریتل نثار سے معلوم کر لیں یا پھر کرس ورثہ آج ہنا تو یعنی سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔“..... بلیک زیرہ نے کہا۔

”ماں گورنپ کوئی سرکاری یا پرائیوریت ایجنسی نہیں ہے۔“ کلکٹر

ٹوٹتے رہیں۔ دیسے بھی انہیں قوری طور پر اس دعات کی ضرورت نہیں تھی۔ ان کے پاس اس کا چھوٹا سا ذخیرہ موجود ہے اور نہ ہی وہ ان کی اشد ضرورت ہے۔۔۔ سلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ آپ نے یہ معلومات بھم پہنچا گئیں۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران بیٹے۔ یہ دعات تو پہر پاؤرڈ اپنے میز کھوں اور راکٹوں میں کافی عرصے سے استعمال کر لی چکی ہے۔“..... کیا ڈاکٹر جیب نے کوئی نیا مصروف ذخیرہ نکالا ہے اس کا۔“..... سلطان نے کہا۔

”ہاں۔ انہوں نے جیرت اگلی تجربہ بات کے ہیں۔ عام تو نہایت جو تسلیم غیرہ سے حاصل ہوتی ہے اس سے لاکھوں گناہ زدہ فحصال تو انہی انہوں نے اس دعات کے استعمال سے حاصل کی ہے۔ اگر یہ دعات عام ہوئی تو پھر پوری دنیا میں انقلاب آ جاتا اور تسلیم اور تو نہایت کے دیگر ذرائع پر اپنے زمانے کی بات ہن کر رہ جاتے۔ اب البتہ یہ ہو گا کہ اس تجربے کی بنیاد پر پا کیشی جو راکٹ، میز کھل اور لڑاکا طیارے تیار کرے گا وہ بے پناہ رفتار کے حائل اور تقریباً ناقابل تغیر ہوں گے۔“..... عمران نے تقسیل مانتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر یہ دعات پا کیشی سے حاصل کی گئی ہے تو پھر یہ ہمارے ملک کی ملکیت ہے۔ اس کی چوری برداشت نہیں کی جائی جائے۔ بلیک اگر یہ پہاڑستان سے حاصل کی گئی ہے تو پھر بہ درستان حکومت سے معاملہ کرنا پڑے گا۔“..... سلطان نے کہا۔

عمران نے کریل دباتے ہوئے کہا تو بیک زیدہ یے اختیار فس پڑا۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر پس کر دیے۔  
”گولڈ ڈسٹ کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ اگر تم نے میری ماشر ڈسکن سے بات نہ کرائی تو ماشر ڈسکن کو خاصاً یہاں تھصان اٹھانا پڑے گا“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرنی ہوں“..... دوسری طرف سے قدرے سے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”بیل۔ ڈسکن بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آسکن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے..... عمران نے اپنا پورا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ اوہ۔ مجھے تو تسلیم گیا تھا کہ کوئی صاحب دیکھی دے رہے ہیں کہ اگر بات نہ کرائی گئی تو مجھے زبردست یہی تھصان ہو سکتا ہے۔ ڈسکن نے بے تکلفاً لجھے میں کہا۔

”تمہاری یہ فون انڈھت نے پہلے میری بات سن کر یہ کہہ کر فون بند کر دیا کہ یہ کلب ہے کوئی جیولری کی دکان نہیں اور مجھے دوبارہ کال کرنا پڑے۔ تمہاری اس فون انڈھت کو یہ معلوم نہیں کر

گروپ ہے۔ یہ تو انہوں نے ساتھ ہی ایک سائینڈ بوس کر رکھا ہے اس لئے ان کے بارے میں معلومات ان اداروں سے نہیں مل سکتیں۔ ارسے ہاں۔ واقعی ایک کام ہو سکتا ہے۔ کراس میں ایک لیکسٹر بھی ہے ماشر ڈسکن۔ اس سے ہات ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سرخ رنگ کی ڈائری اٹھائی اور اس کے صفات الٹ پلٹ کرنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جنم گئیں۔ اس نے چند لمحوں بعد ڈائری کو الٹا کر میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔  
”گولڈ ڈسٹ کلب“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماشر ڈسکن سے بات کراؤ تاکہ اس سے گولڈ ڈسٹ کا موجودہ بھماو معلوم کیا جائے۔“..... عمران نے اپنے اصل لجھے میں کہا۔

”سو رو سر۔ یہ کلب کا نام ہے کسی جیولری کی دکان نہیں۔“ دوسری طرف سے قدرے تاراض سے لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”اب آپ کو دوبارہ کال کرنا پڑے گی۔“..... بیک زیدہ نے سکراتے ہوئے کلب۔

”کم از کم یہ تو کفرم ہو گیا کہ یہ کلب ہے کوئی دکان نہیں۔“

”سوری عمران صاحب۔ لارڈ مالکو کے بارے میں زبانِ ہجوان دیگا کا سب سے بڑا جرم ہے اور اس معاملے میں صحابے ان لوگوں نے کیا کیا سیست اپ بنا رکھے ہیں کہ ایک لمحہ بعد انہیں خبر ہو جاتی ہے اور دوسرے لمحے خبر دینے والا اپنے تمام اہلتوں سیست جل کر راکھ ہو جاتا ہے اس لئے کوئی بھی اس بارے میں آپ کو کوئی اطلاعِ ثقیل دے سکتا۔ سوری۔“ ماسٹر ڈسکن نے کہا اور اس کے ساتھ تو رابطِ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے رسیور روکھ دیا۔

”بڑا عجب و دیدبہ نہار کھا ہے اس گروپ نے۔۔۔ بیک زیرہ نے کہا۔

”میرے خیال میں صرف رعب و دیدبہ ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت ان کی کارروائیاں ایسی ہیں کہ ایکریسا، روایا اور دوسری حکومتی بھی جبرا ان سے اپنے مطلب کی بات نہیں منو سکتیں۔“ عمران نے کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ نائیگر وہاں پھنس جائے۔۔۔ بیک زیرہ نے کہا۔

”ارے نہیں۔ وہ بے حد محاط رہنے والا آدمی ہے۔ وہ ناکام بھی نہیں رہے گا اور کام بھی جلدی کرے گا۔“ عمران نے کہا تو بیک زیرہ نے اثاثت میں سر ہلا دیا۔

تمارے ہلک میں فون کال کے رش کس قدر ہائی ہو چکے ہیں اس لئے اگر میں دو ٹکان کاں کا بل جل چھیں بھجواد جتا تو تمہارا سارا گولہ ڈست فروخت ہو کر بھی علی پورا نہ ہو سکتا۔۔۔ عمران کی زبان روائی ہو گئی تو دوسری طرف سے ماسٹر ڈسکن نے اختیارِ فس پڑا۔

”آپ نے بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔۔۔ ماسٹر ڈسکن نے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی نظرت کو چاہتا تھا کہ عمران مجھے کہ بسک اسی باتیں کرتا رہے گا۔

”یہ بتاؤ کہ کرانس میں تمہارا تمبر مالکو گروپ سے پہلے آتا ہے یا بعد میں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ مالکو گروپ تو کرانس کیا پوری دنیا کا نمبر دن گروپ ہے۔ میرا تو اس سے کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ کیوں ایسی بات کر رہے ہیں۔۔۔ ماسٹر ڈسکن نے کہا۔

”مالکو گروپ بدحاشی سے ہٹ کر بھی کوئی کام کرتا ہے۔ سایہ بننے کے طور پر۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ سائنسی وحاظتوں کے حصول اور فروخت کا وحدنہ بھی کرتے ہیں اور اس کام میں ان کا پورا گروپ ہے اور پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ سما گیا ہے کہ پر پادری اس کی گاہک ہیں۔“ ماسٹر ڈسکن نے کہا۔

”لارڈ مالکو کا کوئی پتہ۔ فون نمبر سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

معلومات حاصل کر رہا ہے۔۔۔ لارڈ مالکو نے عمران ہوتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ پاکیشیا سکرت سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا خطرہ اک ترین سکرت ایجنت علی عمران ہے۔ وہ گولڈ ڈسٹ کلب کے مالک ماشر ڈسکسن کا دوست ہے۔ اس نے اسے فون کر کے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو ماشر ڈسکسن نے آپ کے بارے میں کوئی بات بتانے سے صاف انکار کرتے ہوئے فون بند کر دیا لیکن اس کی اطلاع مجھے پہنچ گئی۔ میں نے ماشر ڈسکسن کو کال کر کے پوچھ چکر کی تو اس نے بتایا کہ عمران سے اس کے تعلقات پائی چہ سال پلے کے ہیں۔ اب اس نے اچاک کال کی لیجن اس نے اسے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ میں نے مندرجہ ذیل ایکس پیچھا سے اس فون کال کا ریکارڈ ملکوایا اور اس سے ماشر ڈسکسن کو بات کی تصدیق ہو گئی۔۔۔ آئزک نے جواب دیا۔

”ماشر ڈسکسن نے تو اپنی اور اپنے ماتھیوں کی زندگیاں بچالی ہیں لیکن اس عمران نے یہ جرأت کر کے اپنی زندگی ختم کر لی ہے۔ تم نے سنا ہے کہ میں نے کیا کہا ہے۔۔۔ لارڈ مالکو نے کہا۔

”میں سر۔ لیکن اس کے لئے تم کو پاکیشیا بھجا ہا ہو گا۔۔۔ آئزک نے کہا۔

”میا مطلب۔ تم ایک آدمی کے لئے۔ کیا اب مالکو گروپ اس

لارڈ مالکو اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پر منے میں صروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی تھیں ایسی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیدر اخراج لیا۔

”میں۔۔۔ لارڈ مالکو نے اپنے مخصوص لیے میں کہا۔

”آئزک بول رہا ہوں چیف۔۔۔“ دوسری طرف سے ایک سوہنہ آواز سنائی دی۔

”کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کہ انس میں جو تم نے براہ راست مجھ سے رابطہ کیا ہے۔۔۔ لارڈ مالکو نے چوک کر کہا۔

”چیف۔ پاکیشیا سے ایجنت عمران نے گولڈ ڈسٹ کلب کے ماشر ڈسکسن کو فون کر کے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پاکیشیا کا عمران۔ کون ہے وہ اور کیوں ہم برے بارے میں

صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا کی اندر ولڈ سے ہے اور پاکیشیا کے علی عمران نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں کہ وہ کافی جا کر دہاں سے آپ کے بارے میں اور گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے۔ آئزک نے کہا۔

”یہ آدمی کیا جادو گر ہے کہ پاکیشیا سے کافی آگر ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اس سے حقیقت اگلواد اور پھر اس کی لاش کو کسی سڑک پر پھینک دو۔“ لارڈ ماکلونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیدر رکھ دیا۔ اسے آئزک بر خصہ آرہا تھا کہ وہ معمولی ہاتوں کے لئے اسے پریشان کر رہا ہے لیکن پھر تقریباً ایک سچھتے بعد فون کی ٹھنڈی بیٹھی تو لارڈ ماکلونے ہاتھ پڑھا کر رسیدر اخالیا۔

”لیں۔“..... لارڈ ماکلونے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔ ”مارٹن بول رہا ہوں چیف۔ ہمیں کوارٹر سے۔“ دوسرا طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی وی۔

”ہمیں کوارٹر سے تم بول رہے ہو۔ کیوں۔ آئزک کہا ہے۔“ لارڈ ماکلونے چھپ کر کہا۔

”انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو لارڈ ماکلونکو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر لٹھ مار دی ہو۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ آئزک کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کہاں۔ کس نے کیا ہے۔ کیا مطلب۔“..... لارڈ ماکلونے شاید زندگی میں

قدرت سنا ہو گیا ہے کہ ایک آدمی کے لئے پوری جنم بیجے گا۔“ لارڈ ماکلونے اپنے مخصوص زم لجھ میں کہا۔ ”جم سے یہا مطلب لگنگیں تھا چیف۔ میں معافی چاہتا ہوں۔“ آئزک نے کامنے پڑے لجھ میں کہا۔

”آرڈر میرے سامنے بات کرتے ہوئے سچ سمجھ کر بات کیا کرو۔ جب یہ آدمی یہاں آئے گا تو اس سے جنت لیا جائے گا۔ سچھے۔“..... لارڈ ماکلونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدر کو دیا۔

”وہنہ۔ ایک آدمی کے لئے ٹیم۔ ناٹس۔“..... لارڈ ماکلونے غصیلے لجھ میں بڑیاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی کاں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر اسے کام کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہوا تھا کہ فون کی ٹھنڈی ایک بار پھر بیٹھی تو اس نے ہاتھ پڑھا کر رسیدر اخالیا۔

”لیں۔“..... لارڈ ماکلونے کہا۔

”آئزک بول رہا ہوں یاں۔“..... دوسرا طرف سے آئزک کی موذبانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیوں کاں کی ہے۔“..... لارڈ ماکلونے قدرے بخت لجھ میں کہا۔

”ایک پاکیشیائی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ ہمارے بارے میں مخفی ہو گئے اور کلکیوں سے معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا۔ اس نے بن

پہلی بار یوگھلائے ہوئے لجھ میں کہا کیونکہ آج سے پہلے بھی اسے الیک خبر شملی تھی کہ اس کے کافی ہیڈکوارٹر کے چیف کو بلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ شاید ایسا ہونے کا سوچ بھی نہ سکتا تھا۔

”سر۔ ایک پاکیشیائی کو پکڑ کر ہیڈکوارٹر لایا گیا تھا۔ پاس آئزک سپیشل نارچنگ روم میں اس سے پوچھ چکھ کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ سپیشل نارچنگ روم کے دلوں گارڈز ڈوک اور سارا پیغمب موجود تھے لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آیا اور میں نے پاس آئزک سے ایک خاص محاطے پر ضروری بات کرنا تھی اس لئے میں وہاں گیا تو سپیشل نارچنگ روم کا دروازہ مکمل اورت میں اندر سے بند تھا۔ جب اسے کھل دیا گیا اور دروازہ نہ کھلا اورت میں اندر سے کوئی جواب ملا تو ہم نے ایک حصی راست کھولا تو پہنچا کر اندر پاس آئزک اور دلوں گارڈز ڈوک اور سارا پیغمب کی لائیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان تینوں کو کوڑے کی ضربات سے ہلاک کیا گیا تھا اور وہ پاکیشیائی غائب تھا۔..... مارٹن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں غائب تھا۔ کیوں غائب تھا۔..... لارڈ مانکو نے جرت بھرے انداز میں کہا۔

”بیف ہم خود جیران تھے۔ چنانچہ ہم نے جب چیلنج کی تو ہمیں معلوم ہوا کہ سپیشل نارچنگ روم کی عقیقی دیوار کی سائینڈ میں ایک خفیہ دروازہ ہے جسے کھولا گیا تو دیوری طرف ایک چھوٹا کمرہ تھا جس

میں آنونیک آرا موجود تھا۔ اس کی چھت آٹھی سے زیادہ کھلی ہوئی تھی۔ یہ آدمی اس کھلی چھت سے اوپر گیا اور پھر اوپر سے عقبی طرف اتر گیا اور عقبی دروازہ کھول کر فرار ہو گیا۔..... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”دیری بیٹھ۔ تو اب نوبت یہ آئی ہے کہ ایک آدمی ہیڈکوارٹر انجام رخ اور گارڈز کو ہلاک کر کے نکل جاتا ہے اور کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ دیری بیٹھ۔ ستو مارٹن۔ اب یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم فوری طور پر اس آدمی کو روپیں کر کے پکڑو اور اسے ہلاک کر کے اس کی لاش میرے سامنے رکھ جاؤ۔ میں جھیپس اس کے لئے دو ٹھنڈے دنیا ہوں۔ درستہ تم اور تمہارے تمام ساتھی زندہ وفن کر دیئے جائیں گے۔..... لارڈ مانکو نے ایک بار پھر اپنے مخصوص نرم لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسپورٹر کو سامنے دیوار پر موجود گلاک کی طرف دیکھا۔

”ہونہے۔ اب یہ نوبت آئی ہے۔ دیری بیٹھ۔ انہیں سراہیتی چاہئے۔..... لارڈ مانکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانچیت پر موجود ریک میں سے شراب کی یوں کھالی اور اسے کھول کر منہ سے لگایا۔

چھرے کے نتوش اور اس کے سر کے پالوں کا ذیروں ان اور ٹکر تبدیل  
ہو چکا ہے تو اس نے اطمینان کا طوبی سائنس لیا۔ ایسا ہی ایک اور  
پیکٹ ایجی سک اس کی جیب میں موجود تھا۔ شرٹ کے یونچ عام جائز  
کی پینت تھی اور جیروں میں بھی عام سے جوتے تھے اس لئے اب  
اسے پہچانتے جانے کا خطرہ نہ رہا تھا اور شاید اس کے لئے زندہ تھی  
انکانا نامگن تو نہیں مشکل ضرور ہو جاتا کیونکہ وہ لاڑنا نکو کے ایک  
اہم اڈے سے فوج کر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

ٹانگر مخفف ہولٹوں اور کلپوں میں گھومت پھرتا ہوا ویزیر اور ایسے  
ہی لوگوں سے مالکوگروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا پڑھ  
رہا تھا کہ اچاک ایک کلب میں اس پر بے ہوش کر دیئے والی گیس  
فائر کار دی گئی اور پھر جب وہ ہوش میں آیا تو وہ ایک نار ٹکر ردم  
ش کرتی پر راؤز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ وہاں ایک آدمی کرسی پر  
بیٹھا ہوا تھا جبکہ دو قوی یہکل اور پیش شیم سنجھے باتھوں میں کوڑے  
پکڑے کری کے پیچھے کھڑے تھے۔ وہ دونوں اگر بولاف اور جوانا  
سے زیادہ نہیں تو کسی صورت کم بھی نہیں تھے۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے  
آدمی نے اس سے پوچھ چکھ شروع کر دی اور پھر ٹانگر کو دوران  
گنگوٹ معلوم ہوا کہ اس پوچھ چکھ کرنے والے کام آئیک ہے اور  
وہ مالکوگروپ کے کرانس ہیئت کو اپنے اخراج ہے اور اس کے عصب  
میں کھڑے دونوں دیوؤں کے نام ذمک اور سارا پیں تو ٹانگر  
نے انہیں چکردے کر لانا ان سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش

ٹانگر تیز تیز قدم اٹھا تا ایک بندگی میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس  
غلی میں سامنے رکھے ہوئے کوڑے کے تین بڑے ڈرموں کو دیکھ کر  
ہے وہ اس گلی میں داخل ہوا تھا اور پھر کوڑے کے ایک ذرم کے  
پیچے ہو کر اس نے اپنی شرٹ اتاری اور اسے الٹ کر پھر پہن لیا۔  
اب اس کا ذیروں ان اور ٹکر تبدیل ہو چکا تھا۔ یہ ڈبل ٹکر شرٹ یہاں  
کرانس میں عام استعمال کی جاتی تھی کیونکہ اس طرح ایک ایسی شرٹ  
کو ڈبل ڈبل کر مختلف موقعوں پر پہننا جا سکتا تھا۔ شرٹ تبدیل کرنے  
کے بعد اس نے پینت کی عینی پاکٹ میں سے ایک پیکٹ سانکھلا۔  
یہ چپٹا سا پیکٹ تھا۔ اس نے اسے کھولا تو اس میں ریڈی میزے میک  
اپ کا خاص کور موجود تھا۔ اس نے اسے سر اور چھرے پر چلا ھالیا اور  
پھر مخصوص انداز میں چھپچانا شروع کر دیا۔  
چند لمحوں بعد جب اسے پوری طرح اسی ہو گئی کہ اب ان کے

پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر عقیقی دروازہ گھول کر وہ محلی فضا میں پہنچ گیا لیکن اسے معلوم تھا کہ آئزک کی لائش ملٹے ہی مالکوں گروپ پوری قوت سے اسے خلاش کرتے ہوئے پاگل کتوں کی طرح ہر طرف دوز پڑے گا اس لئے اس نے اسی میں جا کر نہ صرف شرثِ اٹ کر بیکن لی تھی بلکہ ماسک میک اپ کر کے اپنا حلیہ بھی تبدیل کر لیا تھا اور اب وہ اطمینان سے اپنی مرشی کی کارروائی کر سکتا تھا۔

یہاں کرانس کے واراً ہجومت یا اس کی اندر ورلڈ میں گھوستے ہوئے اس بات کا پوری طرح علم ہو گیا تھا کہ یہاں مالکوں گروپ خوفناک غیریت کی طرح لوگوں کے ذہنوں پر چھپا ہوا ہے جیسا مالکوں گروپ کے خلاف کوئی منہ سے بھاپ لکھ نہ کیا تھا اس لئے اس نے ہمیں فیصلہ کیا تھا کہ وہ لارڈ مالکوں کو کسی طرح خلاش کر لے کوئی نہ سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں کہ وہ رحمات اب کیا ہے۔ گواہ عمران نے تھی سے ہدایت کی تھی کہ وہ یہاں سے صرف معلومات حاصل کرے گیں یہاں پہنچ کر اسے احساس ہوا تھا کہ عملی کام کی بغیر معلومات حاصل نہیں ہو سکتی اور فائل معلومات بھی سوائے لارڈ مالکوں کے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی جیسیں یہاں اصل مسئلہ یہی تھا کہ آئزک نے ہم بے ہوش کے عالم میں جو کچھ بتایا تھا وہ بھی مکمل طور پر واضح نہ تھا۔

آئزک نے اسے بتایا تھا کہ لارڈ مالکوں پر ہاؤس ہیسے لارڈ مالکوں

کی تو اس آئزک نے ان دلوں آدمیں کو اس پر کوڈے بر ساز نہ کر حکم دے دیا اور یہ حکم سنتے ہی نائیگر نے جو پہنچے ہی نائیگر موڑ کر عقیقی ہٹن پر پھر رکھ چکا تھا، جو کے ذریعے ہٹن پر ہٹن کر دیا اور ہٹن پسیں ہوتے ہی راڈز غائب ہوئے اور وہ دلوں جو اس کے سامنے رک کر کوڑے ہوا میں چھا رہے تھے جیسے سے چند لمحوں کے لئے بت بن کر رہ گئے اور نائیگر کو موقع عمل مل گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ان میں سے ایک کے ہاتھ سے کوڑا چھپا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ ان ہٹوں کو کوڑے مار دا کر بے ہوش کر چکا تھا۔

جب یہ ہٹوں بے ہوش ہو گئے تو نائیگر نے ان دلوں کو اس پر کھڑکی کر داروں کی گرومنی کھڑی تھیں کی کھڑکی کے پے در پے وار کر کے تو زدہ ہیں۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس نے اسے زیادہ گفرنہ تھی لیکن اس نے احتیاطاً دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے کوڑے کی ضرب لگا کر آئزک کو ہوش میں آنے پر محجور کر دیا اور اس کے بعد تو ہیسے نائیگر پر دشت کا دورہ ہی گیا۔ اس نے کوئی کے پے در پے وار کر کے آئزک کا جسم ادھیر کر رکھ دیا اور آئزک کو ہشم بے ہوش کے عالم میں نائیگر کے سوالات کے جواب دینے پر محجور ہونا پڑا۔ نائیگر اس سے لارڈ مالکوں کا جھانمان معلوم کرنے چاہتا تھا اور پھر معلوم کرنے کے بعد آئزک کو بھی اس نے بلاک کر دیا۔

اس کے بعد وہ ایک خفیدہ کمرے کی چھت سے نکل کر عقیقی طرف

واقع ہے۔ چنانچہ ثرث کی تجدیلی اور میک اپ کے بعد جب نائیگر کو یقین ہو گیا کہ اپ لارڈ ماکو کے آدمی اسے ریس نہ کر سکیں گے تو اس نے ایک تجسس کپڑی اور اسے پول کالوںی چلنے کا کہہ کر وہ تجسسی کی عجیبی سیٹ پر بینچ گیا۔

”پول کالوںی تو بے حد و سیع و عریض کالوںی ہے جناب۔ آپ نے کہاں جانا ہے۔۔۔ دیاریور نے گزاری چلاتے ہوئے گروں موڑ کر پوچھا۔

”پول کالوںی میں لارڈ ماکو ہاؤس والی قطار میں ایک کوئی ہے۔

بیرونِ اللہ علیم۔ بھنگے وہاں جانا ہے۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

”لارڈ ماکو ہاؤس، بیرونِ اللہ علیم۔ یہ دونوں نام ہی سیرے لئے اپنی میں جناب۔ حالانکہ بھنگے یہاں تکمیلی چلاتے ہوئے کئی سال گزر گئے ہیں۔۔۔ تجسسی دیاریور نے جمرت ہجرے لجھ میں کہا۔

”جمرت ہے۔ تم تجسسی دیاریور ہو کر بھنگی لارڈ ماکو ہاؤس کے ہارے میں تھیں جانتے جبکہ کراس قرک کراس پوری دنیا اس نام سے واقف ہے۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”جناب۔ ماکو لکب تو یہاں کا مشہور لکب ہے لیکن لارڈ ماکو ہاؤس ناتی کوئی عمرت تم از کم پول کالوںی یا کسی اور معروف کالوںی میں نہیں ہے۔۔۔ دیاریور نے بڑے ہمتی لجھ میں کہا تو نائیگر کے پہرے پر جمرت کے ہڑرات اہم آئے کونکڑ اس کا صاف مطلب تھا کہ آرٹر کے اس شم بے ہوشی کی حالت میں بھنگی اس سے

ہاؤس کہا جاتا ہے، کے بیچے ہوئے خصوصی تجہ خانے میں ہوتا ہے۔ اور پر اس کے سکروری، دیگر عملہ اور حافظوں کی سیئر تقداو رہتی ہے۔ لارڈ ماکو ہاؤس تجہ خانے سے کب باہر جاتا ہے اور اس طرح چاتا ہے اور اس طرح والیں آتا ہے اس کا علم آج تک کسی کو نہیں ہو سکا تھا اور اس پرے لارڈ ہاؤس میں جگہ جگہ اپنی جانبی چدید حلقی آلات نصب تھے جنہیں اس تجہ خانے سے ہی نکلوں اور ماینز کیا جاتا تھا اور گزشتہ چوہا لوں سے کسی نے لارڈ ماکو کو نہیں تھیں دیکھا تھا۔ صرف اس کا نام اور حکم چلا تھا اور ہم۔

گوڑوک نے اسے لارڈ ماکو کا فون نمبر بتا دیا تھا لیکن یہ نہ ہوا کافی نہیں تھا بلکہ کسی اور لکھ کا تھا۔ اس کا نائیگر کو اس وقت علم ہوا جب اس نے سہلا اسٹ فون انگوواری سے اس نمبر کے پارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ کرانس سہلا اسٹ فون نمبر زر پل زر و زر پل فور کوڈ سے شروع ہوتے ہیں جبکہ یہ نمبر زر پل زر پل زر پل قدر کوڈ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ لازماً کرانس سے بہت کر کسی اور ملک کا سہلا اسٹ نمبر ہے لیکن اس نمبر پر بات کی جائے تو لارڈ ماکو سے بات ہو جاتی تھی اس لئے اس فون نمبر سے بھنگی نائیگر کو فائدہ نہ ہوا تھا کہ وہ اس سے اصل حقیقت ریس کر سکے۔ اب صرف بھنگی ہوسکتا تھا کہ وہ پہلے اس لارڈ ماکو ہاؤس کا جائزہ لے اور پھر کسی بھنگی طرح لارڈ ماکو لکب جنچنگ کی کوشش کرے۔

آرٹر کے اسے بتایا تھا کہ لارڈ ماکو ہاؤس پول کالوںی میں

"وہ کس طرح سر"..... دیپٹر کے پھرے پر جرأت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بیہاں نہیں۔ کسی اور جگہ بات ہو سکتی ہے"..... نایگر نے کہا۔

"شہ سر۔ ابھر پہنچ رہا ہے۔ آپ دہل آ جائیں۔ میں دیس ہوں گا"..... دیپٹر نے ایک طرف کونے میں جاتی ہوئی راہبادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو نایگر نے اپنات میں سر بلا دیا۔ لفڑ وہ تمہر کر کے واپس جیب میں ڈال چکا تھا۔ اس نے کافی کا کپ تیار کیا اور اٹھینا سے کافی پینا شروع کر دی۔ گواہ معلوم تھا کہ دیپٹر عام طور پر لوگوں سے غلط بیانی کر کے رقمیں کمائے کو عار نہیں سمجھتے تھے لیکن اسے بھی اس مخلوق سے تقریباً ہر روز واسطہ پڑتا رہتا تھا اس لئے وہ ان کی نظریات سے بھی اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسے میتھن تھا کہ وہ اس البرٹ نامی دیپٹر سے درست بات اگلا لے گا۔ کافی بی کروہ اخنا اور اس راہبادی کی طرف بڑھ گیا جس طرف دیپٹر نے اشارہ کیا تھا۔ اسی لمحے البرٹ دیپٹر آپا اور اس نے میز پر موجود برتن اٹھانے اور وہ بھی اس راہبادی کی طرف مڑ گیا۔ راہبادی خالی پڑی تھی۔ پہنچ رہا کے دروازے بھی کھلے ہوئے تھے۔

"اوھ آ جائیں جتاب"..... دیپٹر نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو نایگر اسی کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے دیپٹر بھی آ گیا اور اس نے مڑ کر دروازہ پنڈ کر دیا۔

نے کسی پر بیٹھ کر نیچے کو کھول کر میز پر رکھا اور پھر اس پر بجھ گیا۔ اسے لارڈ مانکو باڈس کی علاش تھی اور پھر تھوڑی سی محنت کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل ساقیں لیا کیونکہ واقعی نیچے میں لارڈ جیلس نام کی ایک کوشی تو موجود تھی لیکن لارڈ مانکو باڈس موجود نہ تھا۔

"جیسی میرا ناگرگٹ ہے۔ ہو سکتا ہے آزماز نے شم بے ہوشی کے عالم میں غلط نام لے دیا ہو"..... نایگر نے بڑھ رہے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دیپٹر ایک نرے اخانے اس کے قریب بیٹھ گیا۔ نایگر نے لفڑ اخنا کر اسے تمہر کردیا جبکہ دیپٹر نے کافی کے برتن میز پر لگا دیئے۔ نایگر نے ایک نظر دیپٹر کی طرف دیکھا۔ وہ دیپٹر عمر اور پھرے سے ہی خاصاً تیز اور ہوشیار نظر آ رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"..... نایگر نے اس سے کہا تو وہ چوک کے پڑا۔

"سر۔ میرا نام البرٹ ہے"..... دیپٹر نے قدرے جرأت بھرے لیجے میں کہا کیونکہ اس کا تجوہ بخا کہ گاہک دیپٹر سے عام طور پر اس قسم کے سوالات نہیں کرتے۔

"بیہاں کب سے ہو"..... نایگر نے پوچھا۔

"جناب۔ پندرہ سالوں سے"..... دیپٹر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اگر تم چاہو تو وہ دارما کہتے ہو۔"..... نایگر نے ہستے ہوئے کہا۔

”تو تم مجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیئے۔“ نائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

”میں جتاب۔ میں غریب آدمی ہوں۔ میں ایسے خدا کا معاملات میں بھی پڑنا چاہتا ہوں میں وہ ذار کے لئے جان دینا پڑے۔“ ویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تاؤ۔ جیسیں کچھ بھی کہا جائے گا۔“ نائیگر نے جیب سے وہ ذار کے دو قوت نکال کر اس کی طرف پوچھاتے ہوئے کہا۔

”جبات۔ پہلے یہ بات کہاں میں کہاں آپ سے کوئی دھوکہ نہیں کروں گا۔ مجھے یہاں پڑھہ سال کام کرتے ہوئے ہو گئے ہیں۔ اگر میں ایسا آدمی ہوتا تو اب تک زندہ نہ رہتا۔ یہاں پہلے کالوں میں واقعی کوئی لارڈ مانکو ہاؤس نہیں ہے بلکہ ایک کوئی ہے اس کا نام لارڈ جیس ہے لیکن یہ ذاکر رنس کی کوئی ہے۔ وہ یہاں کے معروف ڈسٹرکٹ ہے۔ جہاں تک لارڈ مانکو ہاؤس کا تعلق ہے تو یہاں ایک کوئی ہے جس کا نام ہیرالد ہاؤس ہے ایں اسے کہا لارڈ مانکو ہاؤس جاتا ہے۔“ ویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔“ نائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

”اس لئے کہ لارڈ مانکو دنیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ وہ اس ہاؤس میں رہتا ہے۔ ہیرالد لارڈ مانکو کے والد کا نام تھا۔“ ویر

”مجی۔ اب فرمائیں جتاب۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“ ویر نے ترے کو پھر پر رکھتے ہوئے بچ کر کہا۔

”مانکو کلب کا مالک لارڈ مانکو ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کی رہائش گاہ پول کالوں میں ہے اور اس کا نام لارڈ مانکو ہاؤس ہے لیکن یہاں نقصہ میں اس نام کی کوئی کوئی نہیں ہے۔ البتہ یہاں لارڈ جیس ہے۔ تم ہمارا کہ لارڈ مانکو ہاؤس کہاں ہے۔“ نائیگر نے کہا۔

”وہ ذار دینے کا وعدہ کیا تھا آپ نے۔“ ویر نے کہا تو نائیگر نے جیب سے وہ ذار کا قوت نکال کر اس کی طرف پڑھا دیا۔

”جبات۔ آپ نے ہماری کس سے ملتا ہے۔“ ویر نے قوت جھپٹ کر اسے جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔

”تم اسے چھوڑو۔ اصل بات کرو اور سنو۔ مجھے دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ وہ ذار کی مجھے داہمیں مل جائیں گے اور تمہاری لاش بھی کسی کھو میں تیرتی ہوئی نظر آئے گی۔“ نائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

”سوری سر۔ مجھے معلوم نہیں۔“ ویر نے جیب سے وہ ذار کا قوت نکال کر نائیگر کے سامنے رکھا اور پھر پھر پر موجود ترے اخراج کر دہ تیزی سے مرتے گا۔

”سنو۔“ نائیگر نے کہا تو ویر مرتے مرتے رک گیا۔

اسے ایک ایسا آدمی بھی مل گیا ہے جس سے اسے انتہائی تجھی معلومات بھیں مل سکتی تھیں۔ وہ یہ سوچ کر خوش بھی ہو رہا تھا اور جیران بھی کہ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور البرٹ ویٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے اب سادہ لباس پہننا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتوں تھی۔

”یہ میں اپنی طرف سے آپ کے لئے لایا ہوں“..... البرٹ نے کہا۔

”میں شراب نہیں پیتا۔ مجھے ڈاکٹر نے منع کیا ہوا ہے۔ یہ مردی طرف سے تم پی سکتے ہو“..... نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا تو البرٹ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے نائیگر کی طرف پر حادیا۔

”یہ بچک کارڈ ہے ان کمرے کے لئے۔ اس بھت کے لئے۔“..... البرٹ نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سرہا دیا اور پھر جب البرٹ نے بوٹ کھول کر دھکوٹ لے لئے تو نائیگر نے اسے عزیز بات کرنے کے لئے کہا۔

”جناب۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ دراصل چاچتے کیا ہیں۔“..... البرٹ نے کہا۔

”میں نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور بن۔ میرا کام صرف اتنا ہے۔“..... نائیگر نے کہا تو البرٹ کا چہرہ قدرے مر جھا سا کیا۔

البرٹ نے جواب دیا تو نائیگر بے اختصار چوک پڑا۔  
وہ تمہیں اتنی گمراہی میں اور اتنی تفصیل سے کیسے علم ہوا اس بارے میں۔..... نائیگر نے جیران ہو کر کہا۔

”اس لئے کہ میں وہاں چار سال تک لاڑکانہ کو یار پر کام کر رہا ہوں۔ لاڑکانہ بے پناہ شراب پینے کا عادی ہے لیکن وہ سادہ شراب نہیں پیتا بلکہ ایک خصوصی کاک نسل شراب بناؤ کر پیتا ہے جسے اس نے ماں کو کاک نسل کا نام دیا ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ بہت سی شرابوں کو ایک خاص تباہ سے ملا کر شراب تیار کی جاتی ہے اور میں وہاں کسی سالمن بھک یہ کاک نسل چار کرتے رہا ہوں۔“..... ویٹر نے جواب دیا۔

”کیا تم نے لاڑکانہ کو دیکھا ہوا ہے۔“..... نائیگر نے کہا۔  
”آپ بیہاں بیٹھیں۔ میری چھٹی کا وقت ہو گیا ہے۔ یہ برلن رکھ کر اور لباس تنہیں کر کے میں آتا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“..... ویٹر نے کہا۔

”بیہاں کا کرایہ کتنا ہے۔“..... نائیگر نے پوچھا۔  
”صرف سو ڈالر فی گھنٹہ۔“..... ویٹر نے جواب دیا تو نائیگر نے ایک سو ڈالر کا نوٹ نکال کر اس کی طرف پر حادیا۔  
”میرا نام تھامن ہے۔“..... نائیگر نے کہا تو البرٹ نے اثبات میں سرہا دیا اور پھر مز کر کر سے باہر چلا گیا۔ نائیگر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ اسے صرف اصل بات کا علم ہو گیا ہے بلکہ

ہو۔۔۔ نائیگر نے کہا تو البرٹ بے اختیار پھنس پڑا۔  
 آپ کو واقعی یقین نہیں آنا چاہئے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں  
 وہاں چار سال رہا ہوں۔ بارہ میں مجھے ڈیگری کے دوران لارڈ مالکوکی  
 طرف سے شراب کا آرڈر ملتا اور جو میں پہلے ہی تیار کر چکا ہوتا  
 تھا۔ چار پولیس ایک باس میں رکھ کر باس کو گواری میں بننے ہوئے  
 ایک خانے میں رکھ کر اس خانے کو بند کر دیتا۔ پھر دیر بعد سیٹی بھتی  
 تو خانہ محل جاتا اور میں باس کھوٹا تو اس میں سے وہ چاروں  
 پولیس غائب ہوتی۔ ان کی جگہ چار خانی پولیس موجود ہوتی تھیں  
 جنہیں میں اٹھا کر رکھ لیتا۔ پھر دروازہ آدمی ان خانہ پولیوں کو مخصوص  
 انداز میں واش کر کے الماری میں موجود وسری پولیوں کے ساتھ رکھ  
 دیا تھا۔ ہم نے چار سالوں میں لارڈ مالکو کی صرف آواز ہی سنی ہے  
 اور بھی انہیں دیکھا نہیں۔۔۔ البرٹ نے کہا اور ساتھ ساتھ وہ پوچھا۔

”تم نے وہاں سے تو کریں کیون چھوڑ دی؟۔۔۔ نائیگر نے  
 پوچھا۔۔۔

”جواب۔ ہاؤں کیپر رچرڈ نے مجھ پر اپنی ایک دوست لڑکی کو  
 لکھ کرنے کا اذام لگا کر فارغ کر دیا تھا۔ ویسے اس کا اذام  
 درست تھا کیونکہ میری جوانی تھی اور وہ لڑکی مجھے اپنی لگتی تھیں  
 رچرڈ میری معمولی سی چیزیں چھاڑ کو بھی برداشت نہ کر سکتا تھا اس  
 لئے اس نے دو تین بار مجھے وارنگر دی لیکن میں باز نہ آیا تو اس

”کس قسم کی معلومات جناب۔۔۔ البرٹ نے کہا۔۔۔  
 ”اس ہاؤس کے بارے میں۔۔۔ اس میں داخلہ کی اور اس کے  
 اندر خانگی انتظامات کی۔۔۔ نائیگر نے کہا۔۔۔  
 ”آپ ان معلومات کا کیا کریں گے جناب۔۔۔ البرٹ نے  
 پوچھا۔۔۔  
 ”ایک پارٹی کو پہلواؤں گا اور بس۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا تو  
 البرٹ کا چہرہ مزید لٹک سا گیا۔۔۔  
 ”جناب۔۔۔ اس میں کوئی غیر متعلق آدی داخل ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔  
 ہر شخص کے کارہ بے ہوئے ہیں۔۔۔ ان کا رذراز کوشش چیک کرتی ہے  
 تو راستے کھلتے ہیں ورنہ نہیں۔۔۔ البرٹ نے جواب دیا۔۔۔  
 ”اب تھا کہ کیا تم نے لارڈ مالکو کو دیکھا ہوا ہے؟۔۔۔ نائیگر  
 نے پہلے والا سوال دو ہر لیا۔۔۔  
 ”نہیں جناب۔۔۔ وہ کسی کے سامنے نہیں آتے۔۔۔ ان کی آواز  
 صرف ہاؤس کے اندر مائیک سے سنائی دیتی ہے جو ہر جگہ موجود  
 ہیں۔۔۔ میں وہاں بھتنا عرصہ رہا۔۔۔ میں نے کبھی نہ اسے دیکھا اور نہ اس  
 کی اور نے مجھے بتایا کہ اس نے اسے دیکھا ہوا ہے۔۔۔ البرٹ  
 نے جواب دیا۔۔۔

”یہ کیسے ملکن ہے۔۔۔ وہ آتا جاتا رہتا ہو گا۔۔۔ تم جو شراب ہاتے  
 تھے وہ بھی اس تک پہنچائی جاتی ہو گی۔۔۔ اس کے علاوہ موڑتی وہاں  
 جاتی ہوں گی۔۔۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس بارے میں شہزاد

قریب رکھ۔ کاروں کے دروازے سکھے اور چار مسلسل افراد جو دلوں کاروں سے باہر آئے تھے ناٹیگر پر اس طرح پلے چھے جیسے شدید کھیاں اچاکم کسی پر حملہ کر دیتی ہیں اور ناٹیگر کے سختلے سے پلے ہی اس کے سر پر زور دار چوتھی لگتی کہ اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی کی دیگر چادر پہنچتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں آخری احساس یعنی اچھرا تھا کہ البرٹ نے اس سے خداری کی ہے۔

نے بھگ فارغ کر دیا۔ پھر میں نے یہاں توکری کر لی۔..... البرٹ نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ لارڈ ماکو کے آتے جانے کے لئے کوئی دوسرا راستہ ہو گا۔“..... ناٹیگر نے کہا۔

”لازاما ہو گا۔ لیکن مجھے تو کیا کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔“..... البرٹ نے جواب دیا۔

”رجڑ کو تو معلوم ہو گا۔ کیا وہ اب بھی دیں ہے۔“..... ناٹیگر نے پوچھا۔

”تھی ہاں۔ وہ دیں ہے۔ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے لیکن مجھ سے اس کی ابھی تک بول چال نہیں ہے۔“..... البرٹ نے جواب دیا۔

”یہ رجڑ کہاں کا رہنے والا ہے۔“..... ناٹیگر نے پوچھا۔

”کرانس کا ہی ہے۔ لیکن مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔“..... البرٹ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ شکریہ۔“..... ناٹیگر نے انتہے ہوئے کہا اور پھر دوسڑا لار کا ایک اور نوٹ نکال کر اس نے البرٹ کے ہاتھ پر رکھا اور تیز تیز قدم اختحاتا ہوا وہ دروازہ کھوکھو کر باہر آیا اور ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ مین گیٹ سے کل کر مڑک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچاکم کاروں کے بریک اس کے قریب چھے اور ناٹیگر یہ آوازیں سن کر اچھلا ہی تھا کہ دذپاہ رنگ کی کاریں اس کے

ہوئے کہا۔  
 ”ہاں۔ آپ کی رپورٹ میں نے پڑھی تھی۔ اس میں آپ نے  
 بھی درج کیا تھا کہ آپ نے اسے ساران آئی لینڈ میں چھاڑا دیا  
 ہے۔“..... چیف سکریٹری نے کہا۔

”لیں سر۔ اور اب بھی وہیں ہے۔“ کرل براؤن نے کہا۔  
 ”مشی یہ علوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں اس کی حفاظت کے آپ  
 نے کیا انتظامات کے ہیں۔“..... چیف سکریٹری نے کہا۔

”جناب۔ وہاں بھرپور تھیم کی مشقیں مستغل طور پر ہوتی رہتی  
 ہیں۔ تھیم کا کوئی نہ کوئی سکیشن وہاں موجود رہتا ہے اس لئے کسی  
 خصوصی انتظامات کی ضرورت نہیں ہے۔“..... کرل براؤن نے جواب  
 دیتے ہوئے کہا۔

”یہ بات کس کس کو معلوم ہے کہ پہنچ ساران آئی لینڈ میں  
 ہے۔“..... چیف سکریٹری نے پوچھا۔

”مجھے۔ سکیشن اسے کہ رچہا اور اس کی بھروسی آرٹش کو یا پھر  
 آپ کو رپورٹ دی گئی ہے۔“..... کرل براؤن نے کہا۔

”آپ کے جو سکیشن وہاں مشقیں کرتے ہیں یا انہیں معلوم نہیں  
 ہے۔“..... چیف سکریٹری نے پوچھا۔

”نہیں جناب۔“..... کرل براؤن نے جواب دیا۔  
 ”آپ سکیشن اسے کی تو بھائی وہاں لگا دیں۔ جب تک یہ استعمال  
 میں نہیں آتی وہ اس کی حفاظت کریں۔“..... چیف سکریٹری نے کہا۔

کرل الفریڈ براؤن جو عام طور پر کرل براؤن کہلاتا تھا اپنے  
 آفس میں بیٹھا ایک فائل پرستی میں معروف تھا کہ پاس پڑے  
 ہوئے فون کی گفتگی بچ آئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔“..... کرل براؤن نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔  
 ”چیف سکریٹری صاحب سے بات سمجھے۔“..... دوسرا طرف سے  
 اس کی فون سکریٹری کی مدد بھانت آواز سنائی دی۔

”لیں سر۔ کرل الفریڈ براؤن بول رہا ہوں۔“..... کرل براؤن  
 نے اپنا پورا نام لیتے ہوئے کہا۔

”کرل۔ پہنچ کے ملٹے میں آپ نے کیا لائچ عمل اختیار کیا ہے۔“  
 چیف سکریٹری نے کہا۔

”میں نے آپ کو تحریری رپورٹ دی تھی جناب۔“..... کرل  
 براؤن نے چوک کر سایہ پر موجود واکس کپیٹر کی طرف دیکھتے

وھندے کے سلسلے میں اس کے خلاف کام کر رہا ہو کیونکہ ایک بات تو یہ ہے کہ ایک آدمی تو ظاہر ہے لارڈ مانکو گروپ کے خلاف کام نہیں کر سکتا۔ یکٹر سروس کا پورا گروپ ہے۔ درمری بات یہ کہ اس دعات کے بارے میں صرف لارڈ مانکو کو علم ہے کہ وہ کہاں ہے اور اس تجھ کوئی بھی نہیں سکتا یا اس کے خاص آدمی شیفرڈ کو اس کا علم ہے اور شیفرڈ کراں میں موجود ہی نہیں ہوتا۔ وہ قلعہ میں رہتا ہے اور وہیں وہ کسرارے سودے کرتا ہے اس لئے وہ چاہے لاکھر رپک لیں انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ دعات کہاں ہی۔ پھر یہاں صرف ہمیں معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے اور وہم سے گمراہ بھیڑ وہ ساران تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔۔ کریل براؤن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”دیکھ لو۔ اگر یہ دعات غائب ہو گئی تو اس کے ساتھ ساتھ تم اور تمہاری حظیم بھی سرکاری طور پر خالب کر دی جائے گی۔۔۔۔۔ چیف سکرٹری نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کریل براؤن نے ایک طویل سائبس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”چیف سکرٹری صاحب ایک آدمی سے ڈر رہے ہیں۔۔۔۔۔ کریل براؤن نے بڑی بات ہوئے کہا اور پھر ایک خیال آنے پر اس نے رسیور اخفاکی اور اس نے دو تجھر کیے بعد دیگرے پرس کر دیئے۔ ”میں چیفت۔۔۔۔ درمری طرف سے اس کی فون سکرٹری کی مدد و بانہ آواز سنائی دی۔

”جناب۔ اس طرح تو یہ بات اوپن ہو جائے گی کیونکہ سیشن اے کا وہاں مستقل موجود رہنا سوالیہ نہیں میں جائے گا۔ آپ یہ بتائیں کیا آپ کو اس سلسلے میں کوئی اطلاع می ہے یا کسی خطرے کا علم ہوا ہے۔۔۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔

”اس دعات کو ہم نے لارڈ مانکو سے خریدا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ اگر اس کے پیچے کوئی آئے گا تو پہلے لارڈ مانکو کے پاس ہی پہنچ گا۔ گوئی معلوم ہے کہ لارڈ مانکو کا گروپ کراں پر پچالیا ہوا ہے لیکن اس کے پا وجود میں نے کراں میں ایک ایسے آدمی کو امرت کر دیا ہے جو اس مانکو گروپ میں خاصاً عمل دل رکھتا ہے۔ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی ہے کہ مانکو گروپ کے کراں ہیہ کوارٹر کے اچارج آئرک نے ایک پاکیشیانی کو پکڑ لیا تھا جو پارس کے مخفق ہولٹوں اور کلبیں میں لارڈ مانکو کے بارے میں پوچھ کر کہا تھا پھر رہا تھا لیکن پھر یہ یحرب ایگزیکٹو اطلاع میں کہ وہ پاکیشیانی ہیہ کوارٹر کے اچارج اور نارچنگ میل کے دو گارڈز کو ہلاک کر کے ہیہ کوارٹر سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس اطلاع نے مجھے چونکا دیا ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیانی اس دعات کے پیچے کام کرے یہ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے۔۔۔۔۔ چیف سکرٹری نے تفصیل ملتے ہوئے کہا۔

”لیکن سر۔۔۔۔۔ مانکو گروپ تو پہلے حد و سیچ گروپ ہے۔۔۔۔۔ وہ بے شمار وھندے کرتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ پاکیشیانی کسی درمرے

”اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ہر حال تمہاری اطلاع درست ہے۔ آنکھ کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن اس پاکیشیانی کا تعلق کسی سروں سے نہیں ہے۔ وہ پاکیشیانی کی اثرورثہ کا آدمی ہے اور اس کی بلاکت کا حکم دیا جا چکا ہے اس لئے آج نہیں توکل ہر حال وہ ہلاک کر دیا جائے گا۔“..... جو نیند نے کہا۔

”کیا یہ بات کفرم ہے کہ اس کا کوئی تعلق پاکیشیانی سکرت سروں سے نہیں ہے۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات طے ہے۔ یہاں وہ اثرورثہ کے جن لوگوں سے ملا انہوں نے بتایا ہے کہ اس کا نام ٹیکنگ ہے اور وہ پاکیشیانی کی اثرورثہ میں کام کرتا ہے اور خاصا معروف آدمی ہے۔“..... جو نیند نے جواب دیا۔

”اس کا لارڈ ماکوئے یا تعلق ہو سکتا ہے۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”اس کے پارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بڑی بڑی پارٹیوں کے لئے معلومات حاصل کرنے کا وہندہ کرتا ہے اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ کسی بڑی پارٹی نے لارڈ ماکو کے پارے میں خصوصی معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کی خدمات حاصل کی ہوں۔“..... جو نیند نے جواب دیا۔

”اسی کون سی پارٹی ہو سکتی ہے۔“..... کرٹل براؤن نے قدرے چیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کافی کے دار الحکومت پارس میں جانی کلب کے جو نیند سے بیرونی بات کراؤ۔“..... کرٹل براؤن نے کہا اور رسیدور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ادھی سے گھنے بعد فون کی بھختی نئی اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیدور اخراج لیا۔

”لیں۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”جو نیند لائن پر یہی جناب۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”بیلو جو نیند۔“ میں کرٹل براؤن بول رہا ہوں کیروں سے۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”آج کیسے جو نیند یاد آ گیا تھیں کرٹل براؤن۔“..... دوسرا طرف سے انجانی بے تکفان لہجے میں کہا گیا۔

”بھی اطلاع می ہے کہ لارڈ ماکو گروپ کے کافی ہیڈاؤنر سے کوئی پاکیشیانی اچارج آنکھ کو ہلاک کر کے نکل گیا ہے۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

”اے۔ تھیں اس کی اطلاع کیسے مل گئی اور کیوں دی گئی۔ کیا اس کی تمہارے نزدیک کوئی اہمیت تھی۔“..... جو نیند نے حرمت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا خیال ہے کہ بھی اطلاع نہیں مل سکی۔ دوسرا بات کا جواب یہ ہے کہ ہم نے ایکر بیٹا اور رسیدور سیاہ کی حکومتوں کے مقابلے میں لارڈ ماکو سے کوئی خیپاری کی ہے۔ اس کے پیچے پاکیشیانی آنکھیں۔“..... کرٹل براؤن نے کہا۔

157

میں زیادہ تر تفصیلات ہمراں کے بارے میں تھیں لیکن اس کے ساتھ  
تھی نائگر کا نام بھی اس نے پڑھا تھا جو اس کے ذہن میں تھا اور پھر  
لقریباً میں مشت بدن اثر کام کی تھیں تج اُنی تو اس نے ہاتھ پڑھا کہ  
رسیور اخالیا۔

”میں۔۔۔ کرتل براؤن نے کہا۔۔۔

”گوفن بول رہا ہوں باس۔۔۔ ریکارڈ روم سے۔۔۔ دوسری طرف  
سے مونوباش لے چکے میں کہا گیا۔۔۔

”میں۔۔۔ کیا روپوٹ ہے۔۔۔ کرتل براؤن نے اشتیاق آئیز لے  
میں کہا۔۔۔

”جاتا۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل میں نائگر کا نام موجود  
ہے۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی  
خطرناک اجھت ملی ہمراں کا شاگرد ہے اور انڈر ولڈ میں کام کرتا  
ہے اور اسے بھی خاصاً تیر، دلیر اور خطرناک آؤں سمجھا جاتا ہے۔۔۔  
گوفن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

”اوکے۔۔۔ کرتل براؤن نے ایک طویل سامن لیتے ہوئے  
کہا۔۔۔ اس کا خیال درست ثابت ہوا تھا۔۔۔ اس کا مطلب تھا کہ چیف  
سینکڑی صاحب کا خیال درست تھا۔۔۔ پاکیشیا اجھت کام کر رہے  
ہیں اور انہیں نے لارڈ مانکو کے معلوم کرنے کے لئے کہ اس  
نے پہنچ کیاں فروخت کی ہے، اس انڈر ولڈ میں کام کرنے والے  
نائگر کو بھیجا ہے کیونکہ لارڈ مانکو کا سارا کاروبار انی انڈر ولڈ میں

”لارڈ مانکو کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور پھر وہ ایک  
کام بھی نہیں کرتا۔۔۔ اس کے کئی دعندے ہیں اس لئے اس کے تھیں  
وشن بھی بہر حال پوری دنیا میں موجود ہوں گے۔۔۔ جو نید نے  
جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”اوکے۔۔۔ بہر حال اس سلسلے میں کوئی مزید معلومات تمہیں ملیں تو  
جنھے ضرور اطلاع دیں۔۔۔ کرتل براؤن نے کہا۔۔۔

”چیک ہے۔۔۔ میں اطلاع دے دوں گا۔۔۔ جو نید نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”مگر باقی۔۔۔ کرتل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔۔۔ اچاک  
اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے ہاتھ پڑھا کہ رسیور  
الٹھایا اور تن بنی یکے بعد دیگرے پر لیں کر دیے۔۔۔

”میں سر۔۔۔ ایک مونوباش آواز سنائی دی۔۔۔  
”گوفن۔۔۔ تمہارے ریکارڈ روم میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل  
موجود ہے۔۔۔ کرتل براؤن نے کہا۔۔۔

”میں سر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔  
”اس میں چیک کر کے مجھے قون پر بتاؤ کہ کسی نائگر نامی آؤی  
کا بھی ذکر ہے یا نہیں۔۔۔ کرتل براؤن نے کہا۔۔۔

”میں ہاں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرتل براؤن نے  
رسیور رکھ دیا۔۔۔ اسے اچاک یاد آ گیا تھا کہ اس نے نائگر نام کے  
بارے میں فائل میں پڑھا تھا۔۔۔ ان کے پاس فائل موجود تھی اور اس

لیے میں پوچھا۔

”ہاں۔ چیف سینکڑی صاحب کا فون آیا تھا کہ پلوٹن کے بھیچے پاکیشی ایجنسیوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ لارڈ مانکو کو بیچ کر رہے ہیں تاکہ اس سے معلوم کیا جائے کہ اس نے پلوٹن کے فروخت کی ہے اور جیسے ہی انہیں ہاں سے ہمارے بارے میں علم ہو گا وہ سیدھے یہاں بھی جائیں گے اس لئے بھر ہے کہ تم ویں رہو۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”چیف۔ آپ کے حکم کی قیل تو ہم پر فرض ہے تھاں اس طرح اتنا ہم خود اس جگہ کی شاندی کر دیں گے جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتے اور پھر وہاں ایسا کوئی سورجی نہیں ہے کہ جس کی ہم وہاں حفاظت کریں۔ پلوٹن تو میں سے کالی گئی تھی اور اب وہیں زمین کے اندر پھیل گئی ہے اور وہ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اب جب وہ یہاں آئیں گے تو لارڈ آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہ آپ کے پاس پہنچیں گے اور آپ سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے ہمارا یہاں پارس میں رہنا ضروری ہے۔ ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور انہر پہنچ کی صورت میں ہم ساراں آئی لینڈ بھی بھیک سکتے ہیں۔۔۔۔۔

رجڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات تو نجیک ہے۔ میرے اور تم دونوں کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے تو انہیں بالا بالا کیے علم ہو اور

ہے۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے خودکاری کے سے انداز میں بڑہاتے ہوئے کہا۔

”مجھے واقعی رچڈ اور آئرش کو ہاں بھیجا دینا چاہئے۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر خودکاری کے انداز میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دنبیر پر لیں کر دیئے۔۔۔۔۔

”میں چیف۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی فون سینکڑی کی آواز سنائی دی۔

”رجڑ سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پکھڑ دیے بعد فون کی نگہتی ریخ اُنھی تو اس نے باٹھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔۔۔۔۔

”میں۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”رجڑ لاٹک پر ہے بس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جیلو۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”میں چیف۔۔۔۔۔ میں رجڑ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے رجڑ کی آواز سنائی دی۔

”رجڑ۔۔۔ آئرش کو ساتھ لے کر تم ساراں آئی لینڈ بھی جاؤ اور اپنے گروپ کے جتنے آدمی چاہوں ساتھ لے جاؤ۔ تم تین ماہ تک اب وہیں رہنا ہے۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا۔

”کوئی خاص بات ہو گئی ہے چیف۔۔۔۔۔ رجڑ نے تھرت گھرے

ناٹک کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے منظر کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد تھا کہ ٹیکسی کے ذریعے یہاں پہنچا کر اس کے آغاز میں ایک رستوران میں وہ گیا تھا اور وہاں اس نے البرٹ نامی دیگر سے لارڈ ہاؤس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور پھر ریسکوران سے باہر آتے ہی دو کاریں اچاک اس کے قریب رکیں اور ان میں سے اتنے والے افراد اس پر اس طرح بھیت پڑتے تھے جیسے بھوکے چینے اپنے ٹکاپر بھیتے ہیں اور ناٹک کو سٹکٹے کا موقع ہی نہیں مل سکتا تھا۔ اس وقت بھی اس کے ذہن میں البرٹ دیگر کا نام تھا کہ اس نے اس کے بارے میں شناختی کی ہے اور اب ہوش میں آتے تھی اس کے ذہن میں ایک بار پھر البرٹ کا تھی خیال آیا۔

چاہے گا۔ نجیک ہے۔ لیکن آج سے تم نے الرٹ رہتا ہے۔۔۔ کرٹ  
براؤن نے کہا۔  
”ہم تو بیٹل ہی الرٹ ہیں چیف“۔۔۔ رچڈ نے جواب دیجے  
ہوئے کہا۔  
”اوکے“۔۔۔ کرٹ براؤن نے کہا اور رسپور رکھ دیا۔ اب اس  
کے پھر سے پہلے اپنیان کے تاثرات نمیاں ہو گئے تھے۔

نائیگر نے اس آدمی کو چھکتے دیکھا تو وہ جیمان رہ گیا۔ ظاہر ہے اس کے اس طرح جھنپتی کی آواز پر چھکتے کا مطلب تھا کہ وہ بہرہ نہیں ہے۔ اس نے جیب سے ایک چدید ساخت کا فرانسیسیں لکڑا اور اسے کان سے کان لے گیا۔

"لیں ہاں۔ بریوی بول رہا ہوں نارچگ روم سے"..... اس آدمی نے اس انداز میں کہا جیسے وہ فرانسیسیں کی بجائے فون پر بات کر رہا ہو۔ شاید یہ کوئی چدید ساخت کا فرانسیسیں تھا جس میں بار بار اور کہہ کر اسے آن آف نہ کرنا پڑتا تھا۔

"لیں ہاں۔ اسے ہوش آچکا ہے"..... بریوی نے کہا اور پھر فرانسیسیں آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ لیکن اس بار نائیگر نے ہمیں کوئی بات نہ کی کیونکہ وہ کچھ گیا تھا کہ وہ دانتے اس کی ہاتوں کوئی ان سی کر رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب وہ اپنی اس کرسی سے رہائی کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن بظاہر اسے کوئی ترکیب کچھ نہیں آ رہی تھی۔ اس نے کری پر عقب میں دبا دے ڈال کر اسے چیک کرنے کی کوشش کی لیکن کرسی کے پائے بڑی گہراں تک فرش میں گزھے ہوئے تھے اس لئے کری نے معمولی ہی حرکت بھی نہیں کی تھی۔

نائیگر کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اس سے پوچھ چکر نے کے بعد اسے گولی بارداری جائے گی اس لئے وہ کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہتا تھا جس سے بروقت اپنا تحفظ کر سکے

تم۔ اس نے اور ادھر دیکھا تو وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں راڑوں میں جکڑا ہوا کرتی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر شاید چوت لگائی گئی تھی کیونکہ ابھی تک اس کے سر میں درد کا احساس موجود تھا۔ پھر اس نے راڑ کھوئے کے لئے نائیگر کو موزا لیکن دوسرا لئے وہ یہ جھوس کر کے جوک چڑا کہ اس کے دو قوی پیروں پیروں کو کری کے پیروں کے ساتھ موجود راڑوں میں جکڑا دیا گیا تھا اس لئے اس کی نائیگر معمولی ہی حرکت بھی نہ کر سکتی تھیں۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں۔ کیا ان کا تعلق واقعی لارڈ مانکو گروپ سے ہے یا وہ کسی اور گروپ کے ہاتھ لگ گیا ہے کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہو۔ اس نے عام سالیاں پہنچا ہوا تھا اس نے اندر داخل ہو کر دروازے کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر نائیگر کے سامنے کچھ قاطلہ پر رکھ دی۔

"میں کہاں ہوں"..... نائیگر نے اس سے پوچھا لیکن اس آدمی نے اس طرح اس کی بات سنی ان سی کرداری جیسے وہ کافنوں سے بہرہ۔

"تم بہرے ہو۔ من ٹھیک رہے"..... نائیگر نے اس پار چیز کر کہا لیکن اس آدمی نے کوئی جواب نہ دیا اور کرسی رکھ کر وہ مڑا اور جا کر دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا اور بڑی اپنی نظروں سے نائیگر کو دیکھنے لگا۔ لیکن ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اس آدمی کی جیب سے ٹھنپنے کی آواز سنائی دی تو

موجوہ راڑز ناپ بہو جائیں گے بلکہ اس کے دنوں پر ہوں گے اس کے گرد  
موجوہ کرے بھی ناپ بہو جائیں گے اور وہ آزاد ہو جائے گا کیونکہ  
اب اسے اپنے ہوں گے بلکہ جانے کی وجہ معلوم ہو گئی تھی۔  
بھی تار ساید کری کے پائے سے لکل کر فرش کے اندر سے کری  
کے ساید پائے سے ہو کر عقیقی پائے کی طرف چلی گئی تھی اور چونکہ  
انہیں خطرہ لائق تھا کہ اگر ہجڑے پاندھے گئے تو ان ہی ہوں گے مدد  
سے اس تار کو اکھڑا جاسکتا ہے اور پھر کانا توڑا جاسکتا ہے اس  
اس لئے انہوں نے ہوں گوں کو کرڈن کے ساتھ کلپ کر دیا تھا کہ یہ  
خطرہ ہی ختم ہو جائے اور اگر ناٹیگر کے جوتوں کی انہیوں کے عقب  
میں فولادی چل موجوہ نہ ہوتے تو وہ کسی صورت بھی اس تار کو نہ  
اکھڑ سکتا تھا اور نہ کاشت تو قوز سکتا تھا۔ ابھی ناٹیگر بھیجا ہے سب کچھ  
سوچ رہا تھا کہ دروازہ ھلا اور ایک بھاری جسم اور لبے قد کا گینڈے  
نہ آدمی اندر واصل ہوا تو دروازے کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی  
نے اسے باقاعدہ فوجی انداز میں سست کیا۔  
”یہ کب ہوں میں آیا ہے بریئی؟..... آئے والے نے اس  
آدمی سے ناٹیگر کی طرف اشارہ کر کے ہوئے پوچھا۔  
”جناب۔ میں اندر واصل ہوا تو یہ پہلے ہی بوش میں تھا۔ اس  
نے مجھ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے کوئی جواب نہیں  
diya۔ بریئی نے سوہنے لئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”ہونہے۔ اس کا میک اپ تو اتر گیا ہے۔ اب یہاں پہلی اصل حمل

لیکن کوئی طریقہ اس کی بھجو میں نہ آ رہا تھا۔ اچاہک اس کے ذہن  
میں خیال آیا کہ اس کی دنوں ناٹکیں کری کے پیوں کے ساتھ  
کرڈن میں بجزئے کی وجہ کیا تھی۔ کیا وہ اسے ناٹک موڑ کر عقب  
میں موجوہ پہن پر لیں کرنے سے روکنا چاہتے تھے۔ اگر ایسا تھا تو  
المحالہ اس کی ایک ناٹک کو پاندھا ہی کافی تھا یا راڑز کو کھولنے اور  
بند کرنے کا کوئی اور طریقہ اختیار کیا جاتا ہے لیکن یہ سب سوچنے  
کے باوجود کوئی بات اپنے تھنٹھل کے لئے اسے بھجو میں نہ آ رہی تھی۔  
وہ اس وقت واپس اپنے آپ کو خامی حملکے بے بس محوس کر رہا  
تھا۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے اپنے  
دنوں ہوں گو حركت دیتا شروع کر دی۔ اس نے اپنے دنوں  
جوتوں کی ایزیوں کو آہستہ سے ساید پر دکھ کر دبایا تو معمولی سے  
مجھکوں سے دنوں ایزیوں میں سے مجھر غما چل باہر آ گئے اور اس  
نے آہستہ آہستہ ہوں گو حمل کر ایزیوں سے لٹک ہوئے فولادی اور  
تیر پکلوں سے فرش کو کھوٹا شروع کر دیا۔ دیوار سے لگنے کھڑے  
آدمی کی توجہ ناٹیگر کے چہرے پر تھی اور وہ ہیزے ڈھیلے ڈھالے  
انداز میں کھلا تھا۔

اچاہک ناٹیگر کو محوس ہوا کہ فرش سے کوئی تار لکل کر عقیقی پا سے  
کی طرف جا رہی ہے۔ اس نے فولادی پکلوں کو اس تار سے الگا دیا۔  
اب وہ ایک زور دار جھٹکے سے اس تار کو کات یا قوز سکتا تھا اور اسے  
لیکن تھا کہ اس تار کے نوئے ہی نہ صرف اس کے جسم کے گرد

ہو۔ فرست چیف کیسے بن سکتے ہو؟ نائیگر نے کہا تو وہ آدمی  
بے اخیر پس پڑا۔

”تم نے مالکو گروپ کو ایک عام جرم تلقین کیا رکھ ہے۔ مالکو  
گروپ انتہل تلقین ہے۔ اس میں بے شمار سکھریں ہیں۔ لارڈ مالکو  
پوری تلقین کے سربراہ ہیں جبکہ بریکشن کے اخخارج کو فرست چیف  
کہا جاتا ہے۔ اس پر بملن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے  
کہا۔

”تمہارا سکیشن کون سا ہے؟..... نائیگر نے پوچھا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم کیوں لارڈ مالکو کے  
بیچے بھاگتے پھر رہے ہو۔ اگر اصل بات بتاؤ گے تو نوت پھوٹ  
سچ جاؤ گے درد بولی کی انسان کو عرب تاک حالت میں  
پہنچنے میں پورے کر انہیں مشور ہے۔..... بملن نے کہا۔

”جیسا کہ میں نے اپنا نام بتایا ہے کہ میرا نام رشوان ہے اور  
میرا تعلق پاکیستان سے ہے اور تم اکاڈمی معلومات حاصل کرنا ہے۔ مجھ  
سے ایک پارٹی نے معاہدہ کیا ہے کہ میں معلوم کروں کہ پہنچنا ہی  
وہاں جو کہ مالکو گروپ نے پاکیستان سے حاصل کی ہے وہ اس وقت  
کہاں ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کا علم صرف لارڈ مالکو کو ہی ہو  
سکتا ہے اس لئے میں اسے علاش کر رہا تھا۔ تمہیں شاید پر کالوں  
کے پرل ریستوران کے دیور ابرت نے تمہرے بارے میں اخبار  
دی ہے تو تم اس سے خود پوچھ لو کہ میں نے اس سے بھی بیکی کہا تھا

میں ہے۔ اب یہ خود بتائے گا کہ یہ لارڈ صاحب کے بارے میں  
کیوں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔۔۔ اس آدمی نے آگے  
بڑھ کر سانتے رکھی کری پر مجھے ہوئے کہا مجھے بریلوی اس کی کری  
کے عقب میں لکھرا ہو گیا تھا۔ وہ گینڈے نما آدمی کری پر مجھے کر پند  
لہوں تک غور سے نائیگر کو اس انداز میں دیکھتا رہا جیسے اس کا ذہن  
پرستی کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔ اس آدمی نے خاصے سخت لمحے میں  
کہا۔

”میرا نام رضوان ہے۔۔۔ نائیگر نے سپاٹ لمحے میں جواب  
دیجے ہوئے کہا تو وہ آدمی نائیگر کا لمحہ سن کر بے اخیر پھر کے پڑا۔  
ایک لمحے کے لئے اس کے پھرے پر جیوت کے تاثرات ابھر آئے  
تھے جیکن دوسروے لمحے وہ ناریل ہو گیا۔  
”تم پاکیشیانی ہو۔۔۔ اس آدمی نے پوچھا۔

”میرا اثردیوبی لیتے سے پہلے اپنا تعارف بھی کراؤ تاکہ مجھے  
معلوم ہو سکے کہ کیا تم واقعی کوئی اہم شخصیت ہو جسے سب کچھ بتا دیا  
جائے یا نہیں۔۔۔ نائیگر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ خاصے ہی دار واقع ہوئے ہو۔ میرا نام بملن ہے اور  
میں مالکو گروپ کا فرست چیف ہوں۔۔۔ اس آدمی نے بڑے فریز  
انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن فرست چیف تو لارڈ مالکو ہے۔ تم سینکڑ چیف تو ہو سکتے

ہو اور بیباں سے تمہاری لاش بڑے گھر میں پھینک دی جائے گی۔  
ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم سب کچھ حق بتا دو تو میرا وہدہ کہ میں  
تمہیں بڑی آسان موت ماروں گا۔ تمہیں بس تھوڑی سی تکلیف ہو  
گی ورنہ یہ بریٹھی، اس کو تو شوق ہے لوگوں کو تراپا تراپا کر مارنے  
کا۔۔۔ بللن نے کہ تو ناگیر بے اختیار فہم پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آسان موت ہی مرنا چاہتا ہوں اس لئے  
میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میری پارٹی کا نام علی عمران ہے اور علی  
عمران پاکیشیا سکرت سرویس کے لئے کام کرتا ہے اور تمہارے لارڈ  
مالکوں نے پاکیشا کی سرحد سے انجائی تیقی اور نایاب وحات پڑھم  
حاصل کر کے کسی کو فروخت کر دی ہے یا کرنے والا ہے۔ بس مجھے  
یہی معلومات چاہتیں۔ اس لئے میں لارڈ مالکوں سے ملتا یا پات کرنا  
چاہتا ہوں تاکہ اصل حقیقت معلوم کی جاسکے۔۔۔ ناگیر نے جواب  
دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا لجھ تماہر ہے کہ تم حق بول دیتے ہو۔ او کے۔۔۔ بللن  
نے کہا اور انٹھ کھڑا ہوا۔

”بریٹھی۔ بللن نے گردن موڑے بغیر عقب میں کھڑے  
بریٹھی سے خاطب ہو کر کہا۔

”یہی چیف۔۔۔ بریٹھی نے آگے بڑھ کر مودہ بانہ لجھے میں  
کہا۔

”ستو۔ اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اس لئے میں اپنا

کہ میرا کام صرف معلومات حاصل کرنا ہے اور میں۔۔۔ ناگیر نے  
کہا۔

”ہاں۔ میں البرٹ ویٹرنے الطارع دی ہے کہ لارڈ مالکو کے  
بارے میں ایک آدمی پوچھ گچھ کرتا پھر رہا ہے۔ میں پہلے سے اس  
آدمی کی حلاش تھی جس نے ہید کوارٹر کے انچارج آئرک کو ہلاک کر  
دیا تھا لیکن وہ پاکیشیا تھا جبکہ تم مقامی آدمی تھے۔ بہر حال ہم نے  
تمہیں پکڑ لیا اور پھر پے ہوش کر دیا۔ پھر تمہاری چیلنجک ہوئی تو پہنچ  
چلا کہ تم ماسک میک اپ میں ہو۔ تمہارا ماسک اتنا لگایا تو اندر سے  
تم پاکیشیا لٹکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہی وہ آدمی ہو جس نے  
آئرک اور اس کے دونوں ساقیوں کو ہلاک کیا ہے۔ لارڈ مالک نے  
تمہارے خوری قتل کا حکم دیا ہے لیکن میں تمہیں ہلاک کرنے سے  
پہلے جانتا چاہتا ہوں کہ تمہاری پارٹی کون ہے۔۔۔ بللن نے کہا۔

”میں بتا دوں گا۔ جب میں نے مردی جانتا ہے تو پھر مجھے کسی  
چیز کے چھپانے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے لیکن مجھے صرف اتنا بتا دو کہ  
میں جہاں موجود ہوں یہ کون سی جگہ ہے اور کیا میری پات لارڈ مالکو  
سے ہو سکتی ہے۔۔۔ ناگیر نے بڑے مسکے سے لبھے میں کہا تو  
بللن نے اختیار فہم پڑا۔

”لارڈ مالکو سے تمہاری پات تو کیا میری پات نہیں ہو سکتی۔  
ہاں۔ اگر وہ خود چاہے تو پات کی جا سکتی ہے۔ باقی رہی یہ پات کہ  
تم اس وقت کہاں ہو تو تم اس وقت ہیرانہ ہاؤس کے تہہ خانے میں

ٹھی تھی اور اس کوڑے کی ضرب جہاں لگتی تھی وہاں کام گوشت گلزوں میں از جاتا تھا اور زیادہ سے زیادہ قوت برداشت کا مالک بھی اس کی دو تین رشیں بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔ بریلی نے الماری بند کر دی اور پھر کوڑے کو ہوا میں چھاتا ہوا قدم پر چھاتا نائیگر کی طرف آئے لگا۔ اس کے پھرے پر یافت اس طرح سفاگی کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس کا پھرہ کوشت کی جائے کسی خٹ تریں پٹان سے تراشی گیا ہو۔ آنکھوں میں ان شکاریوں جیسی چمک ابھر آئی تھی جنمیں شکار نظر آگیا ہو۔

”تو تمہیں خوف نہیں آتا۔ کیوں“..... بریلی نے قریب آ کر پڑے ٹھہری لمحے میں کہا۔

”تمہاری جیب میں مشین پالل موجود ہے“..... نائیگر نے اسی اطمینان بھرے لمحے میں کہا تو بریلی ایک بار پھر چمک پڑا۔ ”ہاں ہے۔ لیکن میں اس کوڑے سے تمہارے جسم کا ایک ایک ریش اور حیر دوں گا۔ تم حیوں گئے، پیچ گئے، رو گے لیکن میں تمہیں عمر تناک موت ماروں گا۔ عمر تناک موت“..... بریلی نے مرتے لئے کر بولتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نفیاٹی طور پر اذیت پسند آؤں ہے اور شاید اسی لئے اسے اس نادر چنگ روم کا اچارج پایا گیا تھا۔

”مجھے ایک نظری مشین پالل رکھا دو۔ پھر جو چہے کرتے رہنا۔“..... نائیگر نے پہلے کی طرح بے حد مطمئن لمحے میں کہا۔

وعددہ وفا کرتا چاہتا ہوں۔ اسے اس قدر آسان موت مارتا کر بے چارے کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ پھر اس کی لاش میں پھینک دیتا۔..... بلشن نے کہا اور واپس مژہ کر دروازے کی طرف پڑا گیا۔ ”میں چیف۔ حکم کی قیمت ہو گی“..... بریلی نے کہا اور وہ بھی مزکر بلشن کے پیچے چل پڑا۔ جب بلشن دروازے سے باہر چلا گی تو بریلی نے دروازہ بند کیا۔ نائیگر نے اس دوران تار کو کامیاب کئے ہیں کوڑو سے جھکا دیا لیکن تار شاید اس کی توقع سے مجبوب تھی اس لئے باوجود ہیو کو بار بار جھکا دینے کے تار کش یا نوٹ نہ رہی تھی۔ بریلی وہاں مزا تو اس کے پھرے پر طویل تاریث نہیاں تھے۔

”تو تم آسان موت مرنا چاہیے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بریلی کے ہاتھوں آسان موت۔ یہ تو ممکن نہ نہیں ہے۔“..... بریلی نے خڑیہ انداز میں قبضہ لگا کر ہوئے کہا اور کمرے کے ایک کونے میں موجود فولادی الماری کی طرف پڑا گیا۔

”الارہ مانکو اسی بلڈنگ میں رہتا ہے۔“..... نائیگر نے پہلے کی طرح اطمینان بھرے لمحے میں کہا تو بریلی ایک جھٹکے سے مزار دیجھیں موت سے خوف نہیں آتا۔ کیوں“..... بریلی نے اس کے اطمینان پر جھرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر مژہ کر اس نے الماری کھوئی اور الماری میں سے اس نے ایک خاردار کوڑا نکال لیا۔ یہ انجامی خطرناک کوڑا تھا کیونکہ اس کے اوپر باقاعدہ خاردار تار لجھتی

جنگل کھلایا اور اس کے دونوں ہدف فرش پر تھے اور پلک جھکتے میں وہ کسی نجسے کی طرح سیدھا ناٹکر سے آگھرا لیا اور اس بار ناٹکر اچھل کر اپنی پشت پر موجود کری پر اس طرح جا گرا پہنچ کی تھے اسے انھا کر کری پر پیچ دیا ہوا تین کری کی سیٹ پر گرتے ہی ناٹکر کی دونوں ناخلس کمان سے لختے والے تیروں کی طرح جھکتے سے آگئے بڑھیں اور ناٹکر پر حملہ آور بریڈی کے میئے پر اس قدر وقت سے لگیں کہ ایک بار پھر بریڈی چلتا ہوا اپنی پشت کے مل فرش پر جا گرا تین کا بار ناٹکر اچھل کر کھڑا ہونے کی بجائے یا لخت اٹھ قابازی کھا کر کری کے عقب میں جا گرا اور اس کے اس طرح یہک پر ٹپے جانے کی وجہ سے بریڈی جوئے گر کر پہلے کی طرح ایک بار پھر اچھل کر پوری قوت سے ہنگر کو پکھنے کے لئے کھلے پر ٹکر کی طرف کری کی طرف آیا تھا ناٹکر کے اچانک عقب میں ٹپے جانے کی وجہ سے وہ میئے کے مل ایک خوفناک دھماکے سے راوز والی کری پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے طبق سے یا لخت یچھے لکلی اور وہ پھر کر کری سے یچھے فرش پر جا گرا۔ یچھے گرتے ہی اس کا جسم اڑنے والے ساپ کی طرح یا لخت سنا تین اس سے پہلے کہ وہ اچھل کر کھڑا ہوتا یا سمجھتا ناٹکر کی لات پوری وقت سے گھوٹی اور اس کے بوث کی تو بریڈی کی کشٹی پر پوری قوت سے گھنی اور بریڈی کا سنتا ہوا تمی ایک جھکتے سے سیدھا ہوا تین درمیے لمحے ناٹکر نے دوبارہ لات گھمنائی اور اس بار یہ ضرب پھر

"تم ذہنی طور پر پاگل تو نہیں ہو گے۔ یہ سب کیا کہد رہے ہو۔ لیکن ٹھہرو۔ میں چیک کر لیتا ہوں۔۔۔" بریئی نے کہا اور اس کے ساتھی اس کا بازوں تکلی کی اسی تیزی سے گھوما اور نایگر کو یون محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کو سیکھوں بلیتوں سے چھیل دیا گیا ہو لیں یہ ضرب فی الواقع زور دار نتھی کیونکہ جس چک کوڑا مارا گیا تھا وہاں فولادی راہز مسجد تھے اس لئے کوڑے کا قیادو حصہ ان فولادی راہزوں سے گھر لیا تھا لیکن جو تھوا سا حصہ نایگر کی گردان اور کانڈے سے سے گھر لیا تھا اس نے بھی نایگر کے جسم میں جیسے شعلے سے بُر دیے تھے۔ نایگر کے جسم کو اس ضرب سے اس قدر زور دار بھٹکانا کہ دہ تار جو اس کی کوشش کے باوجودہ نہ کث رہا تھا وہ ایک ای سچکے نے کث گی اور پھر اس سے پہلے کہ بریئی دوبارہ کوڑا مارہ، کنکاک کی آواز کے ساتھ ہی نایگر کے جسم کے گرد مسجد راہز عائب ہو گئے اور اس کے دونوں بیجی بھی کڑوں سے آزاد ہو گئے کیونکہ زور دار جھکٹے سے اپنے کٹ سکے والی تار کث تھی۔

"اے۔ یہ کیا مطلب"۔۔۔ بربادی نے ایک قدم پیچے بٹھے ہوئے کہا۔ اس کا یہ اندازِ الشعوری تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھال تائید کی کھلتے ہوئے طاقتور پر گنگ کی مانند اچھلا اور دوسرا لئے بربادی چھڑتا ہوا اچھل کر پشت کے مل فرش پر جا گرا۔ اس کے باوجود سے خاردار کوڑا نکل کر ایک طرف جا گرا تھا لیکن بربادی میں واپسی پہنچا پھر انی موجود تھی۔ اچانک یخے گرتے ہی اس نے یک لکڑ

روزانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ اندر سے لٹک کر دیا۔ اب وہ بریڈی سے سب کچھ معلوم کر لیتے چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے نفیانی مرضیں جو دوسروں کو اذیت دینے پسند کرتے ہیں وہ خود ایک لمحے کے لئے بھی اذیت پرداشت نہیں کر سکتے اور ان چھوٹے لوگوں کو بہرحال خاصی معلومات ہوتی ہیں۔ اس نے فرش پر چڑا ہوا وہی کوڑا اٹھایا اور اسے اپنی بیٹل کے ساتھ اڑا کر وہ آگئے بڑھا اور اس نے راڑوں میں جکڑے ہوئے بریڈی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد اسی بریڈی کے جسم میں حرکت کے آثار بخودار ہوتا شروع ہو گئے تو نائگر نے ساتھ بٹائے اور پھر بیٹل کے ساتھ اڑا سا ہوا خاردار روزا نکال کر باتھ میں پکڑ لیا۔ بریڈی نے چند لمحوں بعد ہی کچھ ہوتے آنکھیں کھول دیں تو اس نے پہلے اختیار انجمن کی کوشش کی تھیں راڑوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ پھر اس کی نظریں سامنے کٹرے تاگیر پر جم گئیں۔ اس کے پھرے پر شدید ترین جیزت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم۔ تم کس طرح راڑو سے آزاد ہو گئے۔ کیسے ہو گئے آزاد؟“..... بریڈی نے اجنبی جیزت پرے انداز میں کہا۔

”تیرے گئے اور کاندھے میں اپنی تکمیل اس خاردار کوڑے کی ضرب کی۔ دھج سے اٹھا کے سے دھکتے ہوئے ہمسوں ہو رہے ہیں لیکن اس ضرب نے نہیں راڑو سے آزاد کر دیا تھا۔“..... نائگر نے

بریڈی کی کٹتی پر چڑی اور بریڈی کے جسم نے ایک پھر زور دار بھکڑا کھلایا لیکن پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور آنکھیں بند ہو گئیں۔ اور نائگر نے پہلے اختیار لئے لے سائنس لیئے شروع کر دیے۔

بریڈی نے جس انداز میں قاتم کی تھی اس سے نائگر کو اتنی دانتوں پسینہ آ گیا تھا۔ وہ کچھ گیا تھا کہ بریڈی صرف کوڑے مارنے کا ہی ماہر نہیں ہے بلکہ اجنبی مضبوط اور پھر بیٹا جنم رکھنے کے ساتھ ساتھ مارٹل آرٹ میں بھی ہاں ہے۔ نائگر چند لمحوں تک لے لے سائنس لے کر اپنا سائنس بحال کرتا رہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش چڑے ہوئے بریڈی کو کھاٹکا ساتھ والی کرسی پر ڈالا۔ یہ کرسی اس کرسی کے ساتھ تھی جس کرسی پر پہلے نائگر کو ڈھکایا گیا تھا اور پھر کرسی کے عقب میں جا کر اس نے مبنی پر جمداد نارا لاق کٹا کی آواز کے ساتھ ہی راڑو بریڈی کے جسم کے گرد بخودار ہو گئے۔ جس تار نے راڑو کو عابد کیا تھا وہ صرف اس کرسی کی حد تک محمد و تھا جس پر نائگر بیٹھا ہوا تھا۔ درستی کرسیوں کے لیے تاریں محفوظ تھیں۔

نائگر نے بچ کر پاپوں کے ساتھ موجود کروں میں بریڈی کی آنکھیں دے کر دبایا تو کٹا کی آواز کے ساتھ کرے بند ہو گئے۔ اسے پہلے چل گیا تھا کہ یہ دونوں کرے بند تو ہاتھوں سے ہوتے ہیں لیکن جب کھلتے ہیں تو دوسروے راڑو کے ساتھ ہی خود بخود مکمل جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی نائگر مڑا اور پہلوں کے مبل دوڑتا ہوا

کے حل سے نکلنے والی پیپر درپے چینوں سے گوچنے لگا۔

”اب اگر بتانا چاہو تو بتا وہ درد اب میرا تھوڑیں رکے گا اور میں جو کچھ معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ باہر جا کر کسی اور سے معلوم کر دیں گا لیکن تمہارا خوش برآں ہو جائے گا۔ یہلو۔۔۔۔۔ نائگر نے یکٹت اجتنبی سمجھیدے بچے میں کہا۔

”رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ تم نالام ہو۔ سفاک ہو۔۔۔۔۔

بریئی نے یکٹت بندیاں انداز میں چھوٹے ہوئے کہا۔

”یہلو کہاں ہے لاڑ ماںکو۔۔۔۔۔ نائگر نے کوڑے کو ہوا میں نکلتے ہوئے کہا۔

”لاڑ ماںکو اسی پل کا لوٹی کی ایک کوئی کے پیچے بنے ہوئے تھے خاتمے میں رہتا ہے۔ اس کوئی کے اندر ایک پورشن ہے جہاں ہر آدمی آ جاسکتا ہے جیسے لاڑ ماںکو کے پورشن میں کوئی آدمی جیسیں جا سکتا۔ وہاں صرف لاڑ ماںکو جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ لاڑ ماںکو جسے اجازت دے دیتی جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ بڑیئی نے بار بار اپنا فقرہ دوہراتے ہوئے کہا۔

”کھڑھ ہے راست لاڑ ماںکو کے پورشن کا۔ یہلو۔۔۔۔۔ نائگر نے خٹ بچے میں کہا۔

”ہا۔ باد کون لاڑ ماںکو۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ کون۔ کون۔۔۔۔۔

”ہا۔ میں ہی لاڑ ماںکو ہوں۔۔۔۔۔ یکٹت بریئی کا نہ صرف

کبا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوت کی ایڑی سے نکلنے والے فولادی بچلوں اور ان کے ذریعے تار کو فرش سے باہر نکال کر کافی تفصیل بتا دی۔

”جیت اگنیز۔ تم واٹی جیت اگنیز آدمی ہو۔ مجھے پہلے ہی تمہارا اٹیمنان دیکھ کر سب کچھ بچھ جانا چاہیے تھا۔ کاش میں جیسیں چیک کر لیتا۔۔۔۔۔ بریئی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اب بتاؤ کہ یہ کون ہی جگہ ہے اور اس کمرے سے باہر کئے افراد ہیں اور لارڈ ماںکو کہاں رہتا ہے۔۔۔۔۔ نائگر نے بوجھا۔

”مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اب اگر معلوم ہے بھی تو میں جیسیں کچھ تانے کے لئے جیارہیں ہوں۔ میں نے تیس سے دواداری کو طلف لیا ہوا ہے اور میں تیس سے شداری نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ بریئی نے جو بار دیا۔

”لمحک ہے۔ اچھا اصول ہے۔ خداری نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔۔ نائگر نے سکراتے ہوئے کہا اور جیسے ہی اس کا فقرہ تکمل ہوا نائگر کا وہ بازو جس میں اس نے خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا تجزی سے گھوڑا اور شراپ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ بریئی کے حل سے نکلنے والی کریباں چڑھ سے گوئی اٹھا۔

”اوے۔۔۔۔۔ میں تو نہیں چیخا تھا۔ تم کیوں یہی رہے ہو۔ حوصلہ کرو۔۔۔۔۔ وفاداری کی قیمت تو چکانی پڑتی ہے۔۔۔۔۔ نائگر نے کہا اور ایک بار پھر اس کا بازو درکت میں آئی اور کمرہ ایک بار پھر بریئی

لچھہ بدل گیا بلکہ اس کی ۶ ٹکھوں میں موجود چک بھی تیز ہوتی چل  
گئی اور نائیگر نے بے اختیار ایک طویل سائبی لیا اور آگے بڑھ کر  
اس نے اس کی جیبوں کی ٹائی شروع کر دی جبکہ اس دوران  
بریقی پہنیاتی انداز میں مسلسل قبیلے لگاتار رہا۔ نائیگر نے اس کی جیب  
میں مشین پسل نکالا اور درسرے لئے ترتیب اٹھ کی آؤ کے ساتھ  
ہی گولیاں برپی کے سینے میں اترنی چلی گئیں اور پہنیاتی انداز میں  
پستا ہوا بریقی لیختن سے صرف خاموش ہو گیا بلکہ اس کی گردان گئی  
ڈھنک گئی اور آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ نائیگر کسھ گیا تھا کہ  
بے پناہ تکلیف کی شدت کا مقابلہ اس کا ذہن زیادہ دیر تک نہ کر سکا  
اور جس کا تجھی یہ ہوا کہ وہ شور اور لا شور دلوں کے ساتھ ایک فتح  
کر بیٹھا۔ اب اس کی باقی ساری عمر اس انداز میں گزرتی تھی اس  
لئے نائیگر نے اسے ہلاک کر دیا تھا۔ نائیگر نے مشین پسل رجہ  
میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے پاس آخری  
صورت ہیکی رہ گئی تھی کہ وہ بلن یا کسی اور آدمی سے اس بارے  
میں معلومات حاصل کرے۔

”عمران صاحب۔ نائیگر نے کوئی رپورٹ دی ہے؟“... بلکہ  
زیر و نے عمران سے پوچھا۔ عمران ابھی چند منٹ پہلے ہی واٹش  
منزل پہنچا تھا۔  
”مشین۔ ابھی سچ تو کوئی رپورٹ نہیں دی اس نے۔“... عمران  
نے کہا۔  
”اے گے ہوئے تو کافی دن ہو گئے ہیں۔“... بلکہ زیر و نے  
کہا۔

”اہ۔ تین روز تو ہو گئے ہیں اور اس دوران اسے معلومات  
حاصل کر لئی چاہئے گیں۔“... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک  
سائیٹ پر پڑے ہوئے فرانسیس کی طرف ہاتھ پڑھایا اور پھر اس پر  
نائیگر کی فرنگی ایڈ جست کرنے والی تھا کہ اس نے ایک خیال  
کے تحت ہاتھ روک لیا اور فرانسیس پر اپنی ذاتی فرنگی ایڈ جست کر

”اگر یہ پاکیشی سے لے جائی گئی ہے تو پھر یہ پاکیشی کی ملکت ہے اور اسے پاکیشی کے کام آنا چاہئے اور یہ بہادرستان فرض ہے کہ تم اسے واپس لا سیں لے لیں گے اگر یہ پاکیشی کی بجائے بہادرستان سے لے جائی گئی ہے تو پھر اس پر حق بہادرستان کا ہے۔ وہ اسے چاہے واپس لائے چاہے نہ لائے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ اس احادیث میں سوچ رہے ہیں جبکہ آپ خود کہ رہے تھے کہ ڈاکٹر جیب نے جو رسماج کی ہے اس کے مطابق اس سے پاکیشی کے وقار کو بے حد فائدہ پہنچ گا۔“ بیک زیرہ نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے لئے بہادرستان سے تقاضہ اجازت لینا ہوگی۔ اگر وہ اجازت نہیں دیں گے تو پھر تم پیچھے نہیں رکھ سکتے۔“ عمران نے کہا۔

”آپ صراحت سے بات کریں۔“ بیک زیرہ نے اٹھنے ہوئے لجھ میں کہا لیں اسی لمحے نے نرنسیمہر سے بینی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران اور بیک زیرہ دونوں نے انتیار چونک پڑے۔ عمران نے نرنسیمہر اخفاک کا پہنچ سامنے رکھ لیا۔

”ناسیگر کی کالا ہے۔“ عمران نے اس پر اپنے آنے والی فریکونی دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے تھوڑی اس نے ہن آن کر دیا۔

”یلو۔ ناسیگر کالا ہے۔ اور“ ناسیگر کی آواز سنائی دی۔

کے اس نے نرنسیمہر ایک طرف رکھ دیا۔

”کیا ہوا۔ آپ شاید ناسیگر سے بات کرنا چاہئے تھے لیکن پھر آپ نے ارادہ بدل دیا۔“..... بیک زیرہ نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی خاص پیچھیش میں پھنسا ہوا ہو اور میری کال اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ یہی ہی وہ کچھ حاصل کر لے گا وہ خود ہی مجھ سے باطل کر لے گا۔“..... عمران نے اٹھا۔

”آپ نے اس پار خود کسی سے بات نہیں کی حالانکہ آپ چاہتے تو خود ہی وہ سہ باقاعدہ بیان پیغام کو معلوم کر سکتے تھے جو معلوم کرنے کے لئے آپ نے ہاں ناسیگر کو پہنچا ہے۔“ بیک زیرہ نے کہا۔

”اصل مسئلہ یہ کہل ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔“..... عمران نے کہا تو بیک زیرہ چونک پڑا۔

”پھر اصل میں کیا مسئلہ ہے۔“..... بیک زیرہ نے چونک کر پوچھا۔

”یہ بات تو طے ہے کہ پیغمبر پاکیشی اور بہادرستان کے سرحدی علاستہ سے لے جائی گئی ہے اور ناسیگر نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ دھات کہاں سے حاصل کی گئی ہے۔ پاکیشی سے یا بہادرستان سے۔“..... عمران نے کہا۔

”اس نے کیا ہو گا۔“..... بیک زیرہ نے جیران ہو کر پوچھا۔

"لیں۔ عمران انہیں یوہ اور"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس۔ میں اس وقت کرنس سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے لارڈ ماکلو کا سراغ لکھا ہے۔ اور"..... نائلن نے کہا۔

"میں نے جھینیں لارڈ ماکلو کا سراغ لکھنے تو فہمیں بھیجا تھا۔ میں نے تو جھینیں اس لئے بھیجا تھا کہ تم ماریا کے ذریعے جو فہمیں اور اس کے ساتھیوں سے حتیٰ خود پر معلوم کرو کہ پلٹم وحات کہاں سے حاصل کی گئی ہے۔ پاکیشی کے علاقوں سے یا پاکستان کے علاقوں سے۔ اور"..... عمران نے قدرے سرد لجھے میں کہا۔

"اس۔ میں ہب کرنس پہنچا تو ماریا دو ہنگوں کے لئے ایک بیساگی ہوئی تھی۔ اب میں وہ منتظر ہوں گا کہ اس کا انتظار نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کے رہائشی قیمت کی تفصیلی تلاشی لی۔ میری اصل میں کوشش یہ تھی کہ شاید اس جو فہمیں کے بارے میں کوئی تفصیلی مل جائے اور میں اس سے براہ راست معلومات حاصل کر سکوں۔ مجھے اس کی ڈائری کو مل گئی لیکن اس میں جو فہمیں کے بارے میں کوئی تفصیلی نہ تھی۔ پھر میں نے سوچا کہ یہ بات تو طے ہے کہ وحات حاصل کرنے والا گروپ ماکلو کا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ براہ راست لارڈ ماکلو سے معلومات حاصل کروں لیکن یہاں لارڈ ماکلو کا اس قدر رعب و دہراتہ قائم کیا گیا ہے کہ کسی نے مجھے اس بارے میں بتانے کی بجائے اتنا لارڈ ماکلو کے گروپ کو اخراج

دے دی اور انہوں نے مجھے پکڑ لیا۔ اور"..... نائلن نے آنکھ کے ہاتھوں پکڑے جانے اور پھر کہاں سے نکلنے سے لے کر ایک بار پھر لارڈ ماکلو کے بارے میں ویزیر ابرت سے معلومات حاصل کرنے اور ایک بار پھر بلشن اور بریئی کے ہاتھوں پکڑے جانے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بلشن سے جھینیں لارڈ ماکلو کا پیہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اور"..... عمران نے پوچھا۔

"اس عمارت میں سوائے بریئی کے اور کوئی آدمی موجود نہ ہے۔ بریئی کا ذہن پلٹ گیا تھا اس لئے میں نے اسے ہلاک کر دی تھا۔ اور"..... نائلن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جھینیں کہاں سے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ تم ماریا کے ذریعے جو فہمیں وغیرہ سے مل کر یہ معلوم کرو کہ انہوں نے پلٹم کہاں سے حاصل کی ہے یا کیا تم اس کی بجائے لارڈ ماکلو کے پھر میں چل گئے۔ لارڈ ماکلو درجنیانی آدمی ہے۔ وہ سامنہ دان نہیں ہے اور نہ ہی سامنہ دنوں کے کسی گروپ کا سربراہ ہے۔ اس نے بہرحال پلٹم فروخت کر دیتی ہے یا کر دی ہو گی۔ اور"..... عمران نے قدرے خلیط لجھے میں کہا۔

"اس۔ ہم نے پلٹم واپس حاصل کرنی ہے تو اسیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ اس وقت کیا ہے۔ اور"..... نائلن نے قدرے سے سبھے ہوئے لچھے میں کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا ہماری حکومت اس کی قیمت ادا کرنے پر تیار بھی ہو گئی یا نہیں؟“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسپورٹ انھی اور پنیر پر ٹیک کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے تو سکریٹری خارجہ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران ایم ائیس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) نمائندہ خصوصی نو چیف آف پاکیستان سیکرٹ سروس“..... عمران نے بھی پی اے کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مکرم۔ میں بات گراتا ہوں جاتا“..... پی اے نے قدرت گھبرا کے ہوئے لبھ میں کہا۔ شاید چیف آف سیکرٹ سروس کا نام اسی گھبراہت طاری کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

”سلطان بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران ایم ائیس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بارگاہ سلطانی میں عرش کرنا چاہتا ہے۔ اگر اجازت ہو تو بہتر اور اگر اجازت نہ ہو تو زیادہ بہتر“..... عمران کی زبان روایا ہو گئی۔

”تم شاید بولنے کے لئے ہر وقت ترسنے رہتے ہو۔ جہاں جسمیں موقع مار دوں ہو جاتے ہو اور اسی الجھا کر پائیں کرتے ہو کہ کچھ بچھ میں نہیں آتا۔ اب پیچے نہیں کیا بہتر ہے اور کیا زیادہ بہتر“.....

”اگر اسے بہادرستان سے حاصل کیا گیا ہے تو ہمیں کیا حق ہے کہ اسے واپس حاصل کریں۔ یا تو بہادرستان ہمیں اسے واپس لانے کا کہے تو اور بات ہے۔ جب ہم اس اصول پر دنیا سے لارتے ہیں کہ ہماری چیز اس نے کیوں پوری کی ہے تو ہمیں بھی دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اور“..... عمران نے تیز لمحے میں کہا۔

”لش باس۔ میں کچھ گیا باس۔ میں اب پہلے یہ معلوم کرتا ہوں۔ اور“..... تائینگر نے کہا۔

”جلدی معلوم کرو۔ باقی کام بعد میں کرتے رہتا۔ اور ایڈ آں“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسپلر آف کر دیا۔

”گلتا ہے آپ اس وعات کی واپسی میں سمجھہ نہیں ہیں۔ بلکہ زیر دنے کہا۔

”پہلے یہ تو ملے ہو جائے کہ قدرت نے یہ وعات کس کے حوالے کی ہے۔ پھر آگے بات ہو گی۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اُر یہ وعات بہادرستان کی ملکیت بھی ہوئی تب بھی اسے حاصل کرنا ضروری ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کی قیمت بہادرستان کو ادا کر دیں گے لیکن یہ وعات ہمارے دفعے کے نئے فائدہ مند ہے اس لئے اسے واپس حاصل کرنا ہے۔“..... بلکہ زیر دنے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

ادفاع مضبوط ہو سکے لیکن میں نے ان کی خدمت میں دست بستہ رض کی ہے کہ اب تک کی میری اطلاع کے مطابق یہ دھات کیشیا کے صرحدی علاقے کے قریب لیکن بہادرستان کے علاقے میں حاصل کی گئی ہے اس نے اس پر ہمارا حق میں بنا لیکن چیف صاحب نے بڑے شامانہ انداز میں فرمایا ہے کہ اگر ایسا ہے تو پھر بہادرستان حکومت کو اس دھات کی قیمت ادا کرو یہ جائے جبکہ یہ دھات بے حد قیمتی اور نایاب ہے اس کے لئے کروڑوں ڈالر دینے پڑیں گے اس نے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھوں کہ کیا واقعی اچھا۔ آپ ناراض سے ہوں۔ صرف یہ بتا دیں کہ جس حکومت کے آپ سیکرٹری خارجہ میں وہ امیر ہے یا غیر۔ عمران نے کہا۔

”ند امیر ہے ن غریب بلکہ متوسط ہے۔“ سلطان نے سفارتی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ پھر مجھے چیک ملے کا کوئی سکوپ نہیں ہے۔“ عمران نے قدرے میں سان لیجے میں کہا۔

”چیک۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ کیا چیک۔ کھل کر بات کرو۔“ سلطان نے اٹھے ہوئے لیجے میں کہا۔

”لبی کہانی ہے اور آپ نے چونکہ لانا کوئی اہم میلک کاں کر رکھی ہو گی اس نے مختصر تا دہنہ ہوں کہ پہنچ دھات چونکہ پا کیشیا کے دفاع کی مضبوطی کے لئے پے حد اہم ہے اس نے چیف آف پا کیشیا سکرٹ سروں کا حکم ہے کہ یہ دھات داہم لا داہم کا پا کیشیا

ہے۔“ سلطان نے واقعی اٹھے ہوئے لیجے میں کہا۔

”اگر آپ اچازت دیں تو عرض کر دوں کا اور اگر جیسیں دیں گے تو پھر عرض نہیں کروں گا بلکہ فرماؤں گا۔ اب آپ خود یہاں کس کے عرض کرنے کو اگر بہتر کہ جائے تو فرمائے کو زیادہ بہتر کہنے چاہئے۔“

عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آئے والا تھا۔

”تو عرض بھی کرو اور فرماؤ بھی۔ اب اور کیا کیوں۔“ سلطان نے زیج ہوتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار پس پڑا۔

”اچھا۔ آپ ناراض سے ہوں۔ صرف یہ بتا دیں کہ جس حکومت کے آپ سیکرٹری خارجہ میں وہ امیر ہے یا غیر۔“ عمران نے کہا۔

بات کر جاتے ہیں۔۔۔ بیک زیر وہ کہا اور عمران نے اپنات میں  
سر بدل دیا۔ پھر ادھر ادھر کی پاؤں میں نجاتے کتنا وقت گزرا تھا کہ  
ٹرائیک سے سینی کی آواز سنائی دی تو عمران اور بیک زیر وہ دونوں  
بے اقتدار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرائیک اٹھ کر  
سامنے رکھا اور پھر اس کا ہٹن کر دیا۔

"ٹائیک کا لٹک۔ اودو۔۔۔ ٹائیک کی آواز سنائی دی۔

"لیں۔۔۔ میں عمران انھنگ یو۔ اودو۔۔۔ عمران نے قدرے  
انھے ہوئے لیجھ میں کہا کیونکہ اتنی جلدی اسے ٹائیک کی کال کی توقع  
کی تھی۔

"باں۔۔۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ جو لین اور اس کے ساتھیوں  
کا تعلق مالکو کروپ سے ہے اور انہوں نے یہ وحات پا کیش کے  
مرحدی علاقتے کے ساتھ بھارستان کے مرصدی علاقے بڈان سے  
حاصل کی ہے اور نواب احمد خان کے خوش خی سے سرجن لانا کر رہے  
لوگ مرحدی علاقتے بڈان پہنچ اور پھر وہاں سے وحات نہال کر  
ایک بڑے سلندر میں اسے بیک کر کے یہ اسی سرنگ کے ذریعے  
واپس احمد آباد اور پھر احمد آباد سے دروازہ حکومت اور وہاں سے یہ  
وحات سمیت واپس کر لیں آگئے۔ جو لین نے بتایا ہے کہ وحات  
کی مقدار ایک ہزار گرام ہے۔ اودو۔۔۔ ٹائیک نے کہا۔

"اتی جلدی کیسے معلومات مل گئی۔ اودو۔۔۔ عمران نے  
پوچھا۔

صاحب کی سفارش کیسے مانیں گے۔۔۔ عمران نے کہ جھی کرتے  
ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا دردسر نہیں ہے۔ تمہیں بیک چاہئے وہ مل جائے گا۔  
چیف نہیں دے گا تو میں دے دوں گا۔۔۔ سرسلطان نے غصیلے لمحے  
میں کہا۔

"یہ بیک آغا سلیمان پاشا کی تحویل میں چلا جاتا ہے اور آغا  
سلیمان پاشا اُول درالله باورچی الموسی ایش کا خود ساختہ صدر ہے  
اس لئے اتنے بڑے محمدیار کو بیک بھی اس کی حیثیت کے مطابق  
ہی ملاٹا چاہئے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے بیٹھنا ہوا  
بیک زیر وہی بے اختیار رکرا دیا۔

"پورے پاکیشی کے بیکوں کے چیک ایک ایسی سائز کے ہوتے  
ہیں اس نے مجوری ہے۔۔۔ سرسلطان نے کہا تو عمران ان کی  
خوبصورت بات پر بے اختیار کھکھلا کر فس پڑا۔ عمران کی عادت تھی  
کہ درسوں کی خوبصورت بات کا وہ واقعی بے حد لطف لیتا تھا۔ وہ  
سمجھ گیا تھا کہ سرسلطان نے خالی چیک کی بات کی ہے جوکہ عمران  
چیک کی مالیت کی بات کر رہا تھا۔

"آپ کی اس خوبصورت بات کے بعد اب مجھے منش حکم کرنا  
ہی پڑے گا۔ اللہ حافظ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس  
کے ساتھ ہی اس نے رسیدور رکھ دیا۔

"سرسلطان جب موڑ میں ہوں تو واقعی خوبصورت اور لطیف

کریں یا بہادرستان کے۔ کم از کم میرا خیر تو مطمئن ہو جائے گا۔  
اوور۔ نایگر نے کہا۔

”کیا تم نے لارڈ ماکو کے بارے میں معلومات حاصل کر لی  
ہیں۔ اوور۔“ عمران نے پوچھا۔

”لیں ہاس۔ جو لین سے اس بارے میں حقیقت معلوم ہوئی  
ہے۔ جو لین کافی عرصہ تک لارڈ ماکو کے ساتھ رہی ہے۔ اوور۔“  
نایگر نے کہا۔

”لیکھ کر۔ پھر معلوم کرو کہ اب یہ دھات کہاں ہے۔ ارڈ  
ماکو کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس۔ اوور۔“ عمران نے کہا۔

”لیں ہاس۔ اوور۔“ نایگر نے کہا تو عمران نے اوور ایڈنzel  
کہہ کر ریسمیٹ آف کر دیا۔

”اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ پیغم کامالک پاکیشی جیسیں بلکہ  
بہادرستان ہے۔“..... عمران نے ریسمیٹ آف کر کے ایک طرف  
رکھتے ہوئے کہا۔ اس کا شرط یہ بخوبی تھا بلکہ اس کے پھرے پر  
بھی بجیدگی طاری تھی۔

”ہاں۔ لیں سرسلطان نے کہہ دیا ہے کہ وہ خود ہی اس سلطے  
میں بہادرستان سے معاملاتے میں کر لیں گے۔“..... بیک زید نے  
کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاکت ہوئے ہاتھ پڑھا کر رسیور  
اختماً اور نمبر پرنس کرنے شروع کر دیجئے۔

”اوور بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے سردار کی آواز

”با۔۔ آپ کے عہم کے بعد میں دوبارہ ماریا کے قبیل پر گیا تو  
ماریا موجود تھی اور ماریا کے ساتھ اس کی فریضہ جو لین بھی دہاں  
موجود تھی اور پھر جو لین سے میں نے معلومات حاصل کر لیں۔  
اوور۔“..... نایگر نے جواب دیا۔

”تم نے اسے بلاک تو نہیں کر دیا۔ اوور۔“..... عمران نے کہا۔

”ز صرف جو لین بلکہ ماریا کو بھی بلاک کرنا پڑتا کیونکہ جو لین  
آسانی سے زبان کھولنے پر چار سو تھی اس لئے اس پر تھی کرتا پڑتی  
اور اس پر تھی کرنے سے پہلے ماریا کو ہے ہوش کرنا ضروری تھا۔ پھر  
جو لین نے جب زبان کھولی تو اس کے بعد اگر اسے بلاک نہ کر  
جاتا تو اس کی باقی زندگی کسی پاگل خانے میں گزاری اس لئے مجھے  
اسے بلاک کرنا پڑتا اور ساتھ ہی ماریا کو بھی کیونکہ ماریا نے ماہ  
گروپ کو میرے بارے میں بتا دیا تھا۔ اوور۔“..... نایگر نے کہا  
پھر اک برات کر جتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ انہیں دھات تک چکچی کا راستہ تم نے  
ہے۔ اگر تم اپنے دوست کو اس سرگک کے بارے میں سہ نہ تانتے  
شاید وہ اتنی آسانی سے یہ دھات حاصل نہ کر سکتے۔ اوور۔“ عمران  
نے کہا۔

”با۔۔ مجھے اس وقت اس بات کا اندازہ ہی نہ تھا کہ معاملاء  
ایسے ہیں۔۔ بہر حال اپ اگر آپ اجازت دیں تو میں لارڈ ماکو  
یہ دھات واپس لے آؤں۔۔ پھر چاہے آپ اسے پاکیشی کے حوالے

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ اسے اس حد تک لے جائے چاہتے ہیں۔ پھر تو اُنیٰ انقلاب آ جائے گا۔" عمران نے چونکہ کہا۔ اس کے پھر پر بڑے انقلاب کے تاثرات ابھارنے تھے۔  
"باں۔ بشرطیکہ پلٹن وحدات مل جائے۔" سرداور نے کہا۔  
"آپ کے خیال میں اُنیٰ مقدار میں جائے تو پاکیشی میں خوشحالی کا انقلاب آ سکتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"پچاس سے سو گرام مقدار میں اُن پلٹن نیس مل جائے تو تم اُنیٰ پاکیشی میں خوشحالی کا انقلاب لا سکتے ہیں۔" سرداور نے کہا۔  
"اور اُنگریز ایک ہزار گرام مل جائے جب۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہر حال مختص خواب اسی ہو سکتا ہے۔ اس قدر مقدار میں پلٹن آج تک نہیں مل سکی۔" سرداور نے کہا۔  
"نہ صرف مل سکی ہے بلکہ آپ کے ہمراہ ملک بہادرستان سے مل ہے۔" عمران نے کہا۔  
"بہادرستان سے۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم خدا تو نہیں کر رہے۔" سرداور نے کہا۔

"کیوں۔ کیا بہادرستان سے پلٹن نیس مل سکتی جو آپ اس قدر حیران ہو رہے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"میں سمجھتی ہے۔ بہادرستان دیسے بھی پہاڑی ملک ہے اور معدنیات کی دولت سے ملا مال ہو سکتا ہے لیکن میں مقدار کے

سنائی دی۔  
"علیٰ عمران بول رہا ہوں۔"..... عمران نے انجمنی صحیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کوئی پر اعلیٰ ہے۔" دوسری طرف سے چونکہ کر پوچھا گیا۔

"جی باں۔ ایک پر اعلیٰ ہے کہ ڈاکٹر حسیب کے فارموں پر عمل کرتا کیا ضروری ہے۔ اس کے بغیر بھی تو ہمارا دفاع خاصاً مضبوط اور نہیں ہے۔"..... عمران نے اسی طرح صحیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہائیکور، جن شیول میں کی کارکردگی کو سمجھتی نہیں سکتے۔ ڈاکٹر حسیب نے تھیں صرف اس کی افادیت کا ایک پسلہ بتایا ہے لیکن اس کا ایک اور افادی پسلہ بھی ہے اور وہ یہ کہ ہائیکور، جن شیول میں کی ہے۔ یہاں پر تحریر کے بعد ہمارا پھرول اور ڈیزل پر انحصار نہ ہونے کے برابر ہو جائے گا اور ہائیکور، جن شیول میں سے مواصلات کو سینکڑوں سالوں تک روائی دوال رکھا جائے گا۔ اصل مسئلہ اس میں پلٹن وحدات کا ہے۔ اگر وہ خاصی مقدار میں مل جائے تو پاکیشی کا دفاع نہ صرف نہیں ہو جائے گا بلکہ پورے پاکیشی کی مواصلات میں زبردست انقلاب آ جائے گا اور اس کا فائدہ ہماری میثافت کو بھی پہنچے گا۔ اب ہم اپنا کیش زر مبارل جن پر خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ شیخ جائے گا تو پھر ملک اور عوام کی تحریر و ترقی پر خرچ ہو گا۔"..... سرداور نے کہا۔

کا خلائی سیارہ اس پلٹن کی بہادرستان میں موجودگی کا اکشاف کرتے ہے اور ایک پرانی بیٹھ گروپ جا کر اسے حاصل کر لیتا ہے جبکہ پر پادرز بھی اس کی اہمیت سے واقف ہیں۔ پھر وہ آگے کیوں نہیں ہڑھے بلکہ میں نے سنایا ہے کہ وہ اب اس پرانی بیٹھ گروپ کو بھاری قیمت ادا کر کے اس سے یہ پلٹن وحات خرید رہے ہیں حالانکہ جیسا آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ پلٹن وحات سے ملک میں انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے تو پیر پادرز تو بہادرستان پر حملہ کر دیتیں یا اس پرانی بیٹھ گروپ کو تھس نہیں کر کے وحات لے جاتیں۔ عمران نے کہا۔

”پیر پادرز مالک تین لاکھ ایک طور پر کچھ حدود کے پابند ہوتے ہیں۔ جب پوری دنیا کو معلوم ہو گی کہ اقوام تحدہ کے خلائی سیارے نے اس وحات کی بہادرستان میں نشاندہی کی ہے تو احوالہ سب کو معلوم ہو گیا کہ یہ وحات بہادرستان کی ملکیت ہے۔ چنانچہ پرانی بیٹھ گروپ کو آگے ہو جائیا گیا تاکہ کسی ملک پر حرف نہ آئے اور وحات بھی پیش میں آجائے لیکن تمہاری یہ بات کہ پلٹن وحات پر کام کیوں نہیں ہو رہا تو اصل بات یہ ہے کہ ان کے پاس ایکی ڈاکٹر جیب جیسا تجربہ موجود نہیں ہے۔ اگر یہی تجربہ ایکمیہ، رو سیاہ، کارس، گریٹ لینڈ یا کسی بھی دوسری پر پادر کے پاس ہوتا تو وہ ہر قیمت پر اسے حاصل کر لیتی۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

”اوہ۔ تو اس کی اصل اہمیت اب ڈاکٹر جیب کے اس تجربے سے سامنے آئی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہمارے میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ”مل بھی ہے اور اس وقت یہ کراس کے ایک پرانی بیٹھ نہ کہ محرم گروپ کی تحویل میں ہے۔ وہ اسی طرح سانحی وحات میں حاصل کر کے اپنیں پیر پادرز کے پاس فروخت کرتے ہیں جبکہ اس کی نشاندہی اقوام تحدہ کے مدنیاتی خلائی سیارے نے کی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اگر تو اقی ایک ہزار گرام پلٹن مل بھی ہے تو یہ تو اقی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے۔ تم اسے فوراً اپنیں حاصل کرو۔۔۔۔۔ سرداور نے بے ہیں سے لے چکے میں کہا۔

”لیکن سرداور۔ یہ تو بہادرستان کی ملکیت ہے۔ ہماری تو نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ ہم بہادرستان کو اطلاع کر سکتے ہیں کہ ان کی حدود سے فلاں گروپ اس قدر مقدر میں پلٹن وحات کمال کر کے گیا ہے اور نہ۔ اب بہادرستان کی حکومت کیا کر سکتی ہے اور کیا نہیں یہ ان کا کام ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”بہادرستان سانحی طور پر بہت پیچھے ہے۔ ہائیکورس، جن فیول سائل تو ایک طرف دہاں تو عام سائل بھی نہیں بنتے۔ اپنیں اس وحات کی اہمیت ہی معلوم نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ باں۔ اس کی جگہ اگر سونے کی کان دہاں سے نکل آتی تو شاید وہ اس کے لئے باقاعدہ لانے پر بھی تیار ہو چاہتے۔۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

”سرداور۔ ایک بات پھر میری بھائیں نہیں آ رہی۔ اقوام تحدہ

”میچے کیا ہو سکتا ہے۔ آپ چاہئیں“..... عمران نے اس بار مکراتے ہوئے کہا کیونکہ سرسلطان اس کی سمجھیگی کو محبوں کرتے ہوئے یکجنت اجتماعی پریشان ہو گئے تھے اور ان کی یہ پریشانی ان کی آواز سے بھی جھلک رہی تھی۔

”آواز۔ میں سمجھا تجاںے کیا ہو گیا ہے۔ بلیز آنندہ اس قدر سمجھیگی سے مجھ سے بات نہ کیا کرو“..... سرسلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”پھر آپ ضروری سینٹک کی بات کرنے لگ جاتے ہیں۔“..... عمران انہیں زخم کرنے پر حلا جو اتحاد۔

”وہ بھی ملک و قوم کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ بہر حال یا لوں کیوں ہوں کیا ہے۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”پھر تم کے بارے میں حقیقی طلاع مل بیکی ہے کہ یہ دعات بہادرستان کے علاقے بدان سے حاصل کی گئی ہے اور اس کی مقدار ایک ہزار گرام ہے جس پر میں نے سرا اور کو فون کر کے معلوم کیا کہ اس دعات سے پاکیشیاں کو اتفاقی کوئی بڑا فائدہ حاصل کیا ہے یا نہیں تو انہیں نے بتایا کہ پاکیشیاں کا مشتبہ محفوظ ہو جائے گا جس پر میں نے انہیں کہا کہ یہ دعات در حاصل بہادرستان کی ملکیت ہے اور بہادرستان کی اجازت کے بغیر ہم اخلاقی طور پر اسے حاصل نہیں کر سکتے جس پر انہیوں نے کہا کہ سرسلطان معاملات آسمانی سے طے کر میں گے لیکن سرسلطان۔ اس دعات کی میں لا اقوامی قیمت کروڑوں

”ہاں۔ ورنہ یہ بھی ہاتھی سانچی دھاتوں کی طرح ایک دعات ہے اور بس۔“..... سردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہے۔ اب بات کچھ میں آگئی ہے۔ اب آگے سوچا چا سکتا ہے۔ آپ کا شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور ہاتھ پر ہمرا کر اس نے کریبل دبایا اور پھر ہوں آتے پر اس نے ایک بار پھر جیزی سے نمر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے نویکٹری خارجہ۔“..... رابط قائم ہوتے ہی دوسرا طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان سے پاس کرو۔“..... عمران نے اجتماعی سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ ہولڈ سینچے۔“..... دوسرا طرف سے جواب دیا گیا لیکن جواب میں حیرت کا عرض نہیاں تھا کیونکہ عمران پی اے سے مذاق بھی کرتا رہتا تھا جبکہ اب اس نے سمجھیدہ انداز میں بات کی تھی۔

”سلطان بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں چتاب۔“..... عمران نے سلام کے بعد اجتماعی سمجھیدہ لجھے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے چھیں۔ کیا پیار ہو۔“..... سرسلطان نے پریشان لجھے میں کہا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیدور الحمد لیا۔

"اکسٹنٹو"..... عمران نے خصوص لیجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے بیان"..... دسری طرف سے سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے حکم پر عمران کو کان سے پکڑ کر پیش کیا جا سکتا ہے۔"

عمران نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ میری بہادرستان کے وزیرِ عظم سے براہ راست بات ہوئی ہے۔ انہیں تو علم ہی نہیں کہ ان کے ملک سے فتحی سائنسی وحدات چوری کر لی گئی ہے۔ جب میں نے انہیں تفصیل

تیاری اور ساتھ ہی کھل کر بھی بتا دیا کہ اس وحدات کی میں الاقوامی

بارکت میں کیا قیمت ہو سکتی ہے تو وہ بے حد جرح ان ہوئے بھی انہیں انبیوں نے کہا کہ پاکیشیانی حکومت اس وحدات کی واہی میں ان کی

دد کرے تو میں نے انہیں بتایا کہ پاکیشیا اپنے دفاع کے لئے اسے

اس صورت میں واہیں حاصل کرنے کی جدوجہد کر سکتا ہے کہ آپ اسے پاکیشیا کو استعمال کرنے کی اجازت دیں اور اس کے خلاف آپ

جو چاہیں آپ کو دیا جا سکتے تو انہوں نے الحدود تھے کی ذیمی اٹھ کر دی۔ چنانچہ یہ بات ملے ہو گئی اور اب بعد ہی انھی سطح پر اس

کے ہمارے میں باقاعدہ معابدہ ہو گا۔ البته زبانی طور پر انہوں نے اسے پاکیشیا کی ملکیت قرار دے دیا ہے۔" سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات سیدھی ہو گئی ہے۔ اب ہمارے پاس یہ

ڈالر میں ہے۔ کیا حکومت اتنی رقم بہادرستان کو ادا کر سکتی ہے۔"

عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر سردار نے اسے پاکیشیا کا محفوظ مستقل قرار دیا ہے تو پھر ایسا ہی ہو گا۔ تم فخر مت کرو۔ بہادرستان کو یہ سائنسی وحدات نہیں

چاہئے کیونکہ وہاں سائنس پر سرے سے کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ انہیں اٹھ اور غلط چاہئے۔ وہ ہم انہیں دے دیں گے۔ تم بے فکر رہو۔ یہ کام ہم کر لیں گے۔"

سلطان نے پریلینجے میں کہا۔

"بہتر ہے کہ آپ پہلے ان سے بات کر لیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی جانوں پر بھیل کر اسے واہیں لا لیں اور وہ سووا کرنے سے

عن انکار کر دیں۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی فون پر ہی ان کے انھی حکام سے امدادی بات کرتا ہوں۔" سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیدور رکھ دیا۔

"آپ واقعی اخلاقیات کا خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں۔"

بلکہ زیر دنے کہا۔

"ایسا ہونا بھی چاہئے بلکہ زیر د۔ جو کام دسرے کریں اور ہم اسے پسند نہ کریں تو وہ کام بھی بھی نہیں کرہے چاہئے۔"..... عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر بلکہ زیر د اٹھ کر چاہئے ہونے کے لئے چلا گیا اور پھر چاہے پہنچنے تک آپرشن روم میں خاموشی طاری رہی۔ ابھی چاہے ختم ہی ہو گئی تھی کہ فون کی تھیٹی رج اُنھی تو

صدر اپنے قلیٹ میں کری پہ بیٹھا تھی وہی پر ایک ندا کروئے میں  
مصروف تھا کہ کال بیل نج اٹھی تو صدر نے چونکہ کر رہیوں  
سکھوں سے فی وہی آف کیا اور پھر انھوں کروہ بیرونی دروازے کی  
طرف لڑا گیا۔

”کون ہے“..... صدر نے اوپنی آواز میں پوچھا۔

”خونر“..... ہابر سے تھویر کی آواز سنائی وہی تو صدر نے ہاتھ  
بڑھا کر پھٹکی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

”آج تھویر“..... سلام دعا کے بعد صدر نے ایک طرف نیتے  
ہوئے کہا تو تھویر اندر داخل ہو گیا اور عظمر نے دروازہ دوبارہ بند کر  
دیا۔

”آج کیسے اچانک آنا ہوا“..... صدر نے حیرت بھرے بچے  
میں کہا۔

اخلاقی جواز بھی آ گیا ہے اور اب ہم حق کی راہ پر آ گئے ہیں۔ اب  
الله تعالیٰ کی رحمت بھی اس کام میں ہمارے ساتھ ہو گی“..... عمران  
نے سرت بھرے بچے میں کہا۔

”انشاء اللہ“..... مرسلاطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی  
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کو  
دلی۔ اس کے پھرے پر اہمیت کے تاثرات اپنراۓ تھے۔

"بات تو تمہاری نیک ہے۔ میں خود بھی یہی محسوس کرتا ہوں۔  
ہم اپنے معطل بن کر رہے گے ہیں لیکن اس کا یہ حل نہیں ہے جو تم نے  
سوچا ہے۔" صدر نے کہا تو تجویر پوچک پڑا۔  
"پھر کیا حل ہے۔" تجویر نے کہا۔

"دیکھو تجویر۔ ہم کوئی عام کلرک یا افسر نہیں ہیں کہ ہماری جگہ  
دوسرا گرججیہت آ کر کام سنبھال لے گا۔ ہمیں حکومت نے زیریش  
خرچ کر کے رینگ دلائی ہے۔ اب بھی ہر چہ ماہ بعد ہمیں سخت  
رینگ سے گزارنا جاتا ہے۔ پھر یہاں رہ کر ہم بھتھتے ہیں کہ ملک و  
قوم کے فائدے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ جہاں تک بھاری  
تجویز ہوں اور الاؤنسز کا تعلق ہے تو یہ تو نیک ہے کہ ہم اس کا زیادہ  
تر حصہ رفاقتی اداروں کو عطیہ کر دیتے ہیں لیکن یہ ہمارا ذاتی ضل  
ہے۔ تمہاری بات درست ہے کہ ہم زیادہ تر عرصہ فارغ رہتے ہیں  
اور جب کام آتا ہے تو عمران ہم سے رویداد کام کر لیتا ہے لیکن اس  
کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اس کا حل یہ کالا جائے کہ ہم اشوفی دے  
دیں۔" صدر نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اتی لیں کہ تقریر کرنے کی بجائے حل میا۔" تجویر نے من  
بنتے ہوئے کہا۔

"حل یہی کہ کام کیا جائے۔" صدر نے کہا۔

"یہی تو اصل رہا ہے کہ عمران ہمیں کام ہی نہیں کرنے دیتا۔  
ہم نے کوشش کی کہ عمران کو ایک طرف کر دیا جائے اور سیکرت

"میں تم سے انجائی ضروری بات کرنے آیا ہوں۔" تجویر نے  
بے حد سمجھیدہ بیٹھ میں کہا۔  
"اچھا بیٹھو۔" صدر نے کہا اور خود آگے بڑھ کر اس نے  
ریفریگریٹر سے جوں کے دوٹن نکالے اور ایک تجویر کے آگے رکا کہ  
دوسرابا تھے میں لے تجویر کے سامنے مسوئی پر بیٹھ گیا۔

"میں پا کیتیاں سیکرت سروں سے استحقی دینا چاہتا ہوں۔" تجویر  
نے لیکفت دھماکہ کرنے والے انداز میں کہا تو صدر بے القیار  
اچھل پڑا۔

"یہ خیال تمہیں کیوں اور کیسے آ گیا۔" صدر نے حیرت  
بھرے بیٹھ میں کہا۔

"ہم ملک و قوم پر بوجہ میں چکے ہیں صدر۔ ہم سب کو ہری  
بڑی تجویزیں، الاؤنسز اور تمام سبولیات ملک و قوم کے خزانے سے  
دی جا رہی ہیں اور ہم کرتے کیا ہیں۔ کچھ نہیں۔ اگر کچھ ہمیں کام  
کرنے کا موقع ملے ہمیں ہے تو عمران کی وجہ سے یہ موقع بھی ضائع  
ہو جاتا ہے اور ہم خالی خوبی واپس آ جاتے ہیں۔ تمام کام عمران خود  
کر لیتا ہے۔ میں کافی عرضے سے سوچ رہا تھا کہ اس کا کیا حل کھلا  
جائے لیکن آخر کار میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کم از کم میں ہر یہ  
حرام خوری برداشت نہیں کر سکتا۔ میں استحقی دینا چاہتا تھا لیکن پھر  
میں نے سوچا کہ تم سے مشورہ کروں۔" تجویر نے کہا اور پھر وہ  
جوں سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

ہوں۔ آپ بھی اگر مناسب سمجھیں تو یہاں تشریف لے آئیں۔ ابھائی ضروری فحیلے کے جانے ہیں۔ صدر نے سخیہ بھجے میں کہا۔

”کیسے فحیلے؟“ جولیا نے چوک کر پوچھا۔

”تھویر فارغ رہ کر اب اس حد تک اکتا چکا ہے کہ وہ استعفی دینے کا حقیقی فیصلہ کر چکا ہے۔ وہ مجھے آخری مشورہ لینے آیا ہے اور میں بھی اس کی پوت سے متفق ہوں۔ ہم واقعی فارغ رہ کر دے صرف اکتا چکے ہیں بلکہ اب ہمیں محسوس ہونے لگ گیا ہے کہ ہم ہماری خواہ نے پر بوجہ بن کر رہ گئے ہیں۔“ صدر نے کہا۔

”جب پاکیشنا سیکرٹ سروس کی سچ کا کوئی مشن ہی نہ ہو تو ہم مردوں پر نہان چھوٹے بھیجن۔ جب کوئی مشن آتا ہے تو ہمیں کام بھی مل جاتا ہے۔“ جولیا نے قدرے خصیلے بھجے میں کہا۔

”اگر اتنا بھی ہوتا ہے بھی غیرت تمام جو لیا۔ لیکن جب میں سامنے آتا ہے جب ہم فارغ ہی رہتے ہیں۔ سارا کام تو عمران کر لیتا ہے۔“ صدر نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو تھویر اب یہ سوچ آرایا ہے کہ عمران کو سیکرٹ سروس سے نہا دیا جائے۔“ جولیا نے خصیلے بھجے میں کہا۔

”وہ خود بھئے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ دیے میں جو لیا اس پارے میں واقعی اب کوئی حقیقی فحیلہ ہو جانا چاہئے۔“ صدر نے کہا۔

سرود خود میں تکمل کرے لیکن جولیا کے ذہن پر عمران کی کارکردگی کا ایسا تاثر پھیلا ہوا ہے کہ وہ اس کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکت۔ اب بتاؤ کیا کیا جائے؟“ تھویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران کی واقعی ہمیں عادت ہی پڑ گئی ہے اور ہم عمران کے بغیر اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرنے لگتے ہیں لیکن تم کہتے تھیں ہو۔ ہمیں اس بارے میں کوئی واضح لامحہ عمل سوچنا چاہئے۔“ صدر نے کہا۔

”جو سوچنا ہے ابھی سوچیج ورنہ میں یہاں تمہارے دوں سے ہی بیٹھ کو کال کر کے استھنی دے دوں گا پھر جا ہے چیف محسے گولی ہیں کیوں نہ مرداوے۔“ تھویر نے کہا۔

”اگر تم اجازت دو تو کیشنا تکمیل کو باندیا جائے۔ دو سے تمنا بھلے۔“ صدر نے پہنچتے ہوئے کہا۔

”سب کو باندیکن فیصلہ آج اور ابھی ہوتا چاہے۔“ تھویر نے کہا تو صدر نے رسوراخیا اور سربر پرنس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”جو لی بول رہی ہوں۔“ رابطہ تمام ہوئے ہی جولیا کی آواز سنائی دی تو تھویر جوشید یہ سمجھ رہا تھا کہ صدر نے کیشنا تکمیل کو فون کیا ہے، بے اختیار اچھل پڑا۔

”صدر بول رہا ہوں میں جو لیا۔ تھویر بھی اس وقت میرے قلیت پر موجود ہے اور میں میں میں صاحبو اور کیشنا تکمیل کو بھی یہاں باندرا بنا۔

"میرا خیال ہے کہ تھویر کا اصل مسئلہ عمران کی کارکردگی ہے۔"  
کیپن ٹکلیں نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ عمران نے ہمیں بے کار کر کے رکھ دیا ہے۔ اب تو ہمیں اپنے آپ بھی شرم آتی ہے۔" تھویر نے اپنی عادت کے مطابق حکل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم یہ بداوچیف پر ڈالیں کہ وہ ہم میں سے اور عمران میں سے کسی ایک کو اپناجئے۔" صدر نے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ چیف کا دوست یقیناً عمران کی طرف ہو گا۔" جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم عمران سے کہیں کہ وہ خود ہی پہنچے ہست جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔" صاحب نے کہا۔

"وہ فوراً اپنے چیک کار روتا شروع کر دے گا۔" تھویر نے کہا تو سب لے اختیار خس پڑے۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ کوئی حصی نصیل کر لیا جائے تو بہتر ہے۔" صدر نے کہا۔

"تم سب کرو یا نہ کرو میں بہر حال احتیاطی دے دوں گا۔ میں ان حالات میں مزید کام نہیں کر سکتا۔" تھویر نے تجدید لمحہ میں کہا تو صدر نے رسیور اخالیا اور نبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بننے بھی پر لیں کر دیا۔ دوسرا طرف تھنٹی بجتے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اخالیا کیا۔

"نمیک ہے۔ میں آ رہی ہوں۔" جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تم نے کیوں جولیا کو کمال کیا ہے۔ وہ ہر صورت میں عمران کا ساتھ دے گی۔ اس پر عمران نے شجاعت کیا جادو کر رکھا ہے۔" تھویر نے من بنتے ہوئے کہا۔

"تم مکرمت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" صدر نے کہا اور پھر اس نے کیپن ٹکلیں اور صاحب کو فون کر کے مختصر طور پر بتا کر قلیٹ پر پلا لیا اور تھویری دیکھ بندہ سب فٹک پر لائچ پکے تھے۔ پھر صاحب اور جولیا نے سلے بات کافی پینے کا فیصلہ کیا اور خود ہی وہ دلوں پکن میں پلی ٹکلیں۔ تھویری دیکھ بندہ سب کافی کی بیالیں لئے صوفوں پر پیشے ہوئے تھے۔

"ہاں۔ اپنا تباہ تھویر کہ تم چاہیے کیا ہو۔" صدر نے تھویر سے غایطی ہو کر کہا۔

"میں اس فضول زندگی کو خیر باد کہہ دیتا چاہتا ہوں۔ نہ کام نہ کاج اور بھاری تھوڑیں اور الاؤئنسر۔" تھویر نے کافی کا سب لیتے ہوئے کہا تو صاحب لے اختیار خس پڑی۔

"لوگ تو ایسی زندگی کے لئے دعا کیں کرتے ہیں اور تم اپنی بات کر رہے ہو۔" صاحب نے پہنچتے ہوئے کہا۔

"میں حرام خوری نہیں کر سکتا۔" تھویر نے من بنتے ہوئے کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"صدر بول رہا ہوں سلیمان۔ عمران صاحب کپھاں مل کتے ہیں"..... صدر نے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ بتا کر نہیں جاتے۔ اود۔ ایک منٹ۔ شاید صاحب آہے ہیں۔ ایک منٹ ہولڈ کریں"۔ سلیمان نے چونکہ کپھا اور پیکر رسیدور ملخدا رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ "السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ"۔ من کے مگری علی عمران ایک منٹ۔ ذی ائس سی (۲۳) تازہ وارہ فیض خود بول رہا ہوں۔"

مرمان کی آواز لاؤڈر کی وجہ سے کرسے میں گونج گئی تو سوائے تحریر کے باقی سب کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہست تحریر نے لگ گئی۔ "تازہ وارہ فیض کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب"..... صدر نے کہا۔

"تازہ وارہ فیض کا مطلب ہے کہ ابھی مجھے فیض کے چیف جناب آغا سلیمان پاشا کی خدمت میں سلام نیاز چیز کرتا ہے۔ پھر جا کر تازہ وارہ الحمیمان سے کری پر بینچے کے گا۔ ویسے جناب نے کیسے یاد فرمایا ہے۔ جہاں تک میرزا ہن کام کرتا ہے میں نے ابھی تم سے کوئی اوضاع نہیں لیا اور اب تو فون کا بل اتنا آتا ہے کہ کسی کو فون کرتے ہوئے ول کو بار بار بینچے سے لکھتے ہیں اور یہ بھائے جمیں بھی خوسی ہو رہے ہوں گے اس لئے بغیر کسی خاص مقدمہ کے تم یہ لمحے میں کہا۔

بھائے نہیں سہ سکتے۔ عمران کی زبان روایا ہو گئی۔

"آپ کے مستقبل کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔ مس جو لیا سمیت صالح، تجویز اور کشیش بھیں بھی یہاں موجود ہیں۔" صدر نے کہا۔

"میرے مستقبل کا فیصلہ۔ ارسے داو۔ تو آخر کار تم نے خطبہ نکاح یاد کر لیا۔ داو۔ اسے کہتے ہیں خوش ہوتی۔ لیکن جمیں تھوڑا سا انقدر کرنا پڑے گا۔"..... عمران نے سرست بھرے لہجے میں کہا۔ "انقلاب کیوں"..... صدر نے چونکہ کر بے ساختہ انداز میں کہا۔

"آج کل دوپہا کو تیار کرنے کے لئے یہاں پارکھن گئے ہیں اور سنائے کہ دہاں دوپہا کو تیار ہونے میں چار پانچ دن لگ گا جاتے ہیں۔ میں ان کی مخت کروں گا کہ وہ مجھے جلد از جلد دوپہا بنا دیں کیونکہ دیر ہونے کی صورت میں جمیں خطبہ نکاح بھول بھی سکتے ہے۔"..... عمران نے خوش لہجے میں کہا۔

"ہم سب آپ کو یہاں پارلے جائیں گے۔ آپ فوری طور پر میرے فیض پر آ جائیں"..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیدور رکھ دیا۔

"تم نے خواہ کوواہ اس مذکورے کو دیا لیا۔ میں بے حد سمجھیدہ ہوں لیکن تم نے مجھے غیر سمجھیدہ سمجھ دیا ہے۔"..... تجویز نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

گھٹا تو نہیں تھا۔۔۔ عمران نے ڈرامنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔  
”بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ خوب نے غصیلے بچے میں کہا۔

”اچھا تو ضرورت ہی بدل ڈالی ہے تم نے۔۔۔ جواب بتا دو کہ کس پیر کی ضرورت ہے۔۔۔ عمران نے صوفی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باری باری سب کے لئے ہوئے پھر دیکھنے شروع کر دیئے۔

”ارے کیا ہوا۔۔۔ تم تو شاید بھائی کسی کی قل خوانی پر بجھ ہوئے ہو۔۔۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔۔۔ خوب سیکھ سروس سے انعقاد دینا چاہتا ہے۔۔۔ صدر نے اپنی طرف نہے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔۔۔ تو کیا اس سے بھی زیادہ تکوہ والی نوکری مل گئی ہے اسے۔۔۔ ویسے ایک بات ہے کہ رہا واقعی بدل گیا ہے۔۔۔ ہمارے پر گریک در گیر و حکم گیر پر ساری عمل بیدار ہے تھے۔۔۔ مطلب یہ کہ ایک دروازہ پکڑ لیا تو پھر مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔ ایک ٹکڑی میں نوکری کر لی تو بس کر لی۔۔۔ اب دوسرا ان سے آگئے جا رہے ہیں۔۔۔ ان کے حقوق مارے جا رہے ہیں۔۔۔ دوسراے ٹکڑوں سے یوں سچیں آفر ہو رہی ہیں لیکن وہ اُس سے کس نہیں ہوتے کیونکہ من واری کا بھی تقاضا تھا کہ جب ایک دروازہ پکڑ لیا تو پھر ساری عمر

”میں نے اس لئے عمران کو کمال کیا ہے کہ ہم سب مل کر اس پر دباؤ ڈالیں گے کہ وہ کم از کم دس مشغول کخود ہی پہنچے ہتھیارے اور ہمیں یہ مشغول کرنے دے۔۔۔ جہاں تک اس کے چیک کا تعلق ہے تو وہ اسے ہم دے دیا کریں گے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”آج تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ وہ چیک کتنی مالیت کے وصول کرتا ہے۔۔۔ بس ہر وقت مغلیسی اور قلاشی کا روتا روتا ہے حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ بڑی بڑی رقمیں وہ رفاقتی اور اروں کو پہنچانا رہتا ہے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”اس کی آمدی کے بہت سے ذرا سچ ہیں۔۔۔ اس کا سب سے بڑا فائز سوپر فیاٹ ہے اور پھر اس کی اماں فی کی ساری آمدی اس کے پاس رہتی ہے۔۔۔ سر عبدالعزیز کو بھی چکر دے کر وہ بڑی رقمیں وصول کر لیتا ہے۔۔۔ صدر نے کہا تو سب نے اٹاٹا میں سر ہلا دیئے اور پھر آدمی سے گھٹنے بعد کمال کی آواز سنائی وی۔

”عمران صاحب ہوں گے۔۔۔ صدر نے اٹتھے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ہیروئنی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔ ”واہ۔۔۔ چلو تمہاری یادداشت کو آٹھ کار بجھ پر رحم آؤ گیا۔۔۔ عمران کی آواز سنائی وی۔

”میری یادداشت کو نہیں بلکہ توری کو آپ پر رحم آ گیا ہے۔۔۔ صدر کی آواز سنائی وی۔

”اچھا تو کیا وہ میدان عاشقی سے رہا فرار اختیار کر گیا ہے۔۔۔ ای

کی طرح آ کر رونا شروع کر دوں گا کہ کام تو مجھ نے لیتے تھیں اور چیک دے دیتے ہیں اور چیک کے بغیر میری گاڑی تو شاید پیوس گھست جائے لیکن آغا سلمان پاشا کی گاڑی تو نہیں چل سکتی اس لئے ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ناٹکر، جوزف اور جوانا کے ساتھ اپنے طور پر مشن پر کام کروں اور تم پاکیشا نیکرت سروں کے آخریں مجرمان علیحدہ اپنا کام کریں پھر تو نہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔“..... عمران نے آنکھیں گھٹاتے ہوئے کہا۔  
 ”نتیجہ وہی لٹکے گا کہ تم سے پہلے آپ مشن تکمیل کر لیں گے۔“  
 صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کہا۔ وہ کیسے۔ ناٹکر بے چارہ اندر ورلڈ میں چار بدمعاشوں سے لا کر اپنے آپ کو نارش آرت کا ہمار سمجھنے لگ گیا ہے۔ جوزف کے ذہن میں یہاں بھی جنگلات اور درندے گھٹے رہتے ہیں اور جوانا، وہ تو ویسے حق فارغ رہ کر اپنی جان سے بیڑا ہے۔ باقی وہ گیا ہیں۔ تو ایکاپنچھیں کیا بھار جھوک لے گا۔“  
 عمران نے کہا۔

”بھیں معلوم ہے عمران صاحب کہ ناٹکر آپ کی شاگردی میں اب کارکردگی میں آپ سے بھی آگے ۵۰% جاتا ہے اور جوزف اور جوانا بھی کسی طرح کم نہیں اس لئے آپ اس بات کو چھوڑیں اور اسیں اپنے طور پر کام کرنے دیں۔“..... صدر نے کہا۔  
 ”لیکن ہے۔ مجھ کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں کافرستان منت

اس سے چینے رہتے تھاں آج کل کوئی دوسرا اس روپے بھی زیادہ تجوہ کی آفر کر دے تو فوراً پسے کو چھوڑ کر دوسرا سے کے پاس بیٹھ جاتے ہیں کہ چلو تجوہ تو بڑھی جا ہے وہ روپے ہی سکی۔ اب تم بتاؤ کہ لکھنے روپے زیادہ کی آفر ہوئی ہے۔“..... عمران کی زبان چل پڑی تو ظاہر ہے اس میں آسانی سے فل سناب نہیں آ سکتا تھا۔  
 ”میں تجوہ بڑھنے پر نہیں بلکہ فضول میثھ کر تجوہ لیتے کی وجہ سے استھنی دینا چاہتا ہوں۔“..... تجوہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔  
 ”تو تم فضول کیوں بیٹھتے ہو۔ کہا تے ہو جالا کر۔“..... عمران نے کہا۔

”میں جا رہا ہوں ورنہ یہ شخص میرے باخوان مانا جائے گا۔“  
 تجوہ نے انجائی غصیل لمحے میں کہا اور جھکتے سے اٹھ کر اہوا۔  
 ”بیٹھ جاؤ تجوہ۔ اب کھل کر بات ہو جانی چاہئے۔“..... صدر جو تجوہ کے ساتھ بیجا بھاگا تھا اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تجوہ کی فوجیت سے لے کر سب ساتھیوں کی یا تین عمران کے سامنے دوہرا دیں۔

”اس کا آخری حل میرے ذہن میں تکی آیا ہے اور اسی نے من نے آپ کو کاکل کیا ہے کہ آپ خود بیچنے ہوت جائیں۔ کم از کم ایک دو سال تک اہمیں کام کرنے دیں۔ آپ کے چیک کی ذمہ داری چاری۔“..... صدر نے کہا۔  
 ”چیک کو کام کرنے سے ہی ملے گا ورنہ میں بھی کسی روڑ تجوہ

مشن مکمل کرنے گیا ہوا ہو گا۔..... عمران نے اس انداز میں کہا جسے ہو لیا کو غصہ تجویر کی وجہ سے آیا ہو۔

"میں تمبارے بارے میں بھی کہ رہی ہوں۔ میرے بارے میں آنکھِ الگی بات کی تو تجویر تو بعد میں تمہیں گولی مارے گا لیکن میں تمہیں پہلے گولی مار دوں گی۔..... ہو لیا نے بھتائے ہوئے لجے میں کہا اور تجویر کا خٹھے سے تھا ہوا پھرہ جو لیا کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"چلو تم حیک ہے۔ میں وہ کیشیں خرید لوں گا۔..... عمران نے کہا۔

"کیشیں۔ کیا مطلب عمران صاحب۔..... صدر نے جیت بھرے بھتے میں کہا۔ اسے واقعی عمران کی بات سمجھنا نہ آئی تھی۔

"جس فراق پر بینی عورتوں کی کیشیں۔ تم مشن مکمل کرنا اور میں بینے کر فرقاً نہیں میں ستاروں گا۔ اب تھا بہے اس کے علاوہ اور کیا کر سکتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

"مران صاحب۔ ہم سنجیدگی سے بات کر رہے تھے۔ آپ اسے مذاق میں لے گئے ہیں۔..... صدر نے کہا۔

"چلو۔ وہر اگر دب پیرے ساتھ چل پڑے گا۔ وہ بے چارے دیے ہیں۔ مقامی پدمعاشوں سے لا لا کر اب خود بھی مقامی میں پکے ہیں۔ میں انہیں بھی تمہاری طرح میں الاقوامی ہنا دوں گا۔..... عمران نے کہا۔

ہو جاتا ہوں۔ شاگل سے میری گاڑی بچھتی ہے اور وہ کیا کہتے ہیں خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔..... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کہن شفث بیٹھیں ہوں گے۔ تینک پاکیشیا میں ہی رہیں گے اور اس کام فیض کریں گے۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے۔..... صدر نے کہا۔

"تم حیک ہے۔ مجھے تمہارا فیصلہ محفوظ ہے۔ البتہ جو لیا سے پوچھ لو۔..... عمران نے کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں خالی بیٹھنے والے کا ذہن شیطان کا کارخانہ بن جاتا ہے اس لئے میں خالی تو پہنچ بیٹھیں سکتا اس لئے تم سب جا کر مشن مکمل کرو میں بیہاں جو لیا سے شادی کر کے اٹھیں گا اس سے اپنی مون مناؤں گا۔ بیوو محفوظ ہے۔..... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ مجھے۔ تجویر نے لیخت خرات ہوئے لجھ میں کہا۔

"یہ تم دونوں نے میرے بارے میں کیا کہاں شروع کر دی ہے۔ کیا میں انسان تھیں ہوں۔ کھلتوں ہوں کہ جس کا جی چاہے میرے بارے میں بات کرتا رہے۔ ناہنس۔..... جو لیا نے فیصلہ لے چکے میں کہا۔

"تجویر کی بات کا برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو دیئے بھی

دیتے ہوئے کہا۔  
 ”سونو عمران۔ میں آج کے بعد تمہارے ساتھ کام نہیں کروں گا  
 اور اگر چیف نے کہا تو میں اسے بھی جواب دوں گا اور اگر چیف  
 نے میری موت کا حکم دے دیا تو بھی مجھے کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔“  
 اچاک خاموش پیٹھے ہوئے تھویر نے یکھفت فیض کن لیجھے میں  
 دھماک کرنے کے انداز میں کہا تو سب نے بے اختیار ہوٹ کھینچا  
 لے۔

”تم سب کا مقصد کیا ہے؟“ عمران نے باقی سب ساتھیوں  
 کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ دراصل مسئلہ...“ صدر نے بولنا شروع کیا۔  
 وہ چبا چبا کر اور رُک رُک کر بول رہا تھا۔

”اصل اور لفظ کی بات چھوڑو۔ جس طرح تھویر نے سلطے دل  
 سے اپنے فیصلے کا اعلان کیا ہے تم بھی کہہ دو۔ ہاں یا نہ۔ یہ اگر مگر  
 اب نہیں چلے گا۔“ عمران نے تجھیہ لے چکیا۔

”تم ہمیں کام نہیں کرنے دیتے۔ تھی تحریر کو ٹکایت ہے ورنہ  
 تمہاری ذات سے ہمیں کوئی ٹکایت نہیں ہے۔“ جو لیا تھا۔

”کسی منظر میں تو تمہیں لیدہ بار کر سمجھا گیا تھا اور میں نے بطور  
 ممبر کام کیا۔ پھر بھی تمہیں لگھے ہے۔“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آخری بات۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ  
 میں کے دروان یہک فٹ پر کھیس گے اور فربت فٹ پر نہیں کھیلے۔

”آپ کا مطلب صدقیٰ اور اس کے ساتھیوں سے ہے۔  
 فوارس ازر سے...“ صدر نے کہا۔

”ہاں...“ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔  
 ”پھر بھی بات تو وہیں آگئی۔ ان کے اور ہمارے درمیان کیا  
 فرق ہے...“ صدر نے مدد بنتے ہوئے کہا۔

”چھا۔ اگر تم اتنے ہی مجھ سے دور رہتا جائیتے ہو تو تمیک  
 ہے۔ میں کریں فریبیٰ۔“ باس جلا جاؤں گا۔ وہ شریف آؤ ہے۔  
 ”وہ چار سال تو تجھے برداشت رہی ہے۔“ اس درمیان تمہارا بھی  
 شوق نکلیں ہو جائے گا۔ پھر آ کر تھے ساز و سامان کے ساتھ تھیز کا  
 دوبارہ آغاز ہو جائے گا۔“ عمران نے زبانی ایک بار پھر جملہ پڑھی۔  
 ”میں ساز و سامان کا کیا مطلب عمران صاحب؟“ اس پار  
 کیپنٹن نیکلیں نے پوچھا۔

”جب کوئی تھیز فل ہو جائے تو اس کی اتفاقاً میرے اسے دوسروں  
 کے ہاتھ فروخت کر کے چل جاتی ہے اور اتنی اتفاقاً میرے کی طرف سے  
 تھیریہ انداز میں بودڑ پر لکھ دیا جاتا ہے کہ میں ساز و سامان اور نی  
 اتفاقاً میرے کے ساتھ۔“ عمران نے دشاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تو آپ کا مطلب ہے کہ آپ کے پھر ہم سب ہلاک ہو  
 جائیں گے۔“ صدر نے مدد بنتے ہوئے کہا۔

”اگر ہلاک کا لفظ تمہیں پہنچنے آیا تو جال بحق کر لو۔ اس  
 میں حق کا لفظ تمہاری تسلی کے لئے موجود ہے۔“ عمران نے جواب

لارڈ ماتھو اپنے آفس میں بیٹھا کام کرنے میں صروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنی نج اٹھی تو اس نے باجھ پڑھا کہ رسور اخالی۔

"تیس"..... لارڈ ماتھو نے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔

"سائنن کی کال ہے جتاب۔ خوشی پاکت سے"..... دوسروی طرف سے انتہائی سور و باد لجھ میں کہا گیا۔

"کراو بات"..... لارڈ ماتھو نے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔

"سائنن بول رہا ہوں پیغیف۔ پیچشی پوانت سے۔ باس بلشن اسکریپیا گئے ہوئے ہیں اس لئے میں آپ کو کال کرنے کی جسارت کر رہا ہوں"..... ایک لمحے کی خاموشی کے بعد ایک اور موہنہ باند آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... لارڈ ماتھو نے کہا۔

دیں گے تو ہمیں آپ کے ساتھ کام کرنے پر کوئی اختراض نہیں ہے"..... صدر نے کہا اور اس پار سوائے کیپٹن فلکل کے باقی سب نے بھی صدر کی بات کی تائید کر دی۔

"کیپٹن فلکل۔ تم خاموش ہو"..... عمران نے کیپٹن فلکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیرا نظر نظر یہ ہے"..... مشن کامیاب ہوتا چاہتے۔ کوئی زیادہ کام کرتا ہے اور کوئی نہ۔ یہ حساب کتاب غلط ہے کیونکہ مشن ہمارے ذاتی معاذ کا نہیں ہوتا۔ پورے ملک کے مقاوہ کا ہوتا ہے"..... کیپٹن فلکل نے جواب دیا۔

"بم بھی بیکن سمجھتے ہیں لیکن ہمیں سمجھنا کچھ تو کام کرنے دیا جائے۔ صرف جہازوں میں سفر کرنے اور ہبوتوں کے کرونوں میں پیشے رہنے کو کام نہیں کہا جا سکتا"..... خوبی نے کہا۔

"اوکے۔ بیرا وحدہ۔ اب جو مشن آئے گا اس میں اول تو میں شامل ہی نہیں ہوں گا اور اگر مالی مجبوری کی وجہ سے مجھے شامل ہوں پڑا تو میں بیک قفت پر رہوں گا۔ سارا مشن جسمیں ہیں تکلیف کرنا ہو گا"..... عمران نے فیصلہ کن لجھ میں کہا تو سب کے پھر سے بے اختیار ملک اٹھ۔

"لہ شو عمران صاحب۔ آپ واقعی بڑے ہل کے مالک ہیں"..... صدر نے کیپٹن آمیز لجھ میں کہ تو سب نے اس المذاہ میں سر بدل دیے جیسے وہ سب صدر کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

پھر انہیں ضروری کام کے لئے ابکر بیسا جانا پڑا۔ ان کے جانے کے بعد بھتی بربیٹی سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئی تو میں نے اسے کال کی چین بربیٹی نے کال اندھہ کی۔ میں سے حد پر بیشان ہوا کیونکہ بربیٹی بے حد فرش شناس اور ہوشیار آدمی ہے جس پر میں خود وہاں گیا تو وہاں بربیٹی کی لاش موجود تھی۔ اس کی لاش کو راؤز میں جکڑ دیا گیا تھا اسے کوئے نہ رکھے گئے میں اور بینے میں گولیاں ماری تھیں۔ میں اسی جگہ پوائنٹ سے اسی آپ کو کال کر رہا ہوں۔..... وہی طرف سے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا کیا۔

"یہ یقیناً وہی آدمی ہے جس نے پہلے آڑک کو ہلاک کر دیا تھا اور اب بربیٹی اس کے ہاتھوں مار گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات خاص سے ڈیلے جا رہے ہیں۔ ملکن کہاں ہے اس وقت"۔ لارڈ ماکلوو نے کہا۔

"وہ ابکر بیسا سے روانہ ہو چکے ہیں اور وہ تنخے بندوں ہے یہاں جائیں گے"..... سائنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب وہ آ جائے تو اسے کہنا کہ وہ مجھ سے بات کرے۔" لارڈ ماکلو نے کہا اور رسیدر رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بچھے ہوئے تھے۔

"یہ آختر کیا ہو رہا ہے۔ ایک آدمی ہمارے لئے مسئلہ بن رہا ہے۔ دیری بہٹ۔ یہ واقعی نا اعلیٰ ہے"..... لارڈ ماکلو نے خود کلامی کے

"دلس چیف۔ باس ملکن کچھل پوائنٹ پر موجود تھے کہ یہاں ریستوران میں ہمارے اجیخت ویٹر البرٹ نے باس کو اطلاع دی کہ ریستوران میں ایک آدمی لارڈ ماکلو ہاؤس کے ہمارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے جس پر باس نے اسے دیکھ رکھنے کا کہہ دیا اور اس آدمی کی نگرانی کے لئے اسکوارڈ بھجو دیا۔ وہ آدمی اس وقت ریستوران سے نکل دیا تھا جب اسکوارڈ کی کاریں وہاں پہنچیں۔

البرٹ ویٹر جو ریستوران کے ہمارے کھدا تھا اس نے اس آدمی کی طرف اشارہ کی تو اسکوارڈ نے اس آدمی کو گرفتار کیا اور پھر پہنچنے والے اسے کچھل پوائنٹ پر پہنچا دیا۔ کچھل پوائنٹ مکان کے انچارج بربیٹی کے جواں کر کے گرفتار کرنے والا اسکوارڈ واپس چلا گیا تو باس ملکن نے فون پر بربیٹی کو حکم دیا کہ وہ آدمی کو راؤز والی کری پر اچھی طرح جکڑ دے اور اس کا میک اپ دغیرہ چیک کرنے۔ پھر بربیٹی نے اطلاع دی کہ اس آدمی نے ماسک میک اپ کیا ہوا تھا جو اسار دیا گیا اور یہ آدمی ایشیائی ہے۔ اس اطلاع پر باس ملکن خود اس سے پوچھ کیجئے کہنے کچھل پوائنٹ پر گئے اور پھر واپس آ کر انہوں نے بتایا کہ اس آدمی کا تعطیل پاکیشاں سکرٹ سروں کے لئے کام کرنے والے ایک خدھڑے کے اجیخت علی عمران سے ہے اور وہ اسی علی عمران کے کہنے پر یہاں مانکو گروپ کے ہمارے میں معلومات حاصل کرنے آیا ہے۔ ملکن نے بربیٹی کو اسے ہلاک کر کے اس کی لاش کی گزروں میں پھینکنے کا حکم دیا اور خود واپس آ گئے۔

”لیں چیف“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ مالکو نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے اشکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پیس کر دیے۔ ”جو لین کی کال ابھی تک نہیں آئی۔ اسے فون کر کے حکم دو کہ وہ مجھ سے فوراً رابطہ کرئے“ ..... لارڈ مالکو نے کہا۔

”لیں چیف“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ مالکو نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اترپر بیا پندرہ منٹ بعد اشکام کی تکمیل یعنی انھی تو لارڈ مالکو نے پاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“ ..... لارڈ مالکو نے کہا۔ ”فیٹ سے کال کا کوئی جواب نہیں مل رہا چیف“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تکمیل یعنی رہی ہے یا نہیں“ ..... لارڈ مالکو نے پوچھا۔ ”یعنی رہی ہے چیف“ ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اگر فیٹ بند ہوتا تو تکمیل اپنی کردی جاتی۔ انتظامی سے معلوم کرو“ ..... لارڈ مالکو نے کہا۔

”اس کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت تھی بس اس لئے میں نے رابطہ نہیں کیا تھا“ ..... دوسری طرف سے مودبانتہ بجھ میں کہا گیا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ نجاتی وہاں کیا حالات ہوں۔ تم ایسا کرو کہ زیر و پوائنٹ کے بارٹنگ کو میری طرف سے

انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ گفتہ گزرنے کے بعد بللن کی کال آگئی۔

”بللن تم نے اپنے سامنے اس پاکیشیانی کا خاتمہ کر دیا تھا یا نہیں“ ..... لارڈ مالکو نے قدر سے سرد بجھ میں کہا۔

”پھر چیف۔ وہ آدمی راوز میں جکڑا ہوا تھا اور بریلی کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ کس قدر ماہر لڑائی اور مشبوط آدمی ہے اور مجھے پونچک جلد اکبر یہاں پہنچا کیونکہ وہاں اس ایں مون و حلات کا سودا کرنا تھا اس لئے میں بریلی کو حکم دے کر چلا گیا تھا۔ اب وہیں آ کر معلوم ہوا ہے کہ پونچک پورا بخت میں حرث اگلی کام ہوا ہے کہ وہ آدمی غائب ہے اور بریلی کی لاش وہاں موجود ہے“ ..... بللن نے مودبانتہ بجھ میں کہا۔

”یہ تمہاری ناگلی ہے بللن۔ لیکن پونچک ایسا پہلی بار ہوا ہے اس لئے میں تمہیں لاست وار تک دے رہا ہوں۔ آجھہ اسی ناگلی کی سزا نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے پورے سیت اپ کو بھگتا پڑے گی۔“ ..... لارڈ مالکو نے اسی طرح زم بجھ میں کہا۔

”حیلک یو چیف“ ..... بللن نے سرت بھرے بجھ میں جواب دیا۔

”اب تم نے اس آدمی کو علاش کرنا ہے اور اسے دیکھتے ہی ٹکوں مار دینی ہے۔ اسے پکڑنے اور پوچھ پکھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے“ ..... لارڈ مالکو نے کہا۔

چیف۔ جو لین کا چہرہ تکمیل کی شدت سے اس قدر سُخن ہے کہ جیسے اسے مارنے سے پہلے نارچ کیا گیا ہو۔..... لاڑکانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیری چیف۔ یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ تم اپنے اور سے معلومات حاصل کروتا کہ تکمیل کا پہلے لگائی جائے اور پھر سُخنے پر پورت دو۔۔۔ لاڑکانوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسید کریڈل پر پہن اور میرزی سب سے پہنچے والی دراز کھول کر اس نے شراب کی ایک چھوٹی بوگل لکھی اور اسے منہ سے لگا کر اس نے لبے لے گھونٹ لیلے شروع کر دیئے۔ جب بوگل خالی ہو گئی تو اس نے اسے سایہ پر پڑی ہوئی ایک بڑی سی توکری میں پھینک دیا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کون یہ سب پکھ کر رہا ہے۔ جو لین اور ماریا کو کس نے ہلاک کیا ہوا۔۔۔ لاڑکانوں نے پورتے ہوئے کہا اور پھر اچاک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور غیر پرلس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں چیف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بلن سے بات کراؤ۔۔۔ لاڑکانوں نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجتے ہو اس نے ہاتھ پر پورت دیا۔

”لیں۔ لاڑکانوں بول رہا ہوں۔۔۔ لاڑکانوں نے جیسے میں کہا۔

کہہ دو کہ وہ فٹیٹ پر جا کر جو لین سے رابطہ کرے اور سیری اس سے بات کرائے۔۔۔ لاڑکانوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھلکے سے رسیور رکھ دیا۔

”آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے آج ہر طرف معاملات الٹ ہوتے چار ہے ہیں۔۔۔ لاڑکانوں نے پورتے ہوئے کہا اور پھر لقیر پاپون گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ٹیکھی ٹیکھی تو اس نے ہاتھ پر چھکا رسیور اٹھا لیا۔

”لاڑکانوں بول رہا ہوں۔۔۔ لاڑکانوں نے کہا۔۔۔

”بارہ ٹک ہفت بول رہا ہوں چیف۔۔۔ ماریا کے قلیٹ سے۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مرداش آواز سنائی وہی لیکن لبچ متوحش ساخت۔

”جو لین کہاں ہے۔۔۔ اس نے کال کیوں نہیں کی۔۔۔ لاڑکانوں نے کہا۔

”چیف۔۔۔ بیان فلیٹ میں جو لین اور ماریا کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو لاڑکانوں نے اختیار اچل پڑا۔۔۔

”کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ جو لین اور ماریا کی لاشیں۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ لاڑکانوں نے اچھائی جرت پھرے لبکھ میں کہا۔۔۔

”لیں چیف۔۔۔ دو فون کی لاشیں کرسیوں پر رسیوں سے بندھی ہوئی صورت میں موجود ہیں اور دو فون کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گی جیسے اور پورے قلیٹ کی بھرپور انداز میں ٹالی۔۔۔ بھی فی گئی ہے اور

ماہرِ نگ ایجنت کی رہائش گاہ پر ایسے کسرے اور شیپ ریکارڈر نصب کے لئے گئے تھے جو کسی بھی ایجنٹ کی آمد پر خود بخود آن ہو جاتے تھے اور اس میں موجود فلم اور شیپ ایک بفتہ بعد خود بخود واش ہو جاتی تھی۔ ماریا ماہرِ نگ ایجنت تھی۔ اس نے اس کے رہائشی قہیت میں بھی کسرے اور شیپ ریکارڈر نصب کے لئے گئے تھے۔ چنانچہ میں نے اُبھیں چیک کیا تو ان دونوں کی ہلاکت کی فلم اور شیپ سامنے آگئی۔ ان دونوں کو ہلاک کرنے والا ایک ہی آدمی ہے جو مقابی ہے اور اس آدمی نے اپنا نام نائلہ تھا۔ اس نے جولین پر تشدد کر کے آپ کے بارے میں پوچھ گئی کی کہ آپ کی رہائش کہاں ہے اور جولین نے اسے بتایا کہ آپ کی رہائش کرانس کے شہر رویلند میں ہے اور قصیل بھی بتائی ہے۔ مارڈنگٹن نے کہا۔

”تم وہیں رکھ۔ میں پرستیش کے اور ان کو بھی رہا ہوں۔“ وو تم سے شیپ اور فلم لے لے گا۔ اس کے بعد تم نے ماریا اور جولین کی ااشوں کو حکانے لگانا ہے۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”لیں۔ چیف۔“ مارڈنگٹن نے جواب دیا تو لارڈ ماکلو نے ہاتھ بڑھا کر کریل و بیل اور پھر دون آنے پر تحریکی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”پرستیش۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لارڈ ماکلو بول رہا ہوں۔“ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”بلشن بول رہا ہوں چیف۔“ دوسری طرف سے بلشن کی مودبائش آواز سنائی دی۔

”بلشن۔ جس پاکیستانی ایجنت کو تم نے پکڑا تھا اس نے اپنا نام کیا بتایا تھا۔“ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”نائلہ۔ چیف اور اس نے بتایا تھا کہ وہ علی عمران کا شاگرد ہے۔“ بلشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے یا نہیں۔“ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”اسے مسلسل ٹریلیں کیا جا رہا ہے چیف۔ جلد ہی اس کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔“ بلشن نے کہا۔

”اسے جلد از جلد ٹریلیں کر کے ختم کرو اور مجھے رپورٹ دو۔“ لارڈ ماکلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی تھنیتی بج ایجنت تو لارڈ ماکلو نے رسیور اخراجیں۔

”لیں۔ لارڈ ماکلو بول رہا ہوں۔“ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”مارڈنگٹن کا پیچہ ٹھیل گیا ہے۔“ لارڈ ماکلو نے پوچھا۔

”چیف۔ فلیٹ سے باہر تو کسی نے کسی کو مارک نہیں کیا ہے۔“ مجھے یاد آ گیا تھا کہ طویل عرصہ پہلے آپ کے حکم پر ہر ایجنت اور

بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ اب وہ یہاں آئے گا۔..... لارڈ مالکو نے خود کلائی کے انداز میں کہا اور اٹر کام کا رسیور اخفا کر اس نے نمبر پر لیں کر دیے۔

”لیں چیف“..... دوسری طرف سے ایک مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”میں ایک بیٹھ کے لئے زیرہ ہاؤس جا رہا ہوں۔ تم آفس بند کر کے ایک بیٹھ کی چھٹی پر جا سکتی ہو۔ اٹ از مالی آرڈر“..... لارڈ مالکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر فون کا رسیور اخفا کر اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دی۔

”گوئی بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی ہی تک روخت تھا۔

”لارڈ مالکو بول رہا ہوں“..... لارڈ مالکو نے اپنے مخصوص لیجے میں کہا۔

”لیں چیف۔ حکم چیف“..... اس پار دوسری طرف سے مودوبانہ لیجے میں کہا گیا۔

”میں ناپ ہاؤس سے ایک بیٹھ کے لئے زیرہ ہاؤس جا رہا ہوں۔ اس دوران ناپ ہاؤس سیلڈ رہے گا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کا ایک انجین جس کا نام نام تاجر ہے اس نے جولین سے جو میرے ساتھ کافی عرصہ ناپ ہاؤس میں رہی ہے، ناپ ہاؤس کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب وہ کسی بھی وقت یہاں کے

”لیں۔ پر چیف۔ حکم چیف“..... دوسری طرف سے لیجے اجتنی مودوبانہ ہو گیا تھا۔

”اوبراں سے بات کراؤ“..... لارڈ مالکو نے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوبراں خدمت میں حاضر ہے پر چیف“..... چند لمحوں بعد ایک دوسری مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”اوبراں۔ تم نے ماریا کا سماں قلیت دیکھا ہوا ہے“..... لارڈ مالکو نے پوچھا۔

”لیں چیف۔ میرا قلیت بھی اسی بلڈنگ میں ہے چیف“..... اوبراں نے جواب دیا۔

”تم وہاں جاؤ۔ ماریا اور جولین دو توں کو بلاک کر دیا گیا ہے۔

بادڑنگ دباں موجود ہے۔ اس کے پاس قلم اور پیپ ہے وہ تم نے بادڑنگ سے لے کر ہارو ٹنگ کو بھی گولی مار دیتی ہے۔ پھر قلم اور پیپ تم نے اسیں اسی کے ذریعے مجھے بھجوانی ہے۔ مجھ کے۔

لارڈ مالکو نے کہا۔

”لیں چیف“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ مالکو نے رسیور رکھ دیا۔

”ناسیگر۔ تو یہ وہی ناسیگر ہے جس نے آرٹ کو بلاک کیا، جس نے بریڈی کا خاتر کیا اور اب اس نے ماریا اور جولین کا خاتر کر دیا ہے اور سب سے خطرناک بات پر ہے کہ اسے یہاں کے

چند لمحوں بعد سناک کی آواز کے ساتھ میں مشین کے نجھے حصے میں ایک خانہ کھل گیا۔ اس خانے کے اندر ایک چھوٹا سا ریبوت سکنرول نما آئے موجود تھا۔ لارڈ ماکلو نے وہ آئے اختابیا اور خانہ بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین آف ہو گئی۔ البتہ اس کے اوپر والے حصے کے دامیں کونے میں ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا بلب جل الخا تھا۔ لارڈ ماکلو نے آئے جیب میں ڈالا اور واپس دروازے کی طرف ہٹ گیا۔ ایک بار پھر چد گلریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک گیراج نما حصے میں آیا جہاں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور ذرا سخت سیٹ پر بیٹھ کر اس نے جیب سے ریبوت سکنرول نما آئے کیا اور ہاتھ کو کار کی کھڑکی سے باہر نکال کر اس ریبوت سکنرول نما آئے کا رخ سامنے دیوار کی طرف کر کے اس نے ایک بیٹھن پر لیں کر دیا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر سایدوں میں منت چل گئی۔

لارڈ ماکلو نے ہاتھ اندر کیا اور ریبوت سکنرول نما آئے کو سامنے ڈالیں یورڈ پر رکھ کر اس نے کار شارت کی اور پھر ایک جھنکے سے اسے آگے بڑھا دیا۔ دیوار کی دوسری طرف اس نے کار روکی اور پھر ڈالیں یورڈ پر ڈالا ہوا آکے اختاب کر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور کار سے نیچے اتر کر اس نے آئے کا رخ عقلي طرف کر کے بیٹھن پر لیں کیا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ اب وہاں ہاریک سی درز تک نظر نہ آ رہی تھی۔ لارڈ ماکلو نے آئے پر موجود

اکیلا یا اپنے ساتھیوں سمیت جملہ کر سکتا ہے۔ اب میرے جانے کے بعد یہ تمہاری ڈیوبنی ہو گی کہ تم اپنے گروپ سمیت بیہاں اس انداز میں رہو گے جو بھی اس دوران بیہاں آئے اسے پہنچی طور پر ہلاک کیا جائے اور تم نے نجھے باقاعدہ اس کی اطلاع بھی دیتی ہے۔ لارڈ ماکلو نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں چیز۔ آپ کے حکم کی قبول ہو گی۔“  
دوسری طرف سے گون نے اجتنابی تجھیدہ لیجے میں کہا گیا۔

”ہر طرح سے ہوشیار اور پوکنارہنے کی ضرورت ہے۔“..... لارڈ ماکلو نے کہا۔

”یہ چیز۔“..... گون نے کہا تو لارڈ ماکلو نے رسیور کھا اور انہوں کر کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی فون سیکریٹری اس دوران ناپ ہاؤس سے واپس چل گئی ہو گئی۔ چنانچہ وہ اپنے آفس سے نکل کر ایک گلری سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں چکنا۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا چلا ہوا تھا۔ لارڈ ماکلو نے کپڑا کھینچ کر ہٹایا اور اسے تھہ کر کے اس نے عقلي دیوار میں موجود ایک الماری میں رکھ دیا اور پھر الماری بند کر کے وہ دبارہ مشین کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے مشین کا ایک بیٹھن دیا تو مشین میں جیسے زندگی کی لہری دوز گئی۔ مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے بلب جلنے لگے اور مشین میں سے زوں زوں کی آوازیں سنائی دیئے گئیں۔

جو لین لارڈ مانکو گروپ کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی اور وہ ابھی نہیں ہوتے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی ابجٹ بھی تھی۔ اس کا ایک پورا گروپ تھا جو دنیا بھر سے سائنسی دھاتوں کو حاصل کرنے اور لارڈ مانکو گروپ میں پہنچانے کا کام کرتا تھا جبکہ ماریا بھی لارڈ مانکو گروپ کی ابجٹ تھی لیکن اس کا کام گلرانی کرتا اور بروقت جو لین اور اس کے ساتھیوں کو مدد پہنچانا تھا۔ عام ٹھوڑا پر وہ سیاح بنی رہتی تھی۔ تاپ ہاؤس میں لارڈ مانکو، لارڈ مانکو کے نام سے فیصلہ رہتا تھا بلکہ اس کا نام گوئین تھا اور اب وہ جس رہائش گاہ میں شافت ہو رہا تھا اور جس کا نام زیرہ ہاؤس تھا یہ شیرہ زاروں کی ایک رہائشی کالونی ہائٹس میں تھا اور وہاں لارڈ مانکو ایک یونیورسٹی کے پروفیسر سکھنے کے طور پر رہا کرتا تھا۔ وہاں ملازم بھی تھے اور لارڈ مانکو یعنی اس زیرہ ہاؤس کا صرف نام ہی اس کے گروپ کے لوگوں کو معلوم تھا۔ یہ کہاں تھا اس کا علم سوائے لارڈ مانکو کے اور کسی کو نہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے تاپ ہاؤس سے جانے کے بعد گوش اپنے چار ساتھیوں سیست تاپ ہاؤس کے ارد گرد بیٹھ کر اس کی حفاظت کرے گا۔ اسے گوش اور اس کے ساتھیوں کی محترم پر مکمل اعتماد تھا کہ چاہے وہاں کوئی فوج بھی کیوں نہ آ جائے گوش اور اس کے ساتھی وہاں موجود سائنسی حریبوں کی مدد سے انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتے ہے۔ اس نے گوش کو کہا تھا کہ وہ اسے فون پر اطلاع دے تو یہ فون اس نے ایک بیرونی موافقانی خلائی سیارے سے حاصل کیا

سرخ رنگ کا ہٹنی پر لس کیا تو سر مرد کی آزادوں کے ساتھ ہی دیوار کے سامنے سرخی رنگ کی دھات کی چادر سی آٹھی تھی اور لارڈ مانکو کے پھرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر کے کیونکہ اب اس پر چاہے ابھی بھی کیوں نہ مار دیا جائے تاپ ہاؤس کو کسی صورت اور پن نہ کیا جا سکتا تھا جبکہ رسیوت کنٹرول فنا آئے کا ایک ہٹن دستے تھیا یہ اور پن ہو سکتا تھا۔

لارڈ مانکو نے آئے کو واپس جیب میں رکھا اور پھر وہ بارہ کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگئے پڑھا دی۔ یہ تاپ ہاؤس ایک پیازی پر بنا ہوا تھا اور سڑک میں لحاظی ہوئی یعنی گمراہی میں اترتی چلی جا رہتی تھی۔ سڑک پر سر بھی اسی سڑک پر تھے لیکن وہ کافی گمراہی میں جا کر شروع ہوتے تھے۔ لارڈ مانکو نے تاپ ہاؤس کے گرد چاروں طرف درخبوث اور جماڑیوں میں ایسے سائنسی آلات لگوائے ہوئے تھے جن کی مدد سے پوری فوج کا بھی آسانی سے غافر کیا جاسکتا تھا۔ اس تاپ ہاؤس میں اس کے ساتھ صرف اس کی فون سکریوی رہتی تھی لیکن اس کی آمد و رفت کا راستہ بھی الگ تھا اور اسے یہاں آئنے جانے کے لئے ایک سائنسی چپ ہر وقت اپنے چرس میں رکھنا پڑتی تھی وہ بھی تاپ ہاؤس میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ یہ فون سکریوی اس کے ساتھ مستقل رہتی تھی۔ جائے، کھانا سب کچھ وہ خود ہی اپنے لئے اور لارڈ کے لئے تیار کرتی تھی۔ اس سکریوی کی طرح جو لین بھی کافی عرصہ یہاں لارڈ مانکو کے ساتھ گزار گئی تھی۔

ہوا تھا اس نے اس پر پوری دنیا سے کہیں سے بھی کال کی جا سکتی تھی لیکن سنی وہ صرف اس جگہ جا سکتی تھی جہاں اس کا خصوصی فون آن کر دیا جائے اور یہ خصوصی فون ناپ ہاؤس میں بھی تھا اور زیرہ ہاؤس میں بھی۔ ناپ ہاؤس والا فون مشین کی وجہ سے آف ہو چکا تھا۔ اب وہ زیرہ ہاؤس میں جا کر جب یہاں کا خصوصی فون آن کرے گا تو اس کو کی جانے والی کال زیرہ ہاؤس میں سنی جا سکتی تھی اس نے وہ ہر لحاظ سے مطمئن تھا کہ خلاف ایجنت اس تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔

ٹائپر کرائس کے شمال مشرق میں واقع پہاڑی علاقے کرا روی کے ایک ہول کے کمرے میں بیٹھا سامنے رکھے نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ وہ ایک محمد پیلے لوكل فلاں کے ذریعے کرائس کے دارالحکومت پارک سے بیہاں پہنچا تھا۔ کرا روی تھے عام طور پر میلان بھی کہا جاتا تھا کرائس کا انتہائی خوبصورت پہاڑی علاقہ تھا۔ بیہاں سربرز اور خوبصورت پھولوں سے لدست ہوئے درختوں کی اس قدر کثافت تھی کہ یوں گلتا تھا کہ یہ شہر کسی سکنے جگہ میں بنایا گیا ہو۔ بیہاں کی جہاڑیاں بھی ہر موسم میں مختلف خوبصورت پھولوں سے لدی رہتی تھیں۔ سیکی وجہ تھی کہ اس علاقے کی آب و ہوا انتہائی تازہ آسیں سے بھر پا رہا اور خوشوار تھی۔ سیکی وجہ تھی کہ کرا روی میں ہر وقت مختلف ملکوں کے سیاحوں کا راش رہتا تھا اور اس سیاحت کی وجہ سے بیہاں بے شمار عام کلب، گیم کلب، ناٹ کلب اور ہول جگہ

جگہ موجود تھے۔

یہ ایک طویل پہاڑی سلسہ تھا جس کے اندر بے شمار چھوٹی بڑی چوپانیں تھیں اور اس طرح ڈھلوانی چھوٹوں والے مکانات ہر پہاڑی پر موجود تھے۔ نائیگر نے جو لین سے اس ناپ ہاؤس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اسے جو لین نے یہ بھی بتایا تھا کہ ناپ ہاؤس کے گرد دور دور سکے اور کوئی مکان نہیں ہے اور اس کے گرد بے شمار سانپنی آلات کو چھپا کر نصب کیا گیا ہے جن کے ذریعے کسی بڑی فوج کو بھی جلا کر جسم کیا جاسکتا ہے لیکن نائیگر کو پہنچ عراں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس وعات پنچ سے بارے میں معلوم کرے کہ اس وقت یہ دھات کہاں ہے اور یہ بات صرف اڑادہ مانکو ہی بتا سکتا تھا اس لئے اس نے قبضہ کر لیا تھا کہ چالے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس لارڈ مانکو سکے ہنچ کر یہ معلومات حاصل کرے گا اور اب ہوٹل کے اس کمرے میں بیجا ہو اس بارے میں یہ غور کر رہا تھا۔ سامنے رکھے ہوئے نقش میں اس نے ناپ ہاؤس کے گرد وائزہ لگا دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس ہوٹل کے گرد بھی نہ صرف اس نے وائزہ لگا دیا تھا بلکہ اس نے اس ہوٹل سے ناپ ہاؤس تک پہنچ کر راستہ بھی مارک کر لیا تھا لیکن اب وہ پہنچا نہیں سوچ رہا تھا کہ وہ سیدھا ہاں پہنچ جائے یا کسی دوسرے راستے سے چھپ کر رہا ہاں پہنچ۔

نائیگر کو یقین تھا کہ بریئی کی لاش ملنے کے بعد اب تک ماریا

اور جو لین کی لاشیں بھی دستیاب ہو بھی ہوں گی لیکن یہ ہاتھ ضروری نہیں تھی کہ اُنہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہو کہ ماریا اور جو لین کو بھی نائیگر نے ہی پاک کیا ہے اور اگر واقعی ایسا ہی ہوا ہے تو پھر لارڈ مانکو ناپ ہاؤس میں مطہرین بیٹھا رہے گا لیکن اگر اسے اخلاق علی گئی تو پھر ناپ ہاؤس کے گرد بھی ہائی ارٹ ہے چکا ہو گا۔ کافی دیر ہے سوچنے کے بعد جب کوئی ہاتھ چھپی طور پر اسے سمجھو دے آتی تو اس نے دوسرا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ راستہ اسے ایک بزرگ نے بتایا تھا اور نائیگر بے شمار ہار اس کا تجربہ بھی کر چکا تھا۔ بزرگ نے اسے بتایا تھا کہ جب وہ کسی معاملے میں کسی میتھے پر نہ کھی کے تو آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرے کہ دوفون یا دو سے زیادہ بختے بھی راستے ہوں وہ سب اس نے سامنے رکھ لئے ہیں اور اپنے ڈہن کو کوشش کر کے تمام خیالات سے پاک کرے۔ شروع شروع میں شاید اسے ناکامی ہو گی لیکن آہست آہست واقعی اس کا ڈہن ہر خیال سے پاک ہوتا چلا جاتے گا اور پھر اس مشکل کے دوران ان راستوں میں سے کوئی راستہ یافت نہیں ہو سکا اس کے سامنے آجائے گا اور میکن بیجنگرین راستہ ہو گا۔ نائیگر نے کمی پار ایہم موقعوں پر اس کا تجربہ کیا تھا اور وہ بیرون اپنے تجربے میں کامیاب رہا تھا۔

شروع شروع میں تو ڈہن میں موجود اور آئنے والے خیالات سے چھکا کر دپانا اس کے لئے کافی مشکل ثابت ہوا تھا لیکن پھر

ٹائیگر نے رسپور اخیلیا اور فون کے پیچے موجود ہن پر لیں کر کے اس نے اس کا رابطہ ہوئی ایکس پچھے سے فلم کر کے براہ راست کیا اور پھر جیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔  
”ورجھ آر گائزیشن“..... رابطہ تمام ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پر شنڈٹ ڈیوڈ سے بات کر دیں۔ میں ان کا دوست رچڈ بول رہا ہوں۔“..... ٹائیگر نے مقابی لیچے میں کہا۔  
”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”بیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں۔“  
چند لمحوں بعد سیور سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

پارس کے کوارکلب کے مالک لف نے تمہاری پپ دی ہے  
مجھے۔ میرا نام رچڈ ہے۔“..... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ حمیک ہے۔ مجھے بھی اس نے فون کیا تھا۔ کیا چاہئے جیسیں۔“..... ڈیوڈ نے کہا۔

”کیا یہ فون محفوظ ہے۔“..... ٹائیگر نے پوچھا۔  
”ہاں۔ تم کھل کر بات کر سکتے ہو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے ایک طاقتوں ایجن والی جیپ، کچھ ایماؤنس اسلیو اور زیرہ پس باہی گریٹ چاہئے۔ ممکن تقدیر کر دی جائے گی۔“..... ٹائیگر نے کہا۔

آہستہ آہستہ وہ اس مشکل پر قابو پاتا چلا گیا اور اب تو صرف چند لمحات میں اپنے ذہن کو خیالات سے خالی کر لیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے سامنے دو راستے رکھ لئے کہ کیا وہ براہ راست ناپ پاہوں پہنچی جائے یا دوسرا راستہ کہ وہ چھپ چھپا کر دباں پہنچی جائے اور پھر اس نے ذہن کو خیالات سے خالی کرنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت اسے یوں حسوں ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ایک لمحے کے لئے برق ہی کوندی ہو اور اس کے ساتھ ہی براہ راست چانے والا راست روشن ہو گر اس کی آنکھوں کے سامنے ایک لمحے کے لئے ابر یا تو اس نے ٹوپیں سائنس لیتے ہوئے آنکھیں کھوں دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھی کھڑا ہو گیا۔ اب اس کا ذہن اس فیصلے پر پہنچتے ہو چکا تھا کیونکہ اسے ذاڑیکٹ ایکشن کا اشارہ مل گیا تھا۔

ٹائیگر نے دروازے کے قریب جا کر سوچ یورڈ پر موجود سرخ رنگ کا ایک بلن پر لیں کر دیا اور واہن آ کر کری پر بینچ گیا۔ اب یہ کمرہ ساٹھ پروف ہو چکا تھا۔ یہ انتظام ہوئی انتظامیہ کی طرف سے کیا گیا تھا کہ جب مسافر چاہے اسے ساٹھ پروف بنالے اور جب چاہے اسے عام کرہ بنا لے کیونکہ بعض مسافر ساٹھ پروف کرے میں آسکیجن کی کی کی ٹکایت کرتے تھے اس نے ایسا انتظام کیا گیا تھا اور ہر مسافر کو ہوئی کی طرف سے جو کتاب پہنچ دیا جاتا تھا اس میں اس کی تفصیل موجود تھی۔

نے فون کے پیچے گلا ہوا ہن پرنس کر کے فون لائی کو ڈائریکٹ کر دیا۔

”ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ آپ نے لائی ڈائریکٹ کرنی ہے یا مجھ سے۔“  
دوسرا طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”لائی ڈائریکٹ ہے۔ آپ بات کرئیں۔“ نائیگر نے جواب دیا۔  
”آپ کام ہو گیا ہے۔ اب آپ کو یہ مال کیاں پہنچانا جائے۔“  
ڈیوڈ نے پوچھا۔

”کتنی رقم کا گارمنڈ چیک لیں گے آپ۔“ نائیگر نے پوچھا۔  
”چیک نہیں نظر قدم۔ آپ نے نظر قدم کا وعدہ کیا تھا۔“ ڈیوڈ  
نے قدرے غصے لے چکے میں کہا۔

”میں نے گارمنڈ چیک کی بات کی ہے۔ عام چیک کی نہیں اور  
گارمنڈ چیک نظر قدم سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔“ نائیگر نے کہا۔  
”کس بیک کا گارمنڈ چیک ہے۔“ ڈیوڈ نے قدرے زم لے  
میں کہا۔

”مشتعل بینک آف کریس کا۔“ نائیگر نے جواب دیا۔  
”اوہ۔ پھر میں قول ہے۔“ ڈیوڈ نے کہا۔

”آپ جیپ اور سامان کا بیگک ایڈن گارڈن کی پارکنگ میں  
پہنچا دیں اور شاخست کا کوہتا دیں۔“ نائیگر نے کہا۔

”میرا جو آدمی جیپ لے کر آ رہا ہے اس کا نام چارلی ہے۔“  
اپنا توارف رینج چارلی کرائے گا۔ اس نے سرخ رنگ کی نائی اور نیلا

”مال کی تفصیل بتاؤ اور اسے کہاں پہنچانا ہے۔“ ڈیوڈ نے  
پوچھا تو نائیگر نے اسے تفصیل بتائی شروع کر دی۔

”ٹھیک ہے۔ جیپ اور مال کہاں پہنچانا ہے اور رقم کہاں دی  
جائے گی۔“ ڈیوڈ نے کہا۔

”جب مال آجائے تو مجھے ہوٹل ٹھری سار کے کمرہ نمبر دو سو دس  
میں فون کر لیتا۔ پھر باقی بات ہو گی۔“ نائیگر نے کہا۔

”کمرہ نمبر دو سو دس۔ نام رچڈ۔ ہوٹل ٹھری سار۔ ٹھیک ہے۔  
تقریباً دسمبر بد کال آجائے گی۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔“ نائیگر نے کہا  
اور رسپورٹر کر کر وہ اٹھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ واش روم

سے واپس آ کر اس نے کمرے میں موجود فی آن کیا اور مختلف  
پروگرام دیکھنے شروع کر دیے۔ دیے اسے مقامی پروگراموں سے  
کوئی ویچی ہیں تھیں لیکن چونکہ اس نے وقت گزارنا تھا اس نے دو  
بیٹھائی وی ویکٹارہا۔ پھر تقریباً اٹھائی گھنٹے بعد فون کی سمجھنی بیٹھی  
تو نائیگر نے رسوبٹ کنٹرول کی مدد سے اُنی وی آف کیا اور ہاتھ  
بڑھا کر رسپورٹ اٹھایا۔

”لیکن۔ رچڈ بول رہا ہوں۔“ نائیگر نے کہا۔

”مسٹر ڈیوڈ بات کرنا چاہتے ہیں۔“ دوسرا طرف سے کہا  
گیا۔

”کرائیں بات۔“ نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

اسے کرتی گارڈن فاصلی روانی سے آتی تھی اس لئے اسے کرتی  
بنتے میں کوئی مشکل پیش نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جیکی نے اسے  
ایمن گارڈن کے سامنے دراپ کر دیا۔ نائجرنے میڈر دیکھ کر د  
صرف کرایہ ادا کیا بلکہ خاصی بڑی پہ بھی دے دی اور ڈرامیور نے  
ند صرف اس کاٹکریہ ادا کیا بلکہ باقاعدہ حلاں بھی کیا اور پھر وہ جیکی  
آئے بڑھا لے گیا تو نائجرنے سائینڈ پر بھی ہوئی پلک پارکنگ کا  
رخ کیا۔

پارکنگ میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ  
وہاں سامنے اسی ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی انتہائی مضبوط جیپ  
 موجود تھی۔ اسی جیپ جو اس پہاڑی علاقے میں سفر کے لئے  
بکھریں بھی چلتی تھی۔ نیلے کوت اور سرخ ہالی پینے ایک لپے قدا کا  
آدمی پاس ہی کھڑا تھا۔ نائجر اس کی طرف بڑھا تو وہ چونک کر  
نائجر کی طرف دیکھنے لگا۔

”سیر ان رجڑا ہے۔“ نائجرنے اس کے قریب پہنچ کر کہا تو  
اس آدمی کے پھرے پر اطمینان کے نثارات امہرا تھے۔

”میں ریڈ چارٹی ہوں۔“ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا  
”سامان کہاں ہے۔“ نائجرنے پوچھا۔

”جیپ کے اندر سیٹ پر ہے۔“ آپ اندر بیٹھ کر جیک کر لیں۔“  
ریڈ چارٹی نے کہا تو نائجر سر ملاتا ہوا جیپ کی مقیں سیٹ پر چڑھ گیا  
اور پھر اس نے سیاہ رنگ کا تھیلیا کھولا اور اندر موجود سامان چیک

کوٹ پہنچا ہوا ہے۔ جیپ جدید ترین ماڈل کی ہے اور سیاہ رنگ کی  
ہے۔ آپ اسے اپنا نام تائیں گے اور پھر وہ سامان اور جیپ کی  
چاپیاں اور کامنڈات آپ کے جواں کر دے گا اور آپ نے اسے  
چار لاکھ ڈالر کا گارڈن لیک ڈینا ہے۔“ نائجر نے کہا۔

”جیک ہے۔ آپ بھجوادیں۔“ نائجر نے کہا اور رسیور رکھ کر  
اس نے اپنا سامان پکک کرنا شروع کر دیا۔ چند جزوئے پر کمرے اور  
ایک مشین پمل اس کے پاس تھا جو اس نے بیک میں رکھ کر اور  
بیک کے غائب سے گارڈن جیک بیک کاں کر اس نے اس کا ایک  
چیک پہ کیا اور پھر اسے چیک بکسے مل جوہ کر کے اس نے چیک  
تجہ کر کے جیپ میں رکھا اور چیک بکس وہاں بیک میں رکھ کر اس  
نے بیک بند کیا اور پھر اسے اخراجے وہ کمرے سے باہر آ لیا۔ اس  
نے کاٹنر پر پہنچ کر کرہ چوڑ دیا اور واجہات ادا کر کے وہ ہوں  
سے باہر آیا اور پھر ایک جیکی میں بیٹھ کر شہر کی سب سے خوبصورت  
جگہ ایمن گارڈن کی طرف روانہ ہو گی۔

نائجر ایمن گارڈن پہلے بھی دیکھ کا تھا اور اب یہ پارک واقع  
بے حد پسند آیا تھا۔ ویسے بھی ایمن گارڈن سے ہی وہ سرک تھی جسی  
جو اس ناپ باؤس تک پہنچ کی تھی اس لئے اس نے اس چکے کا  
انتخاب کیا تھا۔ گوا سے یقین تھا کہ یہاں اسے کوئی قبولی پہنچان  
سلکتا جیکن اس کے باوجود اس نے یہاں آنے سے پہلے باقاعدہ  
میک اپ کیا تھا اور موجودہ میک اپ میں وہ کراسیک تھا اور چونکہ

کی تو وہ فوراً شارت ہو گیا۔

”اقریٰ۔ بے قوئی سرزد ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ زیراً پھر آن ہونے کے بعد کوئی مشینی آن ہی نہیں ہو سکتی تو جیپ کا اچھی کیسے شارت ہو جاتا۔۔۔“ نائیگر نے خوبکاری کے انداز میں پڑیات ہوئے کہا اور پھر جیپ کو بیک کر کے وہ پارک کے سے باہر لایا اور درست لئے اس نے جیپ کو موڑ کر اس کا رانچ اس طرف کر دیا جہاں سے سڑک ہاپ باوس تک سیدھی پہلی باری تھی۔ پھر تقریباً ذیجھ گھنے کی سلسہ داریوں کے بعد وہ پولی پر ہے اور ایک خودروتِ دھلوانی چھوٹن والے مکان کے سامنے پہنچ گیا۔ جیکن جیپ کر کر پیسے ہی اس نے خود سے اس مکان کو دیکھ تو وہ بے اختیار پونک کا کیونکہ مکان کی برونویں پوار کے سامنے سرخی رنگ کی کسی وعات کی چادر چیزیں ہوئی صافِ نکاحی دے رہی تھیں۔

”اوہ۔ راست بد کیا گیا ہے۔۔۔“ نائیگر نے جیپ سے پیچے اتر کر تھوڑا سا آگے چڑھتے ہوئے بڑھ کر کہا اور پھر وہ اس سرخی رنگ کی کسی وعات کی چادر کے قریب پہنچ گیا۔ پندلخون تک وہ غور سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بُخت سے اس پارڈ پر ہاتھ روکھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید اس پوار میں ایکٹر کرنے والا دوز رہا ہو لیکن ایسا نہیں تھا۔

”بھجے غقی طرف سے جائزہ لینا پا ہے۔۔۔“ نائیگر نے اور

کرتا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد جب اسے امینان ہو گیا کہ اس کا مطلوب سامان بیک میں موجود ہے تو وہ جیپ سے پیچے اتر آیا۔ اس نے جیپ سے تہہ شہہ چیک کالا اور سے رینے چاری کی طرف بڑھا دیا۔ رینے چاری نے پندلخون تک جیپ کو خور سے دیکھ اور پھر امینان ہرگے انداز میں سر ہلا کر اس نے اسے تھہ کر کے اپنی جیب میں قبضہ کرنا پسکری طرف بڑھا دی۔ میں قبضی کمال کرنا نیگر کی طرف بڑھا دی۔

”کار کے کامناتِ فلیٹ پورے میں موجود ہیں جاہب۔۔۔“ رینے چاری نے کہا۔

”اوکے جیکن یا۔۔۔“ نائیگر نے اس کی طرف صافیت کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو رینے چاری نے بڑی گرجوٹی سے مصافر ایما اور پھر واہیں مڑ گئی جبکہ نائیگر نے ڈرائیور گلک سیٹ والا دروازہ کھولا اور ڈرائیور گلک سیٹ پر بیٹھ کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر عینی سیٹ پر موجود بیک اٹھا کر اس نے اس سے سامان کال کر اپنے کوٹ کی غلقہ میبوں میں منتقل کرنا شروع کر دیا۔ خاص طور پر زیراً پھر اس کو آن کر کے اس نے سامنے کی جیب میں ڈالا اور پھر جیپ کا اچھی شارت کرنے والا ایک اچھی میں پیسے جان ہی نہ ہو۔ ایک لمحے کے لئے نائیگر پریشان ہوا لیکن وہرے لئے وہ بے اختیار نہیں ہے۔۔۔ اس نے جیب میں ہاتھ دوال کر زیراً پھر اسے آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس نے اچھی شارت

ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بائیس طرف کو جوڑنے لگا۔ بائیس طرف درختوں کا مکان بھگل تھا جبکہ ناپ باؤس کے طرف گھبرائی تھی جو نجاںے کہاں تک پہنچی تھی اس لئے دائیس طرف سے ویسے بھی تھی طرف نہ پہنچا جا سکتا تھا اس لئے وہ بائیس طرف سے اس کے بھگل سے گزر کر عین طرف آیا تو بیہاں بھی دیوار پر سرگی رنگ کی دھات موجود تھی۔ ناپ باؤس کی عین طرف ایک چھوٹے سے زمین کے قطبے پر درخت موجود تھے۔ اس کے بعد عین طرف بھی گھرائی تھی جو پیچے نجاںے کہاں تک پہنچی تھی اور پیچے بھی گھنا جگل نظر آ رہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ناپ باؤس کو بند کر دیا گیا ہے۔" ناپ بیڈر نے ہونت چلاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بڑے غور سے اس کا جائزہ بھی لے رہا تھا کیونکہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے ناپ باؤس بندی کیوں نہ ہو وہ اس کے اندر جائے کا ضرور کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس ناپ باؤس کے اندر مالکو گروپ کے ہارے میں تفصیلی فائلیں بھی موجود ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ پہنچ دھات کے ہارے میں بھی کوئی فائل موجود ہو جس سے اسے معلوم ہو سکے کہ مالکو گروپ نے یہ دھات کسی کو فروخت نہیں کی ہے بلکہ اور اگر کی ہے تو کس کو کی ہے لیکن ناپ باؤس کی تغیر کچھ اس انداز کی تھی کہ اس میں کسی بھی طرف سے کوئی راستہ مکھانہ چھوڑا گیا تھا۔ چاروں طرف دیوار کے سامنے سرگی رنگ کی دھات کی چادر

موجود تھی۔ چھت پر بھی کوئی رخت نظر نہ رہا تھا۔ اچانک اسے خیل آیا کہ گھٹر لائن اذنا اندر سے باہر آ رہی ہو گئی اور اس گھٹر لائن سے اندر داخل ہوا جا سکا۔ سے یہ فکر نہیں کہ گھٹر لائن کے اندر یا عمارت کے اندر کوئی چیزیں یا لگل مشیری ہو گئی کوئکہ اس کی وجہ میں زیر و پس موجود تھے۔ ناپ نے گھٹر لائن چیز کرنے کے لئے ادھر ادھر نظریں دو رہیں تو وہ یہ دیکھ کر پچھل پڑا کہ گھٹر لائن کا کوئی دبالت وہاں موجود نہ تھا۔ وہ آگے ہو جا اور اس نے عین طرف کنارے پر پہنچ کر اسے کی طرف جنک کر پیچے دیکھنا شروع کر دیا کہ اچانک اس کے قدموں میں دھماکہ کا سایہ اور اسے یہ حسن ہوا جسے کسی نے اسے اخا کر فنا میں پھیٹک دیا ہے۔ اس کا جسم فلکیاتی سحاب کنارے کے بعد گھرائی میں جاتے تھا کہ ناپ بیڈر کے ہاتھ کنارے سے نکل گھرائی کی طرف جاتے ہوئے درخت کی نئی نئی پڑیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا پیچے گرتا ہوا جسم جھولتا ہوا کنارے سے پکڑا یا ہی تھا کہ ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے باٹھو سے وہ موٹی ہی نہیں جس پر اس کے دلوں ہاتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک جھٹکے سے ٹوٹی اور اس کے ساتھ ہی ناپ نہیں عین گھرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریک چاروں سی پھیلیں چلی گئی۔ آخري احساس ہوا اس کے ذہن میں ابھرنا تھا وہ میں تھا کہ اس قدر عین گھرائی میں گرنے کے بعد اس کا زندہ پیچ جانا نا ممکن ہے۔

بیکن و بجتی کے لارڈ مانکو نے ناپ باؤس چھوڑنے سے پہلے اسے فون پر ارت کر دیا تھا۔ چنانچہ گوئے جب اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں چینچتا تو ناپ باؤس کے چاروں طرف سرخی رنگ کی روحات کی چادر چڑھا کر اسے سیلہ کر دیا تھا۔ اس چادر کا مطلب تھا کہ ناپ باؤس کو خالی کر دیا گی ہے۔ پونکہ اس بارہ لاموں مانکو نے اسے خود تھی اطلاع دے دی تھی کہ کوئی یا آئیشی ایجنت جس کا کام ناچکر ہے اکیا یا اپنے ساتھیوں سمیت یہاں چکنی سکتا ہے اور اس ایجنت نے نولین سے ناپ باؤس کے ہدرے میں معلومات حاصل کی چکیں۔ اس بات سے گوش کو امدادہ یوں یا تھا کہ لارڈ مانکو اس ایجنت کی وجہ سے ایک بیٹتے کے لئے ناپ باؤس کو سیلہ کر کے زیرہ باؤس منتقل ہوا ہے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ اس ایجنت کا ناتمہ ہر صورت تک پیدا ہو جائے۔

ناپ باؤس کی یادیں صرف اور ہر قسم طرف میں کہرا یاں جسیں جنکہ ان گہرایاں ہوں کی وہری صرف یہاں تک کہ جانلوں پر اس وقت وہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ گوئی ناپ باؤس کے سردار فتوں پر ایسے سائنسی آلات ہر طرف موجود تھے جو ایک آؤ تو کیا پوری فوج کو خود بخونو، مقابله کر سکتے تھے لیکن یہ آلات اس وقت ان ہوتے تھے جب لارڈ مانکو ناپ باؤس کے اندر موجود ہوتا تھا اور جب ناپ باؤس کو بند کر کے سیلہ کر دیا جاتا تو یہ آلات بھی کام کرنا چاہوڑ دیتے تھے اس لئے گوش اور اس کے ساتھیوں کو یہاں

گوش لے کے قدم اور وزشی جسم کا مالک تھا۔ مارٹل آرٹ اور شاند بازی میں اس کی شہرت بہت دور تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ عوامی غرض سے لارڈ مانکو گروپ میں شامل تھا۔ لارڈ مانکو اس پر مدد پھر وہ کرتا تھا اور ناپ باؤس کی سیکورنی بھی اس کے واسطے تھی لیکن اس سیکورنی کا حلہ عام سکورنی سے مختلف تھا۔ جب تک لارڈ مانکو ناپ باؤس میں رہتا تھا گوش اور اس کے آدمیوں کو کراوی شہر کی ایک کوئی میں رہتا تھا تھا لیکن جب لارڈ مانکو کسی بھی وجہ سے ناپ باؤس کو سیلہ کر کے لیکن جاتا تھا تو اس کی عدم موجودگی میں گوش اور اس کے ساتھی یعنی کی عذر اور اس کے قدر اپنے بھائی جاتے تھے اور وہاں کی پیریوں میں اس وقت تک کرتے رہتے تھے جب تک کہ انہیں لارڈ مانکو کی وابستی کا کاشن نہیں باتا تھا۔

"ایک آدمی۔ وہ۔ یہ وہی الجھت نہ ہو جس کا تیکیں بتایا گیا ہے۔ تم اسے چیک کرتے رہو اور ساتھ ساتھ مجھے روپوت دیتے رہنا۔"..... گوش نے کہا۔  
"لیں بس۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رامسمیر آف ہو گیا۔

"تو آخر کار وہ آئی گی۔ دیکھو موجودہ صورت حال میں وہ کیا کرتا ہے۔"..... گوش نے دوسری طرف پہنچنے اپنے ساتھی سے کہا۔  
"اسے اس جیپ سیست میزائل سے کہوں نہ ادا دیا جائے بس۔"..... اس کے ساتھی نے کہا۔

"ہلاک تو بہرحال اسے ہونا ہے۔ اب تھے کہ تو نہیں جا سکتا لیکن میں دیکھتا چاہتا ہوں کہ یہ الجھت موجودہ حالات میں کیا کرتا ہے کچھل کھلایا گیا ہے کہ یہ انتہائی خطرہ ک الجھت ہے۔"..... گوش نے کہا تو اس کے رہوں ساتھیوں نے اثاثت میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے رامسمیر کی میٹی ایک بار بھری اُجھی تو گوش نے رامسمیر آن کر دیا۔

"براؤ بول رہا ہوں بس۔ جیپ ہاپ باؤس کے سامنے رک چکی ہے اور دو آدمی نیچے اتر کر آگے گزدھ رہا ہے۔"..... براؤ کی آواز سنائی دی۔

"ویکھتے رہو کر کہ کیا کرتا ہے۔"..... گوش نے کہا۔  
"باس۔ دو سرمگی چادر کو ہاتھ لکھ کر دیکھ رہا ہے۔"..... براؤ کی

خلافت کے لئے کمال کیا گیا تھا۔

گوش کو اندازہ تھا کہ بظاہر ایک آدمی نہ تیگر کا نام لیا گیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ آدمی اس قدر خطرناک تو ہے کہ لا رامکو کو ناپ ہاؤس چھوڑنا پڑا ہے اس لئے گوش نے اس آدمی کے خاتمہ کی باقاعدہ پلانگ کی تھی۔ اس نے اپنا ایک ساتھی ہاپ ہاؤس کی دوسری طرف گھر اپنی کے پار پہنچا دی پر بخادی بخا دی جبکہ دوسرا آدمی اس نے باسیں طرف موجودہ بیتل کے پار ایک چنان کی اوت میں بھلوہ ہوا تھا جبکہ دو خود دو ساتھیوں سیست عتی طرف گھر اپنی کے بعد والی پہنچاری پر موجودہ تھا۔ اس کی آنکھوں سے دورینگن گلی بھوئی تھی کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے مخصوص رامسمیر کی سینی بخ اٹھی تو اس نے دورینگن بیٹھی رکھی اور رامسمیر اٹھا کر اس نے اس کا گھن آن کر دیا۔

"یہلو۔ براڈ کانگ بس۔"..... ایک مرد وادہ آواز سنائی دی۔ یہ خصوصی ساخت کے رامسمیر تھے۔ ان میں فون کے سے انداز میں بات کی جاتی تھی اس لئے بار بار اور کہنے اور رائی آن آف کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"تیس۔ گوش انداز ہے۔ کوئی خاص بات۔"..... گوش نے کہا۔  
"باس۔ ایک نئے ماڈل کی جیپ شرکی طرف سے ہاپ باؤس کی طرف آ رہی ہے۔ جیپ میں صرف ایک رامسمیر ہے اور کوئی آدمی نہیں ہے۔"..... براؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

نکل کر آتا، وحشی دیا۔

"یہ تو پر کیشانی یا ایشائی نہیں ہے۔ مقامی آدمی ہے۔" گونج نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ دور میں کے ذریعے یہ بڑے غور سے اس آدمی کو دیکھ رہا تھا کہ شاید یہ آدمی میک اپ میں ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ میک اپ کو چیک نہ کر سکا جبکہ وہ آدمی غالباً قلعے میں بکرا رہا پہ باؤں کی طرف لوگوں رہ تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا چھے دو عمارت کا جائزہ لے رہا ہو۔ اس کی پشت گونج اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھی اور گونج ایجمنی آسانی سے اسے گولی بر سر کر تھا لیکن میک اپ چیک نہ ہونے کی وجہ سے اس نے فیصلہ کیا کہ اس آدمی کو فوری گولی مارنے کی بجائے صرف زخمی کیا جائے تاکہ بعد میں اس کے پوچھ چکو کر کے حقی طور پر یہ معلوم کیا جائے کہ کیا ہیں وہ آدمی ہے جس کا ذکر لا راء مانلو نے کیا تھا یا یہ کوئی اور آدمی ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں نے ہوئے اپنے ساتھی کا لوح سے کیا کہ وہ فی الحال ون پلٹل قیل سے نکال کر اسے۔ یہ مخصوص پلٹل تھا جس میں سے تھے وہی گولی بس پہنچنی تھی تو اس میں سے نے شمار پھرے نکل کر چاروں طرف پھیل چتے تھے۔ اس طرح اس دائرے کے اندر موجود آدمی زخمی ہو جاتا تھا لیکن زندہ رہتا تھا۔

گونج کے ساتھی نے اسے ایک پلٹل دیا تو گونج نے اسے چیک کیا اور پھر اس کا رعنے سامنے کی طرف کر دیا۔ اسی لمحے اس

آواز سنائی دیکی۔

"باس۔ اب ہے جگل میں طرف بارہا ہے۔ شاید اس کا ارادہ تھا طرف آنے کا ہے۔" براؤ نے کہا۔

"میک ہے۔ بے قلر رہو۔ بیباں ہم موجود ہیں۔" گونج نے جواب دیا۔

"باس۔ وہ جگل میں داخل ہو گیا ہے اور ہمیں تھوڑے سے ابھیں ہے۔" براؤ نے کہا۔

"اس کی جیپ کا خیول رکھنا۔" گونج نے کہا اور رامسیمہر آف کر دیا۔ اسی لمحے سینی کی آواز دوبارہ سنائی دی تو گونج نے رامسیمہر آن کر دیا۔

"راہبرت بول رہا ہوں بآس۔ ایک آدمی ناپ باؤں کی طرف سے بنگل میں داخل ہوا ہے۔" ایک اور روانہ آواز سنائی دی۔

"ہا۔" براؤ نے پسلے بتایا ہے۔ تم اسے چیک کرتے رہو۔" گونج نے کہا۔

"وہ عجی طرف کو جا رہا ہے بآس۔" راہبرت نے کہا۔

"آئے وہ اسے۔ ہم عجی طرف موجود ہیں۔" گونج نے کہا اور رامسیمہر آف کر دیا اور اسے پیغام دکھانے کا کرہا نے سامنے رکھی ہوئی دور میں اٹھا کر آنکھوں سے لگا۔ پھر اس نے دور میں کوئی تھوڑے سے باقاعدہ بالا نہ لیا تاکہ ہاتھ پہنچانے کے باوجود وہ دور میں سے دیکھا رہے اور پھر پنڈھوں بعد اسے جگل میں سے ایک آدمی

”اُرے ہاں۔ ہمیں لارڈ صاحب کے سامنے اس کی لاش رکھی ہو گی۔ تھیک ہے۔ تم دونوں بیچے جاؤ اور اس کی لاش اٹھا لاؤ۔“ گوش نے کہا۔

”لیں پاس۔“ ..... دونوں نے کہا اور پھر اٹھ کر وہ عقبی طرف کی  
چھاڑیوں میں غائب ہو گئے۔

نے اس آدمی کو جھک کر گھرائی میں جھائکتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی گوش نے رنگردیا دیا۔ پھل سے نکل کر گولی تھیک اس آدمی کے قدموں میں جا کر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی اس طرح اوپر کی طرف اچھا چھیتے اسے کسی نے غبارے کی طرح ہوا میں اپھال دیا ہو اور یہ لیک جھکتے میں وہ آدمی ہوا میں قاباڑی کھا کر بیچے گھرائی میں جاتا تھا اور لیکن دوسرا نئے گوش پر دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس آدمی کے دونوں ہاتھ پیتاڑی سے لفٹنے والے ایک درخت کی موٹی شاخ پر چڑے اور اس کا حجم وہیں بھولنے لگا۔

”اب یہ بیچ تو سلتا چین اس لئے جانے دو اسے۔“ گوش نے بڑا تھا ہوئے کہ اور ایک بار پھر رنگردیا دیا۔ دوسرا نئے گوش اس شاخ پر میں اسی جگہ پڑی تھا جہاں سے وہ پیتاڑ سے نکل کر رہی تھی اور پڑا روپ پھر دوں نے اس شاخ کو ایک لاط سے چھکنی کر دیا اور پونکہ وہ آدمی اس سے لیک رہا تھا اور اس کے جھولنے ہوئے کھم کا پورا بوجھ اس شاخ پر تھا اس لئے وہ فوراً نوت ٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی بیچ گھرائی میں گرتا چاہیا۔

”یہ تو ہمیاں اب کسی اور کا انتظار کرنا ہو گا۔“ گوش نے پھل والپس اپنے ساتھی کالوچ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”بآس۔ اس کی لاش اٹھا لیں یہ چھے۔“ کالوچ نے پھل لیتے ہوئے کہا۔

ریک سے شراب کی ایک بولٹ اور دو گلاس تھاں کرائیں تھاں نے میر پر رکھے اور پھر خود بھی کرتی پر بیٹھے کہ اس نے بولٹ کھوئی اور دو گلاس آؤتے سے زیادہ بھر کر ایک گلاس ڈیمبل کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا گلاس اس نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

”کچھ رہے۔ جسے عرصے بعد آتا ہوا ہے۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے گلاس اٹھا کر ایک بڑا سا گھوٹ لیتے ہوئے کہا۔

”کافرستان میں ایک من تھا۔ وہاں کافی وقت لگ گیا۔ اب فارغ ہو کر آیا ہوں۔۔۔۔۔ ڈیمبل نے بھی شراب کا بڑا سا گھوٹ لیتے ہوئے کہا۔

”تم ایکشیا میں کام کرتے رہتے ہو۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے چونکہ کر کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ کہیں۔۔۔۔۔ کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ ڈیمبل نے بھی چونکہ کر کہا۔

”یہ تھا کہ پاکیشیا میں بھی کام کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے آگے کی طرف بھلتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ دو تین بار وہاں بھی کام کیا ہے۔۔۔۔۔ مسئلہ کیا ہے۔۔۔۔۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ ڈیمبل نے کہا۔

”پاکیشیا کے خلڑاک ایجنت علی عمران کو جانتے ہو۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے کہا تو ڈیمبل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہارا نگراہ عمران سے ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ کہیے

کرٹل براؤن اپنے آفس میں ایک فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا کہ دروازہ گھلنے کی آواز سن کر اس نے چونکہ کرھ اٹھا اور پھر سامنے دروازے پر بکھرے ایک بے قد اور بھاری درختی جسم کے آدمی کو دیکھ کر ہے اپنے اختیار مکرا دیا۔ آنے والے نے نید رنگ کا سوت پہننا ہوا تھا جبکہ سفید ثربت پر سرخ رنگ کی نالی اس نے لگائی ہوئی تھی۔

”میں نے آپ کو ڈسرب ڈیسیں کیا۔۔۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ میں خاصی بے تکلفی نہیں تھی۔

”آتا ڈیمبل۔۔۔۔۔ تم اچانک کیسے آگئے ہو۔۔۔۔۔ کرٹل براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔۔۔۔۔ ڈیمبل آگے بڑھ کر میز کی وہی طرف موجود کری پر بیٹھ گیا جبکہ کرٹل براؤن نے کری سے انہیں سامنے پر موجود

حرکت میں آنکھی ہے۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔  
 ”اگر تم نے یہ وحات مانکو گروپ سے خریدی ہے تو پھر بے گلر  
 ہو جاؤ۔ انہیں کسی صورت یہ معلوم نہیں ہوا سکتا کہ لارڈ مانکو نے  
 یہ وحات کے فروخت کی ہے۔ لارڈ مانکو اس معاٹے میں پوری دنیا  
 میں مشہور ہے۔ تمہارے بارے میں صرف لارڈ مانکو کو ہی علم ہو گا یا  
 اس کے کسی ایک خاص آدمی کو اور لارڈ مانکو اور اس کے کسی خاص  
 آدمی تک وہ کسی صورت پہنچنے لگتے ہیں کہتے ہیں معلوم نہیں  
 ہے ہو سکے گا اور اگر وہ معلوم کرنے بھی نہیں گے تو جب بھی انہیں  
 کافی عرصہ لگ سکتا ہے اور اس دوران تم اس وحات کو استعمال کر  
 سکے ہو گے۔۔۔ ذیرل نے کہا۔

”پنځونا گزیر و ډوبات کی ہنا، پر ابھی ہم تین ماہ تک اس وحات  
 کو استعمال میں نہیں لا سکتے۔ یہ تین ماہ اگر گزیر جائیں تو پھر ہمیں  
 کوئی فکر نہ ہو گی۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ وحات پاکیشی کی ملکیت نہیں ہے بلکہ  
 بہادرستان کی ملکیت ہے اور بہادرستان ایسا ملک ہے جسے سائنسی  
 وحاتوں کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ لوگ ابھی اس سلسلے میں  
 پہنچ کر سائنسی وحاتوں کو استعمال کر سکتیں۔ دوسرا بات یہ کہ اگر  
 ہمیں زیادہ خطرہ ہے تو تم پہاڑستان حکومت سے بات کر کے  
 انہیں کچھ رقم دے دو۔ وہ دیے ہی اسے تمہاری ملکیت قرار دے  
 دے گی۔۔۔ ذیرل نے کہا۔

اور کیوں۔ مجھے تفصیل تماو۔۔۔ ذیرل نے کہا۔  
 ”تم پہلے بھری بات کا جواب دو۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔  
 ”بمرا آج تک عمران سے گلراؤ نہیں ہوا کیونکہ میں نے پاکیشی  
 میں دو تین بہت چھوٹے چھوٹے کام کئے ہیں۔ دیے ہیں اس کے  
 بارے میں جانتا ہوں۔ وہ انجمنی خطرناک اجنبی ہے۔ اس سے تو  
 لوگ ایسے ڈرتے ہیں جیسے موت سے آدمی ڈرتا ہے۔۔۔ ذیرل  
 نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”اس عمران سے لوگ اس تقدیر ڈرتے کیوں ہیں۔ کیا وہ ماروانی  
 صلاحیتوں کا مالک ہے۔۔۔ کریل براؤن نے کہا۔

”اے ٹین کریل۔ وہ تو ایک عام سا مرد ہے باقاعدے والا  
 اور اوٹ پانگ ہر کسی کرنے والا آدمی ہے۔ وہ اپنے آپ کو احتی  
 پور کرتا ہے لیکن اس سے مکارانے والے کہتے ہیں کہ وہ سمجھ کی حکای  
 میں خوفناک بھیڑیا ہے۔ وہ خود احمد بن کر دراصل دوسروں کو احتی  
 نہاتا ہے اور جب اس کی اوٹ پانگ ہر کتوں کا تنجیح سائنسے آتا ہے  
 تو وہ فتح ہوتا ہے، لیکن تمہارے ساتھ اس کا کیا تعلق پیدا ہو گیا  
 ہے۔۔۔ ذیرل نے کہا۔

”ہم نے مانکو گروپ سے ایک سائنسی وحات پلٹنم خریدی ہے  
 اور سنا گیا ہے کہ مانکو گروپ نے یہ وحات پاکیشی کی سرحد کے  
 قریب ملک بہادرستان سے حاصل کی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ  
 پاکیشی سکرٹ سروس اس وحات کی دلخی کے لئے کسی بھی وقت

”تمیں۔ ہم اس سلسلے میں بھاوستان سے بات نہیں کر سکتے درست پا کیشنا والوں کو علم ہو جائے گا کہ یہ وحدات حارسے پاس ہے۔ البتہ ہم نے اس کی خواصت کا ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ کسی صورت اس سکے پہنچنے کے لئے کھلے رہا ہے۔“ کرٹل براؤن نے کہا تو ذیرل بے اختیار پس پڑا۔

”تمہاری بات نجیک ہے۔ لیکن اس کے پاؤ بوجو تمہیں ان لوگوں سے بھوپالیا رہتا ہو گا۔“ ذیرل نے کہا۔

”کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو؟“ کرٹل براؤن نے آگے کی طرف بھکتے ہوئے کہا۔

”کیسی مدد؟“ ذیرل نے چوکٹ کر پوچھا۔

”یعنی کہ اگر پا کیشنا سینکرت سروں اس وحدات کے پہنچنے سے باہم اس کا خاتمه کر دو۔ تم جو معاوضہ کہو گے حکومت تمہیں ادا کرے گی۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

”ہمارا تو کام ہی نہیں ہے۔ لیکن ہم یہاں پہرہ جنیں دے سکتے۔ البتہ تم ہمارے ساتھ معاوضہ ملے کر لو۔ آجی رقم ادا کر دو اور اس کے بعد جیسے ہی اس سروں کے پارے میں تمہیں اطلاع ملے کہ وہ یہاں پہنچنے کی ہے یا پہنچنے والی ہے تو تمہیں اطلاع دے دیں۔ ہم فوراً یہاں پہنچ کر اسے قریں بھی کریں گے اور پلاک بھی کر دیں گے۔“ ذیرل نے کہا۔

”نجیک ہے۔ یہ لوگوں کی رقم چاہئے تمہیں۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

261  
”چیکاں لا کھڑا لارڈ۔“ ذیرل نے کہا۔

”تمیں۔ یہ بہت زیادہ ہے۔ ہماری حکومت صرف وہ لا کھڑا لار سے زیادہ ادا نہیں کر سکتی۔“ کرٹل براؤن نے کہا تو ذیرل بے اختیار پس پڑا۔

”بچھے معلوم تھا کہ تمہارا یہی جواب ہو گا۔ نجیک ہے۔ ہماری دوستی کی خاطر بچھے یہ آخر منظور ہے۔“ ذیرل نے کہا تو کرٹل براؤن نے پاتھ بڑھا کر رسیور انھیا اور دوسرے پر میں کردیئے۔

”لس سر۔“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”چیف سینکڑی صاحب جہاں بھی ہوں میری بات کرو۔“ کرٹل براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”میں تمہارے سامنے معاوضہ کتفرم کرا دیتا ہوں۔“ کرٹل براؤن نے جا تو ذیرل نے اثاثت میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تھنھی کی آواز سنائی دی تو کرٹل براؤن نے رسیور انھا لیا۔

”لس۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

”چیف سینکڑی صاحب کی پرس سینکڑی لائن پر ہے جتاب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بلو۔ کرٹل براؤن بول رہا ہوں۔“ کرٹل براؤن نے کہا۔

”لس سر۔ میں چیف سینکڑی صاحب سے آپ کی بات کرنائی ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک موندا نسوانی آواز سنائی دی۔

”بلو۔“ چند لمحوں بعد ایک ہماری سی آواز سنائی دی۔

بلکت چاہتا تھا کہ رو سیاہ اور ایکر بیٹھی پر پاؤ رکو بھی معلوم  
ہو جائے کہ جو کام وہ نہیں کر سکے وہ کہون حکومت نے کر دکھایا  
ہے۔..... کرل براؤن نے کہا۔

”آپ کی بات سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن یہ لوگ کتنا معاوضہ  
طلب کریں گے۔۔۔ چیف سینکڑی نے پوچھا۔

”میں نے ان سے بات کر لی ہے۔ وہ پچاس لاکھ روپے ارز طلب  
کر رہے تھے لیکن میں نے وہ لاکھ روپے ارز میں ملے کر لیا ہے اور  
نصف رقم انہیں بھیجی دینا ہو گی۔ باقی کامیابی کے بعد۔ اس طرح  
چیز ہی بھم انہیں کال کریں گے وہ فوراً حرکت میں آ جائیں گے۔۔۔  
کرل براؤن نے کہا۔

”اوکے۔ میں اس کی سرکاری طور پر محفوظی دے رہا ہوں لیکن  
مجھے کامیابی چاہئے۔ ناکامی کی رپورٹ میں نہیں سنلوں گا۔۔۔ چیف  
سینکڑی نے کہا تو کرل براؤن اور مسامنے پیشے ہوئے ڈیرل دفون  
کے چہرے کھل اگھے۔

”ایں سر۔ چیف پورس۔۔۔ کرل براؤن نے کہا اور پھر دوسری  
طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے دیکھ دیکھ دیا۔

”اپ میری عزت تمہارے ہاتھ میں ہے ڈیرل۔ اب اس  
سروں کو ہر صورت میں قائم ہونا چاہئے۔۔۔ کرل براؤن نے رسید  
رکھ کر میری کو دراز کھولتے ہوئے کہا۔

”تم پے فخر ہو کرل۔ اب یہ میری ذمہ داری ہیں جو ہے اور

”سر۔ میں کرل براؤن یوں رہا ہوں۔۔۔ کرل براؤن نے  
مودودیانہ لہجے میں کہا۔ اس نے لاڈوڑ کا ہلن بھی پر لیں کر دیا تھا۔

”کیے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات۔۔۔ دوسری طرف سے کہا  
گیا اور لاڈوڑ کی وجہ سے آواز کمرے میں گونج آئی۔

”جناب۔ ہمارے ہلک کی مشہور پرمایہ بھی ریڈ روز کے  
ہارے میں تو آپ یادتھی ہوں گے۔۔۔ کرل براؤن نے  
سامنے پیشے ہوئے ڈیرل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا دیا۔

”ہاں۔ میں نے خاپے کر دے لوگ اپنے کام سے بہت کھڑک  
ہیں اور جو کام ہاتھ میں لیتے ہیں وہ ہر قیمت پر پورا کرتے ہیں لیکن  
آپ کیوں ان کا تذکرہ کر رہے ہیں۔۔۔ چیف سینکڑی نے کہا۔

”جناب۔ مجھے اطلاعات میں رہی ہیں کہ پاکیشہ تحریک سروں  
مسلسل پاکوم کے خلاف حرکت کر رہی ہے اور کسی بھی وقت وہ یہاں  
ہیچے نکلتے ہیں۔ گوئی سے پر ایجنت ریچ ج اور آر شی آئی لینڈ پر اس  
کی حفاظت کر رہے ہیں لیکن میری جو ہی ہے کہ یہاں ان کے  
 مقابلے پر ریڈ روز کو لایا جائے۔ یہ پاکیشہ تحریک سروں کا مقابلہ  
با آسانی کر سکتے ہیں۔۔۔ کرل براؤن نے کہا۔

”کرل براؤن۔ آپ جس سرکاری ایجنت کے سربراہ ہیں وہ بھی  
تو اسی مقصد کے لئے ہاں آگئی ہے۔ آپ خود مقابلے پر کیوں نہیں  
آتے۔۔۔ چیف سینکڑی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم تو مقابلے پر موجود ہیں جناب۔ میں تو ان لوگوں کی بیانی

یہ پورا جزوہ مستغل طور پر تمہارے قبضے میں ہے اس لئے میرا خیال  
ہے کہ تم نے پانم کو بھی وہیں رکھا ہو گا۔..... ذیمرل نے کہا کہہ  
”تم واقعی دلیل آؤ ہو۔ اب بہر حال مجھے اور زیادہ اطمینان  
ہو گیا ہے کہ تم پاکیشی سکرپٹ سروں کا مقابلہ آسمانی سے کرو گے۔“  
کرتل براؤن نے کہا۔

”مشکر ہے۔ کامیابی مباری ہی ہو گی۔ گذ بائی۔“..... ذیمرل نے کہا  
اور پھر بیرونی دروازے کی طرف منڑ گیا۔

ختم شد

”ہم اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔“..... ذیمرل نے کہا کہہ  
کرتل براؤن نے دراز سے چیک بک نکال کر ایک چیک پر  
امدادجات کے اور پھر دستخط کر کے اس نے چیک کو بک سے مل جوہ  
کیا اور ذیمرل کی طرف بڑھا دیا۔

”چیک یہ۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تمہیں مجھے ہی ان  
لوگوں کے بارے میں بہاں بخچنے کی کوئی اطلاع سے تو تم نے فوراً  
مجھے فون کر دیا ہے۔“..... ذیمرل نے چیک کو بخور دیکھ کر تھہ کرتے  
ہوئے کہا اور پھر تھہ شدہ چیک کو جیب میں واں کر کہ اسکھ کھٹکا ہوا۔  
”اوکے۔ میں تمہیں اطلاع دے دوں گا۔“..... کرتل براؤن نے  
بھی انتہی ہوئے کہا۔

”تم مطمئن رہو کرتل براؤن۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔ اوکے۔  
گذ بائی۔“..... ذیمرل نے کہا اور مصافی کے لئے باختہ بڑھا دی۔

”میں اب واقعی مطمئن ہوں کیونکہ مجھے تمہاری علاجیتوں کا  
خوبی مم ہے۔“..... کرتل براؤن نے مصافی کرتے ہوئے کہا۔  
”ہاں۔ ایک بات۔ پیغم وعات تم نے ساران آنی لینے پر رکھی  
ہوئی ہے۔“..... ذیمرل نے کہا۔

”تمہیں کس نے بتایا ہے۔ میں نے تو یہ نام ہی نہیں لیا۔“..... کرتل  
براؤن نے چوک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے اپنی باوقوں میں آئی لینڈ کیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ  
تمہاری ایجنسی کی مشقیں ساران آنی لینڈ پر مسلسل ہوتی رہتی ہیں اور